احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

Special Edition

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

فروری 2021ء

گُل سے گُلستاں تک خوشبو کا سفر

70 years of Revivalism, Reformation & Promotion of Global Peace

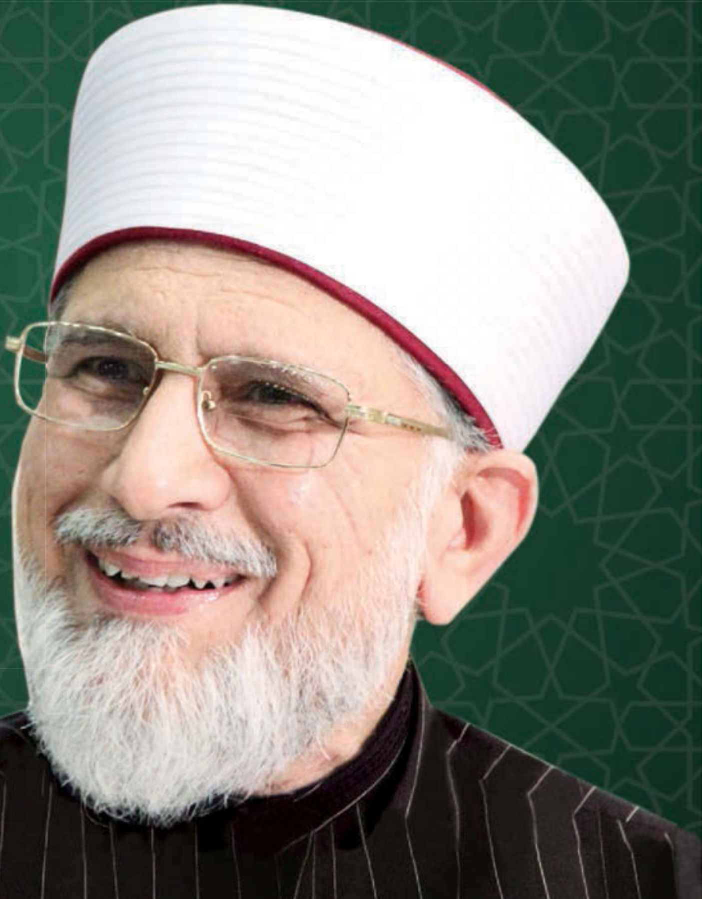

تم ہی حالات کے فاتح ہو، تمہی ہو غالب
ہاں مگر شرط ہے، یہ عزم نہ مرنے دینا
تم سے ٹکرا کے بکھر جائیں گے اک دن پربت
حوصلہ راہِ وفا میں نہ بکھرنے دینا

ہم نابغہ روزگار، پیکرِ علم وعمل، درخشندہ روایات کی حامل معتدل ومتوازن آواز

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کی

70th

1951ء
2021ء

سالگرہ کے خوبصورت لمحات کے موقع پر

ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

ہم اس تاریخی موقع پر دہشت گردی وانتہا پسندی کے خلاف جدوجہد میں آپ کے شانہ بشانہ چلنے کا عہد کرتے ہیں۔ دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل ناروے

میں شہنشاہِ مدینہ کا گدا ہوں لوگو! کی نہ دنیا کے کسی شہ کی گدائی میں نے
میں نے چھوڑا نہ یہ پیمانِ وفا کا دامن اور ڈھونڈا نہ کوئی ہاتھ طلائی میں نے

ہم امتِ مسلمہ کو اسلامی ذخیرۂ علم وحکمت سے روشناس کروانے اور
علمی وفکری روایات کو پروان چڑھانے والی عظیم المرتبت شخصیت مجدّدِ رواں صدی

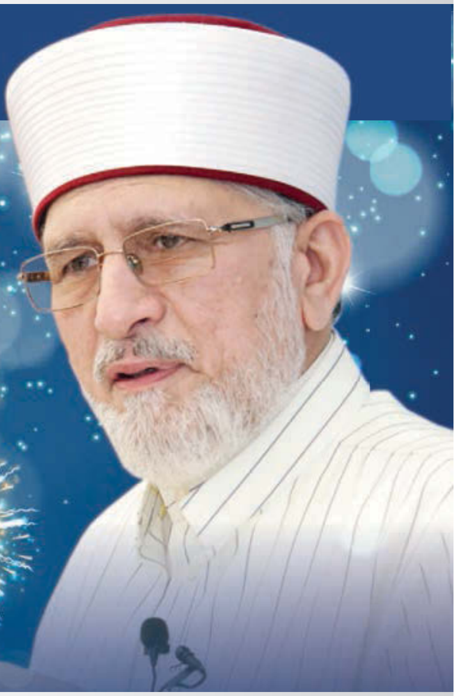

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

کو ان کے
یومِ ولادت کے تاریخی لمحات
میں دل کی عمیق گہرائیوں سے

70th

مبارکباد

پیش کرتے ہیں۔

احیائے اسلام، اصلاحِ احوالِ امت اور دعوت وتبلیغِ دین کے لیے آپ کی پرخلوص کاوشیں اپنی مثال آپ ہیں۔
دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت حضور نبی اکرم ﷺ کے صدقے ہمیں اس مصطفوی مشن پر استقامت عطا فرمائے۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل Stoke on Trent, Midlands, UK

حُسنِ ظاہر بھی ہے، حُسنِ باطن بھی ہے دلنشین، دلربا، طاہرالقادری
آرہی ہیں صدائیں جدھر دیکھیے مرحبا مرحبا، طاہرالقادری

ہم بقائے باہمی تحمل و برداشت اور اخلاقی و روحانی اقدار کے احیاء میں شب و روز مصروفِ عمل

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو ان کے

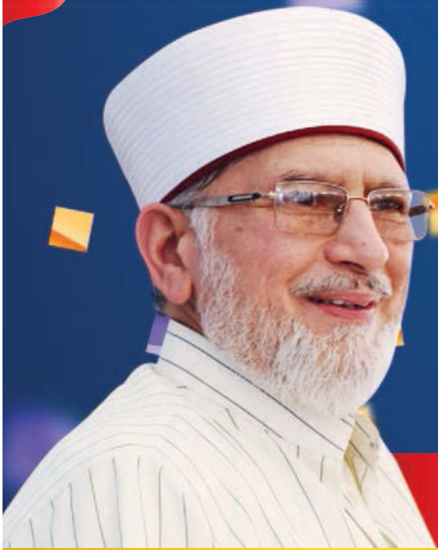

70th

یومِ ولادت پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

فروغِ امن اور انسدادِ دہشت گردی کے حوالے سے آپ کا بیانیہ بلاشبہ ایک تجدیدی کارنامہ ہے جس سے اسلام کا پرامن اور روشن چہرہ نکھر کر دنیا کے سامنے آیا۔

دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تجدیدی کاوش کو امتِ مسلمہ کے لیے تاقیامت فیض رساں بنائے۔

ممبرز سکالرز فورم UK

☆علامہ محمد صادق قریشی ☆ علامہ مفتی سہیل احمد صدیقی ☆ علامہ محمد افضل سعیدی ☆ علامہ ڈاکٹر محمد رفیق حبیب
☆علامہ محمد اشفاق عالم قادری ☆ علامہ سید علی عباس بخاری (صدر UK) ☆ علامہ محمد جنید عالم قادری
☆علامہ محمد عبدالستار سراج ☆ علامہ حافظ عبدالسعید قادری ☆ علامہ محمد ذیشان قادری ☆ علامہ محمد بلال اشرفی ☆ علامہ ریاض احمد قادری
☆ علامہ حسن اختر قادری ☆ علامہ عبدالصبور قادری ☆ علامہ ہارون احمد عباسی ☆ علامہ شمس الرحمٰن آسی ☆ علامہ زاہدالرحمٰن قادری
☆علامہ رخسار احمد قادری ☆ علامہ عدیل قاسمی ☆ علامہ عثمان الازہری ☆ علامہ شہزاد عاشق قادری

علامہ محمد نعمان الازہری (سیکرٹری ریلیجیس افیئرز)

علامہ علی اکبر قادری (سیکرٹری)

علامہ محمد شاہد بابر (صدر)

علامہ نعیم طارق ہجویری (سیکرٹری فنانس)

علامہ مدثر عزیز (سیکرٹری ایجوکیشن)

منہاج سکالرز فورم UK

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضان نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیر سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

زیر نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جلد: 35 / ۱۴۴۲ھ / فروری 2021ء
شمارہ: 2 / جمادی الثانی/ رجب

چیف ایڈیٹر: نور اللہ صدیقی

ایڈیٹر: محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر: محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد فاروق رانا، عین الحق بغدادی
محمد رفیق نجم

مجلس مشاورت
خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم
جی ایم ملک، تنویر احمد خان، سرفراز احمد خان
منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین
مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، محمد افضل قادری

خصوصی اشاعت

حسن ترتیب

اداریہ: گُل سے گلستاں تک خوشبو کا سفر	چیف ایڈیٹر	7
وسعتِ تجدید واحیائے دین اور خدماتِ شیخ الاسلام	ڈاکٹر حسن محی الدین قادری	9
قیادت کے تقاضے اور شیخ الاسلام کی ہمہ جہتی خدمات	ڈاکٹر حسین محی الدین قادری	21
علمِ حدیث: شیخ الاسلام کی علمی و تحقیقی مساعی	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی	27
شیخ الاسلام کی ہمہ جہت تجدیدی خدمات	ڈاکٹر شبیر احمد جامی	39
شعور و آگہی کے فروغ میں شیخ الاسلام کا کردار	علی وقار قادری	46
بین المسالک ہم آہنگی کا فروغ: شیخ الاسلام کا کردار	علامہ میر آصف اکبر قادری	52
بین المذاہب رواداری کا فروغ: شیخ الاسلام کا کردار	ابوایان	59
داستانِ راہِ عزیمت	عین الحق بغدادی	65
شیخ الاسلام کی علمی اور فکری پختگی کا پسِ منظر	ضیاء الحق رازی	79
گُل سے گلستاں تک خوشبو کا سفر	شفقت اللہ قادری	85
ہشت پہلو علمی الماس	شفقت اللہ قادری	89
شیخ الاسلام کی تجدیدی خدمات کا اجمالی تعارف	حافظ ظہیر احمد الاسنادی	91
2020ء: شیخ الاسلام کی تصانیف کا تعارف	محمد فاروق رانا	99
جدید ذرائع ابلاغ اور شیخ الاسلام کا ویژن	ثناء اللہ طاہر	104
اہم شخصیات کے شیخ الاسلام کیلئے مبارکبادی پیغامات	عبدالحفیظ چودھری	113
شیخ الاسلام کی قانونی خدمات	نعیم الدین چودھری ایڈووکیٹ	131
شیخ الاسلام بطورِ منتظم	محمد اقبال چشتی	136
عالمی سطح پر دعوتِ دین کے فروغ میں منہاج القرآن کا کردار	قاضی مدثر الاسلام	139

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس وسالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبر شپ/ رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم | گرافکس: عبدالسلام/ساجد علی یوسف
خطاطی: محمد اکرم قادری | عکاسی: قاضی محمود الاسلام

قیمت خصوصی شمارہ 100 روپے

سالانہ خریداری: 350 روپے

انتباہ! مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ وریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک فیصل ٹاؤن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور UAN:042-111-140-140 Ext:128

حمد باری تعالیٰ

غبارِ وقت میں گُم قافلوں کو جاننے والا
وہ آنکھوں میں نہ آتی منزلوں کو جاننے والا

پسِ اظہار کی ہر صَوت و صُورت سے شناسا وہ
وہ دل سے ہونٹ تک، سب فاصلوں کو جاننے والا

حصارِ خوف میں وہ کھولتا ہے دَر سکینت کے
بھنور کی تہہ میں مخفی ساحلوں کو جاننے والا

نہیں پہنائی اوجھل اُس سے کوئی بھی تمنا کی
ہمارے سب دکھوں، سب مشکلوں کو جاننے والا

وہ ہم سے بڑھ کے واقف ہے ہماری ہر ضرورت سے
وہ ہم سے بڑھ کے ہے غافلوں کو جاننے والا

تجسّس کے ہیں سارے گوشوارے سامنے اُس کے
وہ خیر و شر کے سارے حاصلوں کو جاننے والا

بھرم رکھتا ہے وہ خاموش لہجوں کی نِدامت کا
ہجومِ شور میں چُپ سائلوں کو جاننے والا

عقیدت سے عقیدہ تک میں حیرت گر۔۔ وہی تو ہے
وِلاساماں ہنر کے محملوں کو جاننے والا

وہی ہے اِک ریاضؔ۔۔۔ اُس کے سوا حقّا نہیں کوئی
دلوں کی جاننے والا، دلوں کو جاننے والا

﴿پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید﴾

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

آیتیں پڑھتا چلوں اور سراپا لکھوں
سارے لمحوں کی جبیں پر ترا اسوۂ لکھوں

میرے لفظوں کو اگر اذنِ حضوری دے دیں
میں بھی اشکوں میں پرو کر تیرا سہرا لکھوں

ان کی توصیف میں ہوں جتنے بھی جملے موزوں
آبِ کوثر سے دھلے ہوں تو قصیدہ لکھوں

ہے ارادہ کہ دکھاؤں وہ جمالِ سیرت
مخفی نظروں سے جو رہتا ہے وہ قُدوَہ لکھوں

فکرِ امروز کی شبِ تار کو روشن کرنے
ترے افکار کی کرنوں کا اجالا لکھوں

ہو عطا فرصت و اخلاص و محبت آقا ﷺ
تیرے کردار کی عظمت کا حوالہ لکھوں

خالقِ ارض و سماء کھاتا ہے قسمیں جن کی
اُن اداؤں کو بھلا کیسے مرے شاہا لکھوں

میں نہ جامی ہوں نہ رومی ہوں نہ سعدی نہ رضا
خود کو عُشاق کے کوچے کا میں ذرّہ لکھوں

اے مرے شاہِ اُممؐ نظرِ کرم ہو مجھ پر
ہو اجازت تو میں خود کو ترا منگتا لکھوں

کاش چمکے تری قسمت کا ستارا ’’بندے‘‘
لفظ مل جائیں تو بوصیری سا قصیدہ لکھوں

﴿ڈاکٹر علی اکبر الازہری﴾

سَيِّدِي شَيخُ الإِسلاَمِ وَالمُسلِمِين مُحَمَّد طَاهِرُ القَادَرِيُّ

يَـــا شَيــخَ الإِســلام حَــــامِــي الْأَمــنِ وَالسَّـــلامَةِ والإِســـلامِ
طَـــالِـــبُ الــصَّــداقَةِ وَالْأَمَـــانِ وَالتَّســـامُـحِ مُـجَـدِّدُ دِيـنِ الإِسْلَامِ

اے شیخ الاسلام امن و سلامتی کے حامی! اے عالمی امنِ عامہ و سلامتی و بھائی چارے اور رواداری کے خواہاں! اے دینِ اسلام کے مجدد دوراں!

وُلِـدتَ بِـأُمَّةِ مُـحَـمَّـدٍ ﷺ وَمُـنِـنْـتَ بِـه بِـالیُـمـنِ وَالـرَّحْـمَةِ وَالبَـرَكَـاتِ
عَـلیکَ فَـضـلُ اللهِ وَرَحـمَتُـــهُ بُـورِكْــتَ مِـنـــه وَهَـذا غَـایَةُ الإِكْـرَامِ

آپ کو اُمتِ محمدیہ میں پیدا ہونے کا اعزاز ملا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے صدقے اللہ تعالیٰ کا آپ پر فضل و کرم ہوا اس کی رحمتیں اور برکتیں ہر وقت آپ کے شاملِ حال ہیں جو کہ درحقیقت اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب نبیِ محتشم ﷺ کی جانب سے انتہا درجے کا اِکرام ہے۔

أَبُـوكَ فَـــرِيـدُ الـدِّيــنِ وَالـمِـلَّةِ وَمَـقـبُـولٌ عِـنْـدَ اللهِ وَالـصَّـــالِـحِـینَ
بِکَ مَـنَّ اللهُ تَـعَـــالــی عَـلــی أُمَّةٍ إِسلامِيَّةٍ فَــأَنــتَ أَعـلَـی الإِنـعَـامِ

آپ کے والدِ گرامی حضرت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ جو کہ دین و ملت کے فرید ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقربین، صالحین بندوں میں سے ہیں ان کی دعا کے طفیل اللہ تعالیٰ نے امتِ اسلامیہ پر آپ کے ذریعے احسان فرمایا آپ امتِ اسلامیہ کے لیے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہیں۔

مِـن نَبـعَةٍ كَـرِیـمَةٍ تُسَـمّـی بِـالـطَّـاهِـرِ وَالـقَـادِرِيِّ مَشرَبـاً سُلُوكـاً
حَـلِيفُ الـفَـصَـــاحَةِ وَالبَيَـــانِ وَالـخِـطَـــابَةِ وَالـحِـوَارِ وَأَبـلَـغُ الـكَلاَمِ

آپ کا حسب و نسب بڑا عالی شان ہے، آپ کا اسمِ گرامی طاہر اور سلوک و طریقت میں آپ قادری ہیں، پیکرِ فصاحت و بلاغت، صاحبِ حسن بیان اور خطیب العصر ہیں۔

رُفِـعَـتْ شُهـرَتُکَ الَّتِي بَـلَـغَـت إِلَـی أَوجِ الثُّـرَيَّـا وَأَقصَـی الـكَـمَـالِ
أَنـتَ مَـذكُـورٌعَـلَـی تِـلـفِـزْيُون وَشَبكَةِ اِنتَـرنِت وَالـصَّـحَـافَةِ الإِعلاَمِ

آپ کی شہرت (بفضلِ خدا بطفیلِ مصطفیٰ ﷺ) اوجِ ثریا اور کمالات کی انتہا کو پہنچی اور آپ اس قدر معروف ہوئے یہاں تک کہ ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ، صحافت و اخبارات اور میڈیا کے تمام تر ذرائع پر ہر سو آپ ہی کا تذکرہ ہے۔

قُـمـتَ بِتَـجدِیـدِ الـدِّیـنِ وَخِـدمَةِ الـمِـلَّةِ کَم أَحسَـنـتَ عَـلَـی الـمُـسـلِـمِـینَ
فِـي الـعِـلـمِ وَالـعَـمـلِ الـصَّـالِـحِ وَالتَّعلِیـمِ وَ الـتَّـربِيَّةِ بِـغَـایَةِ الاِهـتِـمَـامِ

آپ نے تجدیدِ دینِ اسلام اور ملتِ اسلامیہ کے لیے علم و عمل اور تعلیم و تربیت پر انتہا درجے کا اہتمام کر کے مسلمانوں پر کتنا بڑا احسان کیا یقیناً یہ بہت بڑا احسان ہے۔

تَـأْكُلُ وَتُـطْعِمُ الوَرَى مِن بُسْتَـانِ الـمُـصْـطَـفَى مُحَمَّدٍ ﷺ الـمُـجتَبَى طَـه
وُجُـودُكَ رُوحُكَ مُتَـمَسِّـكَـانِ بِـذَاتِ مُـحَـمَّـدٍ وَيَسْتَـفِيضَـانِ مِنـهُ بِـالدَّوَامِ

آپ محبوب خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے باغِ جود وسخا اور عطا سے شب و روز کھاتے بھی ہیں اور مخلوقِ خدا کو کھلاتے بھی ہیں آپ کا وجود اور روح دونوں ذاتِ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ متمسک ہیں اور تسلسل سے فیضِ مصطفوی سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

وَلِأَبنَـائِكَ وَأَفلاذِ كَبِدِكَ وأحـفَـادِكَ وَأُسـرَتِكَ وَعَـائِلَتِكَ بِـأَكمَلِهَـا
أُقَـدِّمُ لَهُـم أَصْـدَقَ الأَمَـــانِي وَأَطيَــبَ التَّهَـــانِي بِـــالتَّحِيَّةِ وَالاِحتِــرَامِ

میں آپ کے صاحبزادگان، آپ کے جگر پارے پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور آپ کے جملہ خاندان کی خدمت میں پوری عزت و احترام اور ادب کے ساتھ سچے جذبات پیش کرتا ہوں۔

رُفَقَـاؤُكَ وَأَعـضَـاؤُكَ وَكُلُّ مَـن يَـنتَسِـبُ بِـحَـرَكَتِكَ مِنهَـاجِ القُـرآنِ
هُـم مُـخـلِـصُـونَ مَعَكَ غَـايَةَ الإِخلاَصِ وَيُـقِـيـمُـونَ مَـعَكَ حَـقَّ الـقِـيَـامِ

آپ کے رفقاء و کارکنان اور جو بھی آپ کی عظیم عالمی تجدیدِ دین کی تحریک تحریکِ منہاج القرآن سے وابستہ ہیں، وہ آپ کے ساتھ انتہا درجہ کے مخلص و وفادار ہیں اور آپ کے ساتھ ہر حال میں شانہ بشانہ ایسے کھڑے ہیں جیسا کھڑے ہونے کا حق ہوتا ہے۔

نِـعـمَ الـقَـــائِـدُ أَنــتَ ذُو الشَّـخـصِيَّةِ الـعَـبـقَـرِيَّةِ السَّـامِيَةِ الـحَـكِـيـمَةِ
لِيُـوَحِّـدُ اللهُ تَـعَـــالَـــى أُمَّةً إِسلاَمِيَّةً بِـقِيَـــادَتِكَ فِـي بَيــتِ اللهِ الـحَـرَامِ

آپ عظیم عبقری، آفاقی دانا شخصیت کے پیکر ہیں، آپ کتنے ہی عظیم قائد ہیں اللہ تعالیٰ ایک دن آپ کی قیادت میں حرمِ کعبہ کے اندر پوری امتِ اسلامیہ کو متحد کرے گا اور جمع فرمائے گا (اور آپکی زندگی میں ہی مصطفوی انقلاب کا سویرا جلد طلوع فرمائے گا)۔

أَشـرَبـتَ الإِنسَـــانِيَّةَ كَـأَسَـــاتِ الـمَـحَبَّةِ وَالـمَـوَدَّةِ وَالتَّسَـامُحِ دَائِـمًـــا
يَشـكُـرُ اللهَ تَـعَـالَـى أَحـمَـدُ عَلَـى مُـؤَلَّفَـاتِكَ وَمُحَاضَـرَاتِكَ بِـالابتِسَـامِ

آپ نے اپنے خطابات، لیکچرز، سیمنارز اور تصانیف و تالیفات کے ذریعے انسانیت کو ہمیشہ محبت و پیار اور بین المذاہب رواداری کے جام پلائے ہیں جس پر یہ احمد اللہ تعالیٰ کے حضور ہر وقت سجدہ شکر بجا لاتا رہتا ہے۔

(محمد أحمد الأزهري)

اداریہ

گُل سے گلستاں تک خوشبو کا سفر

19 فروری: پاکستان سمیت دنیا بھر میں آباد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ کے لاکھوں چاہنے والے ان کی سالگرہ منانے کا اہتمام کرتے ہیں اور تحدیثِ نعمت کے طور پر ان کی علمی، تحقیقی، اصلاحی و تربیتی خدمات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا حضور نبی اکرم ﷺ کے فرامین اور سنت مبارکہ میں سے ہے۔ اللہ رب العزت جب کسی قوم کی حالتِ زار کو سدھارنے کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ اپنے فضل اور نعمتوں کا نزول اسی سماج کے بہترین افراد کے ذریعے کرتا ہے اور پھر وہی چنیدہ افراد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عطا کردہ بصیرت، فہم و ذکاء، علم و تقویٰ سے راہ گم گشتہ افرادِ معاشرہ کے نظریات اور غور و فکر کے زاویوں کو بدل دیتا ہے۔ سچ کو جھوٹ سے جدا کرتا ہے، نظریہ کے نام پر دجل و فریب کی بیخ کنی کے ساتھ ساتھ امت کی اخلاقی گراوٹ کو پستی سے بلندی اور زوال کو کمال میں بدل دیتا ہے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ انہی چنیدہ و مقرب بندگانِ خدا میں سے ہیں جنہیں اللہ نے رواں صدی میں خدمتِ دین، اصلاحِ احوال و اصلاحِ معاشرہ اور خدمتِ انسانیت کے لئے چن لیا۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے منہاج القرآن کی صورت میں امتِ مسلمہ کو ایک ایسا تجدیدی، تعلیمی، تحقیقی، اصلاحی ادارہ دیا ہے جس کی اہمیت اس دورِ پُرفتن میں Compass کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سیدھے اور بھلائی والے راستے کو صراطِ مستقیم کہا ہے اور صراطِ مستقیم سے ہٹ جانے والوں کی رہنمائی کا ایک الوہی نظام بھی روزِ ازل سے وضع کر دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ تک پیغمبرانِ خدا بندگانِ خدا کو صراطِ مستقیم پر گامزن رکھتے چلے آرہے ہیں۔ دینِ اسلام قیامت تک کے لئے راہِ ہدایت اور ضابطۂ حیات ہے۔ یہ کس طرح ممکن تھا کہ پیغمبروں کی آمد کے سلسلے کے انقطاع کے بعد بندگانِ خدا کو دجالی فتنوں کے سپرد کر دیا جاتا اور ان کی الوہی رہنمائی کا کوئی نظام وضع نہ کیا جاتا؟

حضور نبی اکرم ﷺ کے ارشاد گرامی کی روشنی میں ہر صدی میں قیامت تک ایک مجدد آتا رہے گا، اللہ اُسے حقیقت کے بیان اور بنائے دین کو درپیش چیلنجز اور فتنوں کا مقابلہ کرنے کی علمی صلاحیت اور استعداد عطا کرتا رہے گا۔ اسلام کی تعلیمات کو مسخ کرنے والے فتنوں کا آغاز پہلی صدی ہجری سے ہو گیا تھا۔ پہلے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ تھے۔ جب حجاج بن یوسف ثقفی کے ظلم سے دنیا لرز اٹھی تھی، حکمرانی ملوکیت کی بدترین شکل اختیار کر چکی تھی، بیت المال حکمرانوں کی ذاتی جاگیر کی طرح استعمال ہونے لگا تھا، اسلام کا اخلاقی وروحانی پیغام مسخ کیا جانے لگا اور اہل بیتِ اطہار کی ناموس پر اعلانیہ حملے ہونے لگے، بدعات و منکرات اور خرافات کا دور دورہ تھا، اسلام کے نام پر قائم اقتدار کو خاندانی بادشاہت میں بدل دیا گیا تو ان خرافات کے قلع قمع کے لئے پہلی صدی ہجری میں اللہ رب العزت نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی صورت میں تجدیدِ دین کا اہتمام فرمایا۔ تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے اقتدار کے محض اڑھائی سالوں میں تمام خرافات اور فتنوں کا سدِ باب کیا اور معاشرہ کو ازسرنو صراطِ مستقیم پر گامزن کیا۔ اسی طرح امام غزالیؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خانؒ اپنے اپنے ادوار میں تجدیدی فریضہ انجام دیتے رہے۔

اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ گزشتہ 4 دہائیاں اسلام کی بنیادی تعلیمات کے خلاف فتنوں سے بھری ہوئی تھیں، اسلام کے نام پر قتال کو جائز قرار دیا گیا اور لاکھوں کلمہ گو مسلمانوں کو تہِ تیغ کر دیا گیا۔ فقہی و شرعی اختلافِ رائے کو ایمان اور کفر کا معاملہ بنایا گیا۔ بین المذاہب رواداری، بین المسالک ہم آہنگی کے لئے قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق علمی، اصلاحی، عملی کردار کی ادائیگی بھی کفر و الحاد کے فتوؤں کی زد میں آ گئی، خود ساختہ مذہبی نظریات کے تحت ریاست کے اندر ریاست

قائم کرنے کے جواز گھڑ لیے گئے ۔ فلسفۂ جہاد کی من پسند تعبیر وتفسیر کے ذریعے خون ریزی کی سند حاصل کی گئی۔ خواتین کی تعلیم و تربیت پر بھی فتوؤں کے نشتر چلنے لگے، امت کو عملاً فرقہ واریت کی آگ میں جھونک دیا گیا۔ عدم برداشت، فکری تنگ نظری اور انتہا پسندی اپنی خوفناک شکل کے ساتھ ظاہر ہوئی۔ قرآن وسنت کی حقیقی تعلیمات کے برعکس خودساختہ روایات کے ذریعے دینِ مبین کی تشریحات کا چلن عام تھا۔ سب سے بڑھ کر جس خوفناک مذہبی رویے نے جنم لیا وہ رویہ آقائے دو جہاں حضرت محمد ﷺ سے اظہارِ محبت وعقیدت کو خودساختہ روایات کے تحت محدود کرنے پر مبنی تھا۔ بین المذاہب و بین المسالک مکالمہ شجرِ ممنوعہ تھا۔ فقہی اختلافات کی بنیاد پر سماجی تعلقات کو ختم کر دینا عام سی بات تھی۔ اس ماحول میں مجدد دِرواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 600 صفحات پر مشتمل فتویٰ کے ذریعے اپنوں اور اغیار کو باور کروایا کہ اسلام جبر وتشدد نہیں بلکہ دینِ امن وسلامتی ہے اور آپ نے شد و مد کے ساتھ اس قرآنی فکر کو عام کیا کہ اسلام میں ایک انسان کا قتلِ ناحق پوری انسانیت کا قتل ہے اور یہ کہ اسلام کی تعلیمات عالمگیر قیامِ امن کی سب سے بڑی محرک و داعی ہیں۔ آپ نے بین المذاہب مکالمہ اور بین المسالک ہم آہنگی کے لئے دلائل و براہین کے انبار لگائے اور عملاً منہاج القرآن کے پلیٹ فارم کو بین المذاہب رواداری اور بین المسالک ہم آہنگی کا مرکز بنایا۔

الحمدللہ آج ہر مذہب اور ہر مسلک کے افراد پورے اعتماد اور احساسِ تحفظ کے ساتھ منہاج القرآن کی تقریبات میں شریک ہوتے ہیں۔ عالمی میلاد کانفرنس، سیرت النبی ﷺ کانفرنسز، گوشہء درود اور حلقاتِ درود قائم کر کے آقائے دو جہاں حضور نبی اکرم ﷺ سے اظہارِ عقیدت ومحبت کا 24 گھنٹوں پر محیط ایک سلسلہ قائم کر دیا۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے ہر شعبہ میں اصلاحات کا ویژن دیا۔ انتہا پسندی اور تنگ نظری کے خاتمے کے لئے مدارس کے انتظام اور نصاب میں اصلاحات کی جامع فکر دی۔ اس سے پہلے اس موضوع پر کوئی بات کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ الحمدللہ آج ریاست بھی اس اصلاحاتی ایجنڈے کو اپنا رہی ہے اور اس ضمن میں سنجیدہ پیش رفت بھی ہو رہی ہے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی عالمگیر دعوتی مساعی سے آج ہر فکری مسئلہ پر مناظرہ یا مباہلہ کی بجائے مکالمہ کا کلچر رائج ہے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے ایک ہزار تصانیف اور ہزار ہا لیکچرز کے ذریعے امتِ مسلمہ کو درپیش سیکڑوں فکری مسائل پر جامع اور مؤثر رہنمائی مہیا کی ہے۔

انسانی زندگی اور علوم وفنون کا کوئی گوشہ اور شعبہ ایسا نہیں ہے جس پر آپ نے خامہ فرسائی نہ کی ہو اور امت کو ایک نئی سوچ اور فکر سے ہم آہنگ نہ کیا ہو۔ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ آپ نے اپنے تجدیدی کام کو اپنی ذات تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے ایک ادارے کی شکل میں امت کی وراثت بنا دیا۔ آپ نے اپنی فکر کو فقط کتابوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے عمل کے قالب میں ڈھالتے ہوئے Institutionalize کیا۔ منہاج یونیورسٹی لاہور، کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز، منہاج ویمن کالج، منہاج ایجوکیشن سوسائٹی، لارل ہوم سکولز انٹرنیشنل، جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے انسٹی ٹیوشنز کے ذریعے علم کا احیاء کیا۔ ریاست مدینہ کے فلاحی نظام کو منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن اور آغوش آرفن کیئر ہوم کے ذریعے دستیاب وسائل کے تحت عملی جامہ پہنایا۔ آئندہ نسلوں کو علم وفکر کے تحریری خزانوں کا وارث بنانے کے لئے سیکڑوں کتب تحریر فرما دیں اور یہ سلسلہ تاحال جاری ہے ۔ اسی طرح منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ کی شکل میں ایک ایسا انتظامی اور مالیاتی نظم قائم کیا ہے اگر اس ماڈل پر افراد کی تیاری اور ریاستِ پاکستان کا مالیاتی نظم قائم ہو جائے تو وطن عزیز سے کرپشن اور بدعنوانی کی لعنت کا خاتمہ ہو جائے۔

دعا ہے اللہ رب العزت ہمارے قائد کو صحت وتندرستی اور عمرِ خضر عطا فرمائے اور وہ اسی آن، بان اور شان کے ساتھ امت کو علمی اور فکری رہنمائی مہیا کرتے رہیں اور ان کا دستِ شفقت کارکنان کے سروں پر ہمیشہ قائم و دائم رہے۔

(محترم شفقت اللہ قادری صاحب نے زیرِ نظر شمارہ کے لئے ایک خصوصی تحریر فراہم کی ہے جس کا عنوان ''گل سے گلستاں تک خوشبو کا سفر'' ہے۔ ان کے اس عنوان کو شکریہ کے ساتھ اس اداریے کا عنوان بنایا گیا ہے)۔

(نوراللہ صدیقی: چیف ایڈیٹر ماہنامہ منہاج القرآن)

وسعتِ تجدید واحیائے دین اور خدماتِ شیخ الاسلام

تجدیدِ دین کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجددین، مصلحین اور شیوخ الاسلام کا سلسلہ جاری فرمادیا

اللہ رب العزت امتِ محمدیہ میں اٹھنے والے فتنوں کے تدارک کے لئے مجدد کو علوم و فنون کی وسعتیں عطا فرماتا ہے

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری

اللہ رب العزت نے ارواحِ انسانی کو پیکرِ بشریت کے سانچے میں ڈھال کر زمین پر بھیجتے ہوئے حکم دیا:

اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِّنِّي هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

’’تم سب جنت سے اتر جاؤ، پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پہنچے تو جو بھی میری ہدایت کی پیروی کرے گا، نہ ان پر کوئی خوف (طاری) ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے‘‘۔ (البقرہ، ۲:۳۸)

یوں اللہ رب العزت نے انسانیت کی ہدایت کے لیے سلسلہ نبوت کا آغاز فرمایا۔ ہدایت کے عمل کو یقینی بنانے کے لیے ضروری تھا کہ مبعوث کیے جانے والے انبیاء کرام علیہم السلام کو ان کے زمانوں کے تقاضوں اور امم کے احوال کے مطابق تمام علوم وفنون اور صلاحیتوں میں کمال عطا کیا جائے تاکہ نہ صرف ہادی (پیغمبر) ہدایت کے تقاضے پورے کرسکے بلکہ اس کا اسوہ اس دور میں قابلِ تقلید ہو۔ اسی اصول کے تحت اللہ رب العزت نے انبیاء کرام علیہم السلام کو دعوت و تبلیغ اور ان کے زمانے کے مروّجہ علوم وفنون میں مہارت عطا کرنے کے ساتھ ساتھ امت پر آنے والی آزمائشوں اور چیلنجز کا مقابلہ کرنے کی مکمل صلاحیت بھی عطا فرمائی۔

آیئے! اس سلسلہ میں ہم انبیاء کرام علیہم السلام میں سے چند ہستیوں کو ودیعت کردہ علوم اور مہارتوں کا جائزہ لیتے ہیں:

۱۔ سیدنا نوح علیہ السلام کو آدمِ ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ آپ علیہ السلام نے نو سو سال دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ اللہ رب العزت نے آپ علیہ السلام کو communication کے تمام پہلوؤں پر مکمل مہارت عطا کررکھی تھی۔ جب کفار نے آپ علیہ السلام کی دعوت میں رکاوٹیں ڈالیں تو آپ نے اپنی دعوت و تبلیغ کو مؤثر بنانے کے لیے communication کے تمام ذرائع استعمال کرکے اپنی دعوت کو وسعت دی جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے:

ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا. ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا. (نوح، ۷۱:۸،۹)

’’پھر میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی۔ پھر میں نے انہیں اعلانیہ (بھی) سمجھایا اور انہیں پوشیدہ رازدارانہ طور پر (بھی) سمجھایا‘‘۔

طویل عرصہ دعوت و تبلیغ کے بعد کفار کی ہٹ دھرمی اور کفر پر اصرار کے باعث حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی کشتی (بحری جہاز) بنانے کا حکم دیا اور اس کشتی میں خطے میں موجود تمام جانداروں کے ایک ایک جوڑے اور تمام مسلمانوں کو سوار کرنے کا حکم دیا۔ خطے میں موجود تمام جانداروں کے جوڑے، کلمہ پڑھنے والے تمام مسلمان، ایک طویل عرصہ زندہ رہنے کے لیے ہر جاندار کے لیے خوراک کا ذخیرہ اور زندگی کی تمام ضروریات جمع کرنے کے لیے حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی نہیں بلکہ ایک بڑا جہاز بنایا۔ آپ علیہ السلام کے دور میں جہاز بنانے (ship making) کی کوئی انڈسٹری تو نہ تھی کہ جن سے رہنمائی لے لیتے۔ اس لیے کہ

ایک ایسا جہاز جس میں ایک طویل عرصہ کے لیے تمام سہولیات کی فراہمی ممکن ہو، بنانے کے لیے بیسیوں علوم و فنون کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت نے یہ سب فہم بھی اپنے نبی نوحؑ کو عطا فرمایا تھا۔ جس کی مدد سے آپ ؑ نے مقررہ وقت میں وہ جہاز تیار کیا۔

دوسری طرف خطے میں پائے جانے والے تمام جانداروں کو جمع کرنا علم الحیاتیات (biology) اور علم الحیوانات (zoology) میں مہارت کے بغیر کیسے ممکن تھا! گویا اللہ رب العزت نے حضرت نوح ؑ کو ان علوم میں بھی مہارت عطا فرمائی تھی۔ اسی طرح تمام جانوروں کے لیے طویل عرصہ جہاز میں زندہ رہنے کے لیے درکار ماحول اور خوراک کے بارے میں آگاہی بھی ان علوم میں شامل تھی جو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح ؑ کو عطا فرمائے۔ سب سے بڑھ کر اللہ رب العزت نے آپ ؑ کو crisis management میں کمال کی صلاحیت عطا فرمائی تھی۔ جب طوفان کے کوئی آثار نہ تھے، اس وقت ایمان قبول کرنے والوں کی ٹیم تیار کرنا۔۔۔ ان سے جہاز کی تیاری اور دیگر تمام امور بروقت مکمل کروانا۔۔۔ طوفان کی ابتداء سے قبل سب کچھ جہاز میں منتقل کرنا۔۔۔ شدید ترین طوفان میں جہاز کو کنٹرول کرنا اور درست سمت میں رکھنا۔۔۔ طوفان کے تھمنے اور جہاز کے ساحل پر لنگر انداز ہونے تک تمام انسانوں اور جانوروں کو کنٹرول کرنا۔۔۔ یہ تمام امور تقاضا کرتے ہیں کہ ٹیم لیڈر کے پاس crisis management کی مکمل صلاحیت ہو۔ اللہ رب العزت نے ان تمام امور پر بھی مہارت حضرت نوحؑ کو عطا فرمائی تھی۔ یہ آپ کے علوم اور مہارتوں کے چند گوشے ہیں۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت اپنے انبیاء کو ان کے دور کے تمام علوم و فنون اور پیش آنے والے تمام چیلنجز سے نمٹنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔

۲۔ اسی طرح اگر ہم سیدنا یوسف ؑ کو اللہ کی طرف سے ودیعت کیے گئے علوم و فنون کا جائزہ لیں تو انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ فلسطین کے نواح میں کنعان کی بستی میں پرورش پانے والا ایک بچہ جس نے اس سرزمین پر دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینا ہے جو اس زمانے کی متمدن ترین ریاست ہے اور ''مصر'' کے نام سے جانی جاتی ہے۔ حضرت یوسف ؑ کو صرف اس ریاست کے تہذیب و تمدن سے ہی مقابلہ نہیں کرنا تھا بلکہ بین الاقوامی سطح پر آنے والے سات سالہ قحط کا چیلنج بھی درپیش تھا۔ اللہ رب العزت نے سیدنا یوسف ؑ کو کون کون سے علوم اور مہارتیں عطا فرمائیں، ہم بغیر کسی تفصیل کے مختصراً جائزہ لیتے ہیں:

ذاتی دفاع (self defence)، گھڑ سواری، فنونِ حرب، human resource management اور دیگر بیسیوں علوم و فنون میں تجربہ حاصل کرنے کے مواقع آپ کو عزیزِ مصر کے محل میں میسر آئے تھے۔ دعوت و تبلیغ، صبر و برداشت اور communication skills آپ کو خاندانِ نبوت سے وراثت میں میسر آئی تھیں۔ خوابوں کی تعبیر (interpretation of dreams) کا علم اللہ رب العزت نے نوجوانی میں آپ ؑ کو عطا کر دیا تھا۔

مصریوں نے صدیوں کے تسلسل کے بعد فنِ تعمیر (architecture) میں وہ کمال حاصل کیا تھا کہ ان کے تیار کردہ اہرامِ مصر کئی ہزار سال گزر جانے کے باوجود آج بھی فنِ تعمیر کی دنیا میں ایک عجوبہ دکھائی دیتے ہیں۔ یوسف ؑ تو کنعان سے ہجرت کر کے آئے تھے، وہاں تو ابھی تک کچی بستیاں تھیں۔ یوسف ؑ کو وزیرِ خزانہ و خوراک بننے کے بعد سب سے پہلا چیلنج خوشحالی کے سات سالوں میں پیدا ہونے والے غلے کو ذخیرہ کرنے کے لیے گوداموں کی تعمیر تھی۔ اتنے بڑے بڑے گودام جو گندم کو خوشوں سمیت ذخیرہ کرنے (grain storage) کی گنجائش رکھیں۔ اس کے علاوہ جو چیلنج درپیش تھے ان میں:

۱۔ 7 سال مسلسل پوری قوم سے گندم کی خریداری کے لیے کثیر سرمایہ

۲۔ خوشحالی کے سالوں میں زراعت کو بڑھانے کے لیے زرعی اصلاحات (land reforms) کا نفاذ

۳۔ نئی قطعہ زمین پر کاشتکاری کے لیے نہری نظام (irrigation system) کی تیاری

۴۔ غذائی ضروریات کے تعین کے لیے مردم شماری (census)

۵۔ کاشتکاری میں وسعت لانے کے لیے جانوروں کی افزائش (livestock)

۶۔ بہتر پیداوار کے لیے بہتر بیج

۷۔ طریقۂ کاشت

۸۔ فصلوں کی کٹائی کے بہترین نظام کا علم

۹۔ 14 سال تک گندم کی حفاظت (preservation of food) کا علم

۱۰۔ مختلف طبقات سے 7 سال گندم خریدنے اور فروخت کرنے کیلئے sale، purchase اور marketing کا علم

ان تمام علوم کے ساتھ ساتھ مذہبی، سیاسی اور معاشی طور پر ملک کے مضبوط طبقات کی طرف سے کی جانے والی مزاحمت اور سازشوں کا مقابلہ کیسے کرنا ہے۔۔۔؟ ملک میں لاء اینڈ آرڈر کیسے بحال رکھنا ہے۔۔۔؟ معاشرے کے کمزور طبقات کو ظالموں کے ظلم سے کیسے بچانا ہے۔۔۔؟ پوری قوم کا مذہب تبدیل کرکے انہیں ایک خدا کے حضور سجدہ ریز کیسے کرنا ہے۔۔۔؟ یہ تمام علوم، فنون، حکمتیں اور صلاحیتیں اللہ رب العزت نے اپنے پیغمبر سیدنا یوسف علیہ السلام کو عطا فرمائیں۔

تمام علوم وفنون اور صلاحیتوں کا پیکرِ اتم

سابقہ سطور میں ہم نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ ہر نبی کو اللہ رب العزت نے اس کے دور کے تقاضوں کے مطابق علم عطا کیا جیسا کہ سیدنا نوح علیہ السلام اور سیدنا یوسف علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے اپنے دور کے تقاضوں کے عین مطابق ہر طرح کے علم وفن اور حکمت وصلاحیت سے نوازا۔ اسی طرح سیدنا داؤد علیہ السلام، سیدنا سلیمان علیہ السلام اور حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کو سیاست، حکومت اور قیادت کی غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا۔ ان تمام سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کا زمانہ، دورِ حکومت، امتوں کی تعداد، ان ادوار کے مسائل اور چیلنجز محدود تھے۔

اللہ رب العزت نے سلسلہ نبوت کو اس کی معراج عطا کرکے مکمل کرنا تھا اور اپنے محبوب نبی ﷺ کے لیے امت اور زمانہ بھی لامحدود رکھنا تھا لہٰذا ختم نبوت کا تقاضا تھا کہ اس ہستی کو نہ صرف کائنات کے سارے علوم وفنون عطا کیے جائیں بلکہ قیامت تک آنے والے تمام فتنوں اور چیلنجز سے آگاہ کرکے ان سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت اور علم بھی عطا کیا جائے۔

اللہ رب العزت نے حضور نبی اکرم ﷺ کے سرِ اقدس پر تاجِ ختمِ نبوت رکھا اور اعلان کروا دیا:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا.

’’محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے) ہیں، اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے‘‘۔ (الاحزاب،۳۳: ۴۰)

جب آپ ﷺ کو قیامت تک کے لیے نبی بنایا تو ضروری تھا کہ آپ ﷺ کو کائنات کے تمام علوم وفنون بھی عطا فرمائے جائیں۔ اللہ رب العزت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی وسعتِ علمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا.

’’اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی ہے اور اس نے آپ کو وہ سب علم عطا کر دیا ہے جو آپ نہیں جانتے تھے، اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے‘‘۔ (النساء،۴: ۱۱۳)

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے حضور نبی اکرم ﷺ کو عطا کیے جانے والے علوم میں سے تین بڑے علوم کا ذکر فرمایا:

۱۔ قرآن مجید ۲۔ حکمت

۳۔ ہر وہ علم جو آپ ﷺ کے لیے ضروری تھا۔

قرآن مجید میں ہر خشک وتر شے کا علم اللہ نے رکھا ہے اور قرآن حضور نبی اکرم ﷺ کے علوم میں سے ایک علم ہے۔ حکمت ایک ایسے نور اور صلاحیت کا نام ہے جس کے ذریعے ہر چیلنج کا حل قرآن مجید سے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ ان دونوں کے تذکرے کے بعد پھر فرمایا کہ آپ کی نبوت کے زمانے یعنی قیامت تک آپ کی اُمت کو جو چیلنجز درپیش آنے تھے، ان سے مقابلہ کرنے کے لیے جن جن علوم کی ضرورت تھی، وہ تمام علوم بھی آپ کو عطا فرمادیے ہیں۔

اللہ رب العزت نے حضور ﷺ کے فرائضِ نبوت کا ذکر

کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ. (البقرہ،۲: ۱۵۱)

’’اسی طرح ہم نے تمہارے اندر تمہی میں سے (اپنا) رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں (نفسًا و قلبًا) پاک صاف کرتا ہے اور تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور حکمت و دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے‘‘۔

مذکورہ آیت کریمہ کے آخری حصے میں حضور ﷺ کی امت کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ تمام علوم جو قیامت تک تمہیں درکار ہوں گے میرا حبیب تمہیں سکھاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ رب العزت کے عطا کردہ علم وفہم سے مختصر ترین مدت میں کائنات کا سب سے بہترین معاشرہ تشکیل دیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دور کے نہ صرف ہر چیلنج کا مقابلہ کیا بلکہ اپنی حیاتِ اقدس کے ذریعے قیامت تک انسانیت کے لیے بہترین نمونہ بھی عطا فرمایا۔

مجدّ دین کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟

حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے بعد اب قیامت تک کسی نبی نے نہیں آنا لیکن امت کو ہر روز ایک نئے چیلنج کا سامنا ہوگا۔ اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی طرف سے نت نئے فتنے برپا کیے جانے ہیں۔ لہٰذا اللہ رب العزت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت میں مجدّ دین کے ذریعے تجدید کا سلسلہ جاری فرما دیا۔ جس کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مأۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا.

’’بے شک اللہ رب العزت میری امت میں ہر صدی کے آغاز میں ایک شخص (اشخاص) مبعوث فرماتا ہے جو ان کے لیے دین کی تجدید فرماتا ہے۔‘‘

یوں مجدّ دین کو اللہ رب العزت نے قیامت تک دین اسلام کو ہر فتنے سے بچانے اور ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت عطا کر دی ہے۔ ہر صدی کا مجدّ د حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ کی اس خیرات کو وصول کرتا ہے جس کا تذکرہ اللہ رب العزت نے یوں فرمایا ہے:

وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ. (البقرہ،۲:۱۵۱)

’’اور تمہیں وہ (اسرارِ معرفت وحقیقت) سکھاتا ہے جو تم نہ جانتے تھے‘‘۔

مجدّ د قرآن مجید، حضور ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ ﷺ کی بارگاہ سے ملنے والے ظاہری و باطنی علوم کے ذریعے اپنے دور میں آنے والے ہر فتنے کا خاتمہ کرتا ہے۔۔۔ اسلام کو درپیش ہر چیلنج کا مقابلہ کرتا ہے اور اپنے دور کے علوم و فنون میں مہارت حاصل کرکے ہر مسئلے میں امت کی راہ نمائی کرتا ہے۔

اگر ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ ظاہری کے بعد امت میں آنے والے فتنوں اور چیلنجز کا جائزہ لیں تو ہمیں جہاں فتنوں اور چیلنجز کی ایک طویل فہرست نظر آتی ہے، وہاں مجدّ دین کا عظیم کردار بھی دکھائی دیتا ہے جو ہر دور میں اسلام کے چہرے کو روشن تر کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ذیل میں اس سلسلے میں چند نمونے درج کیے جا رہے ہیں:

۱۔ پہلی صدی ہجری کے مجدّ د: حضرت عمر بن عبد العزیزؒ

ائمہ ومحدثین کے نزدیک پہلی صدی ہجری میں تجدید دین کا فریضہ عمر بن عبدالعزیزؓ نے ادا کیا۔ تاہم ان کے دور کا جائزہ لیا جائے تو یہ امر سامنے آتا ہے کہ اس دور میں جب حجاج بن یوسف ثقفی کے ظلم سے دنیا لرز اٹھتی ہے۔۔۔ حکمرانی ملوکیت کی بدترین حدوں تک پہنچ جاتی ہے۔۔۔ بیت المال کو حکمران ذاتی جاگیر کے طور پر استعمال کرنے لگتے ہیں۔۔۔ جب اہلِ بیت اطہار کی عزت و ناموس پر حملے ہورہے تھے۔۔۔ جب معاشرے میں بدعات اور منکرات کا دور دورہ ہوچکا تھا تو ان خرافات کے قلع قمع کے لیے اللہ رب العزت نے حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کو پہلی صدی ہجری میں تجدید دین کا فریضہ عطا فرمایا۔

آپؓ جب پہلی صدی ہجری کے آخر پر تخت نشین ہوئے تو آپؓ نے اپنے دور کی ان تمام خرافات اور فتنوں کا

محض اڑھائی سالوں میں سدباب کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے جو تجدیدی خدمات سرانجام دیں ان میں اہم ترین حسب ذیل ہیں:

۱۔ حکمران خاندان کی طرف سے لوٹے گئے مال و اسباب کو ان کے حق داروں کو واپس کرنا اور ایوانِ اقتدار میں کرپشن کا خاتمہ کرنا۔

۲۔ اہلِ بیت اطہار علیہم السلام پر سب و شتم کا خاتمہ اور ان کی عزت و ناموس کا دفاع کرنا۔

۳۔ اسلام کی ترویج و اشاعت اور خصوصاً علمِ حدیث کی تدوین کا حکومتی سطح پر اہتمام کرنا۔

۴۔ سیاسی نظام میں اصلاحات لانا اور محاصل کی اصلاح کرنا۔

۵۔ اسلامی ریاست میں ذمیوں کے حقوق کے تحفظ کا اہتمام

۶۔ معاشرے میں رائج بدعات و منکرات کے خاتمے میں کردار۔

اللہ رب العزت نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو علم، عمل، تقویٰ و طہارت، فہم و بصیرت اور جرأت و بہادری کی خوبیوں سے نوازا تھا کہ محض اڑھائی سالوں میں آپؒ نے اسلامی ریاست میں خلافتِ راشدہ کے دور کی جھلک دکھا دی۔

پانچویں صدی ہجری کے مجدّد: امام غزالیؒ

مجدّدین کی تجدیدی جدوجہد میں ایک اور عظیم نام دیکھیں تو پانچویں صدی ہجری میں بالاتفاق امام محمد بن محمد بن محمد غزالی کا کردار ہے۔ اس دور میں درج ذیل فتنے موجود تھے:

۱۔ فلسفہ اپنے عروج پر تھا۔ لوگ روشن خیالی کے نام پر دین کی ضرورت اور وجودِ باری تعالیٰ سے بھی منکر ہوتے جارہے تھے۔ فلاسفہ مذہبِ اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کررہے تھے۔

۲۔ آپ کے دور میں دوسرا بڑا فتنہ فرقہ باطنیہ تھا۔ ایک ایسا فتنہ جس نے قرآن کے باطنی معنی کے نام پر دین کی من مانی تشریح و تعبیر شروع کردی اور جاہل و گمراہ لوگوں کو مزید گمراہی کی دلدل میں دھکیلنا شروع کردیا۔

۳۔ آپ کے دور میں تیسرا بڑا فتنہ تکفیر کا تھا۔ فروغِ اسلام کے نام پر متعدد فرقے وجود میں آئے تھے۔ ہر فرقہ اپنے مخالف گروہ کی تکفیر کا قائل تھا۔ کسی کو مباح الدم اور مستحقِ جہنم قرار دینا ان کے لیے معمولی بات تھی۔

۴۔ علماء اور سلاطین میں بگاڑ پیدا ہوچکا تھا۔ علماء دنیا کے مفادات کی خاطر حکمرانوں کی تعریف و توصیف کرتے اور بادشاہ بھی ایسے ہی لوگوں کو انعامات سے نوازتے جن سے ان کی مجالس کی رونق بڑھتی تھی۔

۵۔ معاشرے میں تصوف اور اخلاقِ حسنہ میں بھی بگاڑ پیدا ہوچکا تھا۔

☆ امام غزالیؒ کو اللہ رب العزت نے ان تمام فتنوں سے بیک وقت مقابلہ کرنے کے لیے علم کی اس قدر وسعت عطا فرمائی کہ آپ کا نام علم کا استعارہ بن گیا۔

☆ آپ نے معرکہ آراء کتب تحریر کیں، جن میں **مقاصدالفلاسفہ** اور **تھافۃ الفلاسفہ** کے ذریعے روشن خیال فلسفیوں کے پھیلائے ہوئے ''دین بیزاری'' کے فتنے کا خاتمہ کیا۔

☆ آپ نے المستظہری، حجۃ الحق، مفصل الخلاف، قاصم الباطنیہ اور دیگر کتب تحریر فرما کر فرقہ باطنیہ کا قلع قمع فرمایا۔

☆ آپ نے اپنے دور میں پیدا ہونے والے تکفیری رجحان کے خاتمے کے لیے **الاقتصاد فی الاعتقاد** اور **فیصل التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ** تحریر فرما کر اس طبقے کی اصلاح کی۔

☆ امام غزالیؒ نے جواہرالقرآن، کیمیائے سعادت، مکاشفۃ القلوب اور دیگر متعدد کتب کے ذریعے علماء، صوفیاء اور حکمران طبقے کی اصلاحِ احوال کا کردار ادا کیا۔

الغرض! آپ کے دور میں جس قدر علمی، فکری، اعتقادی اور اخلاقی بگاڑ اور فتنوں نے جنم لیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق عطا فرمائی کہ آپ نے ان تمام محاذوں پر ان کا مقابلہ کیا۔

تجدیدِ دین کا دائرہ کار

مجدّدینِ اُمت میں سے ہم نے پہلی اور پانچویں صدی ہجری کے مجدّدین حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور امام محمد بن محمد بن محمد غزالیؒ کی تجدیدی خدمات کا اجمالی جائزہ لیا ہے۔ اس سے یہ امر واضح ہوجاتا ہے کہ اللہ رب العزت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت میں مجدّدین کو ان کے زمانوں میں پیش آنے والے چیلنجز کا مقابلہ کرنے اور اسلام کے خلاف اٹھنے

والے ہر فتنہ کے خاتمہ کے لیے علم کی وسعت عطا فرمائی۔ اِسی طرح مختلف اَدوار میں پیش آمدہ مسائل و مصائب کو address کرنے کے لیے مختلف شیوخ الاسلام، مصلحین اور ناصحین آتے رہے، جنہوں نے اپنے اپنے دور کی ضروریات کے مطابق خدمتِ دین کا فریضہ ادا کیا۔

☆ جب فتنہ اِنکارِ حدیث نے دین کے بنیادی مآخذ سے رشتہ کمزور کرنا چاہا تو امام محمد بن ادریس شافعی میدان میں اترے۔۔۔ جب فتنہ خوارج نے اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنا شروع کیں تو کبھی قاضی محمد بن طیب باقلانی اور کبھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خانؒ جد و جہد کرتے دکھائی دیتے ہیں۔۔۔ جب معتزلہ کا فتنہ اپنے عروج پر پہنچتا ہے تو اللہ رب العزت امام ابوالحسن اشعری کو ان کے خاتمے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔۔۔ جب پوری امت میں دعوت وتبلیغ، تعلیم و تدریس اور کردار و عمل کے ذریعے اسلامی علوم اور تعلیماتِ اخلاق و تصوف کو فروغ دینے کا چیلنج سامنے آتا ہے تو اللہ رب العزت اس امت میں سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ اور خواجہ نظام الدین اولیاءؒ جیسی ہستیاں پیدا فرماتا ہے۔۔۔ جب ظالم و جابر بادشاہ یا صاحبِ اقتدار نے کسی اسلامی اصول کی بے حرمتی اور پامالی کی، باطل افکار و نظریات کو اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی تو اللہ رب العزت نے اعلاء کلمہ حق کی توفیق کبھی امام احمد بن حنبلؒ کو دی تو کبھی مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی نے دینِ اکبری کے خلاف اعلاء کلمہ حق کا فریضہ سرانجام دیا۔۔۔ جس دور میں ناصبیت یا رافضیت نے امن و سکون تباہ کیا اور صحابہ کرام ﷡ اور اہلِ بیت اطہار ﷨ کی شان اقدس میں گستاخیاں حد سے بڑھنے لگیں تو کبھی امام محمد بن ادریس الشافعیؒ میدان میں آئے تو کبھی امام ابوجعفر محمد بن جریر الطبریؒ نے ان فتنوں کے خاتمے میں اپنا کردار ادا کیا۔

الغرض! گزشتہ 14 سو سالوں میں جس دور میں جیسا فتنہ آیا اللہ رب العزت نے مجدّدِ دین، شیوخ الاسلام اور مصلحین کو توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے فتنوں کا سد باب کیا، چیلنجز کا مقابلہ کیا اور اسلام کو زندہ رکھنے کا فریضہ سرانجام دیا۔

پندرھویں صدی ہجری اور امت کا اجتماعی زوال

خلفائے راشدین کے دور سے لے کر پہلی عالمی جنگ کے خاتمے تک اسلام بطورِ نظام قائم رہا اور مسلمان تین براعظموں پر حکومت کرتے رہے۔ اسلام کے سیاسی اقتدار کو کبھی مسلمانوں کی باہمی چپقلشوں نے تو کبھی صلیبیوں نے نقصان پہنچایا۔ اسلام کو سب سے زیادہ نقصان منگولوں نے پہنچایا انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا جس کے نتیجے میں خلافتِ عباسیہ کا زوال ہوا مگر قلیل عرصے میں سلطنتِ عثمانیہ کی شکل میں سیاسی اقتدار پھر بحال ہوگیا۔ مجموعی طور پر اسلام کی حکمرانی قائم رہی، اسی وجہ سے ہر فتنے کا سدِ باب اور چیلنج کا مقابلہ نسبتاً آسان تھا۔

اٹھارہویں صدی عیسوی یعنی تیرھویں صدی ہجری کے آغاز میں عالمِ کفر نے اسلام کے خلاف متحد ہوکر فتنوں کی ایسی یلغار شروع کی جس کی مثال گزشتہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ سب سے پہلے مسلمانوں کو سیاسی قوت و طاقت اور اقتدار سے محروم کرنے کی سازش کی گئی اور جو مسلم ریاستیں سلطنتِ عثمانیہ کے زیر اثر نہیں تھیں، ان پر الگ الگ قبضے کا پروگرام بنایا گیا۔

دوسری طرف پہلی عالمی جنگ کے بعد سلطنتِ عثمانیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا گیا۔ یوں امت کی سیاسی وحدت اور اقتدار کا خاتمہ ہوگیا۔ اس زوال کو مستقل کرنے اور امت کو شکست خوردہ کرنے کے لیے عالمِ کفر نے سیکڑوں سازشوں کے جال بُننے شروع کردیئے۔ گزشتہ صدیوں میں برپا ہونے والے تمام فتنے اس دور میں دوبارہ اٹھا دیئے گئے۔ اس صدی میں پیدا ہونے والے فتنے اور چیلنجز درج ذیل ہیں:

ا۔ سرزمینِ عرب سے فتنہ خوارج کو پیدا کیا گیا۔ اس ایک فتنے نے کئی فتنوں کو جنم دیا۔ اس فتنے نے تنگ نظری، انتہا پسندی اور بالآخر دہشت گردی کو جنم دیا۔ اسی فتنے نے دنیائے اسلام کو فرقہ پرستی کی دلدل میں دھکیل دیا۔ القاعدہ، داعش اور کئی چھوٹی بڑی تحریکیں اسی فتنے کا نتیجہ یا ثمر ہیں۔

۲۔ اسی طرح اُمتِ مسلمہ میں ایک اور فتنہ ’’قادیانیت‘‘ کے نام سے پیدا کیا گیا۔ یہ فتنہ برصغیر میں برطانیہ کے دور میں تیار کیا گیا اور تاحال اسلام دشمن طاقتوں کی سرپرستی میں دنیا بھر

میں اسے فروغ دیا جارہا ہے۔

۳۔ ایسے ہی کہیں دشمنوں کی سازشوں اور کہیں اپنوں کی نادانیوں نے فتنہ رافضیت کو اور کبھی ناصبیت کو فروغ دیا۔

۴۔ کبھی حدیث کی حجیت سے انکار کے فتنے نے سر اٹھایا

۵۔ کبھی فتنہ انکارِ تصوف نے لوگوں کی روحانیت پر ڈاکہ ڈالا

۶۔ بعضوں نے آمدِ سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام کے بارے من گھڑت عقیدے کو فروغ دینا شروع کیا۔

۷۔ ایک طبقے نے اپنی من گھڑت فکر سے متضاد اور صحیح اسلامی فکر کو واضح کرنے والی احادیث کو کتب سے خارج کرکے کتب کے نئے ایڈیشن شائع کرنا شروع کر دیئے۔

۸۔ اسی دور میں گستاخی رسالت، بین المذاہب نفرتوں کے فروغ اور اہانتِ قرآن جیسے فتنے یورپ میں تیزی سے فروغ پا رہے تھے۔

الغرض! یہ سارے فتنے بین المسالک ہم آہنگی، بین المذاہب رواداری، دورِ حاضر کے مطابق جدید سائنسی بنیادوں پر اسلام کی تعبیر و تشریح، فقہی و علمی جمود کا خاتمہ اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر سیاسی، معاشی، معاشرتی سطح پر ابھرنے والے چیلنجز دورِ حاضر کے مجدّد کے تجدیدی دائرہ کار میں وسعت مانگ رہے تھے۔ جس کے لیے ایک ایسی شخصیت کی ضرورت تھی جو ہمہ جہتی اوصاف و خصائل کی مالک ہو، تاکہ بیک وقت ان تمام فتنوں اور چیلنجز سے نبرد آزما ہوسکے۔

شیخ الاسلام کے تجدیدی دائرہ کار کی وسعت

19 فروری 1951ء میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ڈاکٹر فرید الدین قادری کے گھر جھنگ میں آنکھ کھولی۔ آپ نے 1971ء میں محض 20 سال کے عرصے میں دینی و عصری علوم کی تکمیل کے بعد مسلم اور غیر مسلم مفکرین کے افکار کا مطالعہ کیا اور عالمگیر سطح پر احیاء اسلام کو اپنی منزل بنایا۔ اسی دوران آپ نے جدید عصری، فکری اور سائنسی تقاضوں کے ساتھ قرآن مجید کا از سرنو مطالعہ کیا۔

آپ نے 1980ء میں منہاج القرآن کے نام سے ایک عالمگیر تحریک کا آغاز کردیا۔ آپ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ سے قربِ ہدایت اور علم کی اس قدر خیرات میسر آئی کہ آپ نے اُمت کے اجتماعی زوال کے اس دور میں پیدا ہونے والے متعدد فتنوں اور چیلنجز کا تنہا مقابلہ کیا اور ایک تجدیدی تحریک کے ذریعے پوری دنیا میں شرق تا غرب اسلام کی امن و سلامتی کی تعلیمات کو عام کیا۔

ذیل میں ہم ان فتنوں اور چیلنجز کی فہرست دیکھتے ہیں جن کا سدِ باب اور مقابلہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کیا، اس سے ہمیں آپ کی تجدیدی خدمات کی وسعت کا اندازہ ہوگا کہ دورِ حاضر کے کن اہم فتنوں کا سد باب شیخ الاسلام نے کیا:

۱۔ تکفیری رویہ (دوسروں کو کافر و مشرک قرار دینا)

۲۔ فتنہ انکارِ حجیتِ حدیث (حدیث کی حجیت سے انکار)

۳۔ فتنہ انکارِ تصوف (تصوف کو متبادل دین سمجھنے کا فتنہ)

۴۔ جھوٹے مدعیانِ نبوت کا فتنہ (فتنۂ قادیانیت)

۵۔ اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کی شان میں گستاخی کا فتنہ

۶۔ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی کا فتنہ

۷۔ تنگ نظری اور انتہا پسندی کا فتنہ ۸۔ فتنہ خوارج

۹۔ دہشت گردی کا فتنہ ۱۰۔ گستاخیٔ رسالت کا فتنہ

شیخ الاسلام نے علمی، فکری، تحقیقی، عملی الغرض ہر سطح پر مذکورہ فتنوں کا نہ صرف سدِّ باب کیا بلکہ اسلام کی حقیقی تعلیمات بھی دنیا کے سامنے رکھیں جن سے اسلام کا پرامن چہرہ نہ صرف دنیا کے سامنے آیا بلکہ اُمتِ مسلمہ کے اذہان میں بھی اس حوالے سے پائے جانے والے شکوک و شبہات کا ازالہ ہوا۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو درپیش چیلنجز

مذکورہ فتنوں کے علاوہ شیخ الاسلام کو اس 15 ویں صدی ہجری میں درج ذیل چیلنجز بھی درپیش تھے:

۱۔ بین المسالک ہم آہنگی (اتحادِ امت) کا چیلنج

۲۔ بین المذاہب رواداری کے فروغ کا چیلنج

۳۔ فقہ حنفی کے دفاع کا چیلنج

۴۔ دہشت گردی کے اسباب کے خاتمے کے لیے متبادل بیانیے کی فراہمی کا چیلنج

۵۔ ملکی سیاسی مسائل کے حل کا چیلنج

۶۔ یورپی مسلمانوں کے معاشی و سیاسی استحکام کا چیلنج
۷۔ دنیا کو تہذیبی تصادم سے بچانے کا چیلنج
۸۔ امتِ مسلمہ کے احیاء کے لیے فکری و عملی جدوجہد کا چیلنج
۹۔ ملک میں ظلم کے خاتمے اور باطل نظام کی تبدیلی کا چیلنج
۱۰۔ ملک کے معاشی و عدالتی مسائل کے حل کا چیلنج
۱۱۔ دنیا بھر میں امت پر لگنے والے الزامات کے دفاع کا چیلنج
۱۲۔ اصلاحِ احوالِ امت کا چیلنج

ان چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے دنیا بھر میں عقائدِ اسلامی کے دفاع، اسلامی تعلیمات کے فروغ و اشاعت اور مسلمانوں کی اسلام کے ساتھ وابستگی کو مضبوط تر کرنے کے لیے دعوت وتبلیغ، تحقیق و اشاعت کی لازوال تجدیدی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی تاحال طبع ہونے والی 600 سے زائد تصانیف میں سے چند اہم ترین حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ قرآن مجید کا جدید سائنسی ترجمہ ''عرفان القرآن''
۲۔ 15 جلدوں پر مشتمل قرآن مجید کی تفسیر (زیرِ طبع)
۳۔ 8 جلدوں پر مشتمل قرآنی انسائیکلو پیڈیا
۴۔ 40 جلدوں پر مشتمل حدیث کا انسائیکلو پیڈیا (زیرِ طبع)
۵۔ 50 سے زائد کتب پر مشتمل انسدادِ دہشت گردی اور فروغِ امن کا نصاب
۶۔ 15 جلدوں پر محیط مرویات سیدنا علی شیرِ خداؓ (زیرِ طبع)
۷۔ 12 جلدوں پر محیط سیرۃ الرسول ﷺ

دعوتی وتبلیغی خدمات

شیخ الاسلام نے 1980ء تا حال 40 سالہ دور میں زندگی کے ہر موضوع پر ہزارہا خطابات فرمائے ہیں۔ ان خطابات میں اہم ترین موضوعات حسب ذیل ہیں:

۱۔ حجیتِ حدیث اور مقامِ رسالت پر 100 سے زائد خطابات
۲۔ تصوف اور تعلیمات صوفیاء پر 56 خطابات
۳۔ مجالس العلم (علم، علم کا ارتقاء اور وجود باری تعالیٰ کے مختلف موضوعات) 60 لیکچرز
۴۔ دفاعِ شانِ شیخین پر 48 خطابات
۵۔ فقہ، اجتہاد اور تقلید کے موضوع پر لیکچر سیریز
۶۔ صحیح بخاری شریف پر حلقات التربیہ کے عنوان سے 40 نشستیں
۷۔ دروس الشفاء (13 لیکچرز)
۸۔ عقائدِ اسلامیہ: امت میں تفرقہ وانتشار کے اسباب (17 نشستیں)
۹۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم کے دروس پر مشتمل بیسیوں لیکچرز
۱۰۔ کورونا وائرس سے متعلق امت اور انسانیت کی راہنمائی (25 لیکچرز)
۱۱۔ مثنوی شریف، غنیۃ الطالبین اور طبقات الصوفیاء پر سلسلہ وار دروس کے علاوہ سیرت النبی ﷺ کے ہر ہر پہلو پر سیکڑوں خطابات بھی شامل ہیں۔

معزز قارئین! زیرنظر مضمون میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تجدیدی دائرہ کار کی وسعت کی مختصر وضاحت کی گئی ہے۔ تجدیدی خدمات کی تفصیلات ہمارا مقصود نہیں ہیں۔ تفصیلات اور جزئیات کا بیان راقم کی زیرِ ترتیب کتاب میں الگ سے آئے گا، مجلّہ کے صفحات اس کے متحمل نہیں ہوسکتے۔

اگر ہم گزشتہ صدیوں اور دورِ حاضر کے فتنوں کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ دورِ حاضر میں نہ صرف گزشتہ تمام صدیوں کے فتنے جمع ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر دورِ حاضر کے فتنے بھی جمع ہیں۔ فتنہ خوارج، دہشت گردی اور گستاخیِ رسالت کے فتنے جس قدر شدت کے ساتھ دورِ حاضر میں امت کو نقصان پہنچا رہے ہیں، ماضی میں ان فتنوں نے اس قدر نقصان نہیں پہنچایا۔

اسی طرح سیاسی، معاشی، معاشرتی، اخلاقی، روحانی چیلنج اور خصوصاً امت کو ہمہ گیر زوال سے نکالنے کا چیلنج امت کو پہلی مرتبہ درپیش ہے۔ سابقہ مجددین کی تجدید کے دائرہ کار اس دور کی ضرورت کے مطابق اکثر علاقائی تھے۔ آج کے گلوبل ویلج کے دورِ میں ہر فتنہ اور چیلنج عالمی حیثیت رکھتا ہے۔ دورِ حاضر میں جب ہم OIC, UN اور WEF کے پلیٹ فارم پر بھی شیخ الاسلام کی تجدیدی خدمات کو دیکھتے ہیں تو واضح ہوتا ہے کہ اس مجدّد کو اللہ رب العزت نے اس دور کے تقاضوں کے مطابق تجدید و احیاء اسلام کی ہمہ گیر اور عالمگیر ذمہ داری تفویض فرمائی ہے۔

❁❁❁❁❁

اقبال جسے ڈھونڈتا پھرتا تھا جہاں میں اس مردِ قلندر کا نمونہ میرا قائد
ظلمات میں ڈوبا ہوا تاریک جہاں ہے امید کی کرنوں کا اجالا میرا قائد

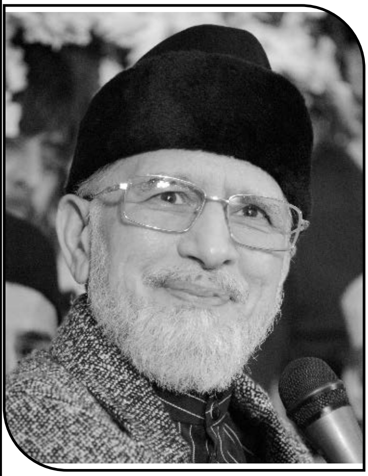

ہم دانشِ عہدِ حاضر، عظیم علمی و روحانی شخصیت
مجدّد رواں صدی اور فیضِ نبوت کے امین

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

کو ان کی 70 ویں سالگرہ کے موقع پر
صمیمِ قلب سے مبارکباد پیش کرتے ہیں

بین المسالک رواداری، بین المذاہب ہم آہنگی اور قیامِ امن کے فروغ کے لیے آپ کا کردار قابلِ تعریف ہے۔ اللہ رب العزت آپ کا روشن کیا ہوا چراغِ علم و امن تا قیامت منور رکھے۔

شہزاد علی بھٹی (صدر)

حافظ محمد اشرف (نائب صدر)

سید عامر علی شاہ (نائب صدر)

عقیل مجاہد اعوان (ناظم)

محمد عظیم وائیں (نائب ناظم)

ملک نوید بسال (ناظم مالیات)

محمد فیضان چھینہ (نائب ناظم مالیات)

محمد افضل گجر

نیشنل ایگزیکٹو کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ساؤتھ کوریا

یا نبیؐ، طاہرالقادری پہ کرم — اس کے ہونٹوں پہ ہوں چاند تارے رقم
آپؐ کا یانبیؐ، اس پہ سایہ رہے — اس کو شیرِ خدا کا عطا ہو علم
یانبیؐ، آپؐ کے در کا منگتا ہے یہ — شخصیت اس کی ہے اس لیے محترم

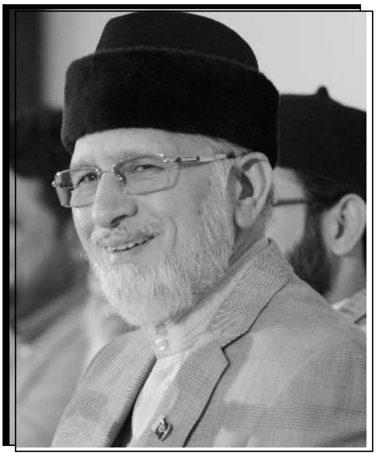

ہم احیائے اسلام اور تجدید دین کے
عظیم نقیب، سفیرِ امن، دانشِ عہدِ حاضر

شیخ الاسلام

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کی 70 ویں سالگرہ کے حسین لمحات میں

ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

پیغامِ امن و محبت اور انسانی حقوق کی بحالی کے عظیم ترجمان
کی حیثیت سے آپ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت خدمتِ دین کے لیے
آپ کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

- محمد عمر القادری (ممبر منہاج ایشین کونسل / ناظم ویلفیئر ملائیشیا)
- عبدالرسول بھٹی (صدر MQI ملائیشیا)
- علی رضا (ناظم MQI ملائیشیا)

تجدید و احیاء، ترویج و دعوت کرے کام طاہر، کرائے محمدؐ
رہے تو سلامت، یونہی تا قیامت تیری زندگانی، برائے محمدؐ

ہم تہذیبِ ذہنی اور تطہیرِ روح کا فریضہ سرانجام دینے والی عہد ساز شخصیت مجدّدِ رواں صدی

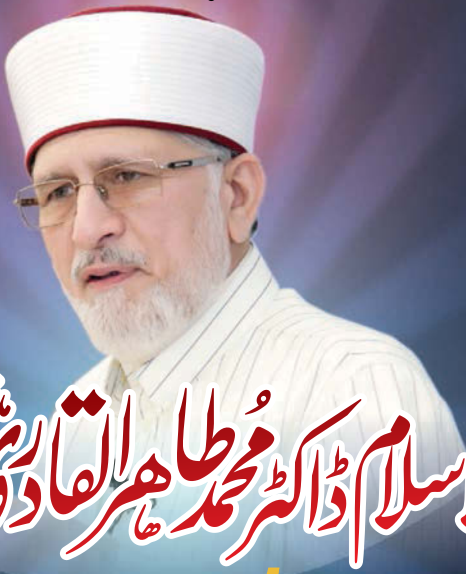

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو ان کے

70th

یومِ پیدائش

پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

امتِ مسلمہ کو زوال و انحطاط کی دلدل سے نکالنا اور زندگی کے دامن کو عزم و عمل سے معمور کرنے میں آپ کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔ دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی شفقتوں کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے۔

نیشنل ایگزیکٹو کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ہالینڈ

میرا اعلان ہے ظلمت کے محاسن سن لیں
رات کی کوکھ سے خورشید یہاں پھوٹے گا
جن کی دولت ہیں فقط حرص و ہوس کے سائے
ان کے مذموم مفادات کا بت ٹوٹے گا

ہم احیائے اسلام، تجدیدِ دین، اصلاحِ احوالِ امت اور امتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ کے لیے مصروفِ عمل

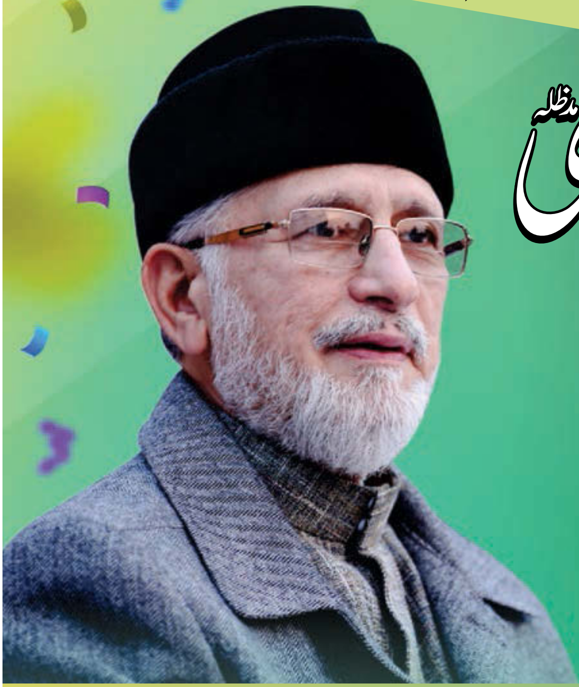

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

70th

1951-2021ء

سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کو صحت وسلامتی عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے قدم بقدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نیشنل ایگزیکٹو کونسل وجملہ فورمز منہاج القرآن انٹرنیشنل جرمنی

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے، جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی

قیادت کے تقاضے اور شیخ الاسلام کی ہمہ جہتی خدمات

قائد کے فلسفے اور نظریے سے محبت کا دعویٰ کرنے والا ان کی راہ کو بھی اپنائے

منہاج القرآن اطاعتِ مصطفی ﷺ میں ڈھلی تحریک ہے

ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

تخلیقِ آدم کے وقت فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت آدمؑ کو اللہ کے نائب بنانے اور دنیا میں انہیں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجے جانے پر اپنے تحفظات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس میں ایسا کیا ہے جو ہم میں نہیں ہے؟ اسے تو نے اپنی خلافت کے لیے کیوں چنا ہے؟ اللہ رب العزت نے اس کا جواب عطا فرمایا کہ کیا اِن چیزوں کے نام جو آدم علیہ السلام کو آتے ہیں تمہیں بھی آتے ہیں؟ فرشتوں نے کہا: مولیٰ ہم اتنا ہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ ہم ان ناموں سے واقف نہیں ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی فوقیت فرشتوں پر ثابت کی۔

ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ چیزوں کے نام جاننے میں کیا کمال ہے کہ اللہ رب العزت فرشتوں کے اعتراض کا جواب یوں دے رہا ہے کہ آدم کو اشیاء کے نام آتے ہیں اور فرشتے ان اشیاء کے نام نہ بتاسکے۔ تو کیا فقط اشیاء کے نام جان لینا اس کائناتِ انسانی پر اللہ رب العزت کا خلیفہ بننے کے لیے کافی ہے؟ یقیناً ایسا نہیں ہے۔ پھر اللہ رب العزت نے اُن فرشتوں کا جواب یوں کیوں دیا کہ آدم نے ان چیزوں کے نام بتادیئے ہیں، اس لیے خلیفہ بنا رہا ہوں۔ اس معاملے کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ چیزوں کی حقیقت معلوم کی جائے۔ جب کسی شے کا نام کوئی ذی شعور انسان جانتا تو ہو مگر اس شے سے واقف نہ ہو تو کیا اس شے کا نام جاننے کا کوئی فائدہ ہوگا؟ نہیں، اس لیے کہ اگر کوئی بندہ کسی خاص شے کی حقیقت سے واقف ہی نہیں ہے تو اس شے کا نام جاننے کا کوئی فائدہ نہیں۔ الغرض کسی شے کا جاننا اسی صورت فائدہ مند ہوگا جب اس کی حقیقت بھی جانیں گے۔

جب اللہ رب العزت نے فرمایا کہ آدم نے ہمارے سکھائے ہوئے اسماءِ اشیاء بتادیئے ہیں، اس لیے یہ خلیفہ بن سکتا ہے تو اس سے مراد یہ تھا کہ اسے فقط نام نہیں سکھائے بلکہ اس شے کی حقیقت بھی بتائی ہے۔ اس شے کی ابتداء، انتہاء اور مقصد بھی اس کے علم میں ہے۔ جو کچھ خدا نے بنایا ہے ہر شے کی حقیقت آدم جانتا ہے، اس لیے وہ خلیفہ بننے کے اہل ہے۔

گویا اللہ رب العزت نے ایک معیار مقرر فرمادیا کہ تمہارا خلیفہ، قائد اور رہبر و رہنما وہ ہے جو فقط فلسفے نہ جانتا ہو بلکہ معاملات کی حقیقت سے بھی واقف ہو۔۔۔ فقط امراض گِن گِن کر سناتا نہ ہو بلکہ ان کا حل دینا بھی جانتا ہو۔۔۔ یہ نہ کہے کہ دہشت گردی نے ملک کو مار دیا بلکہ دہشتگردی کا خاتمہ کرنا بھی جانتا ہو۔۔۔ یہ نہ کہے کہ قوم بے راہروی کا شکار ہو گئی بلکہ وہ اگلی نسل کی تربیت کرنا بھی جانتا ہو۔

قیادت کی اس تعریف اور معیار پر اگر ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی شخصیت کو پرکھیں تو تمام میادین میں آپ کی ہمہ جہتی خدمات اس امر کا ثبوت ہیں کہ آپ اعلیٰ ترین اوصافِ قیادت سے متصف ہیں۔

آج ہم پوری دنیا میں اس عظیم قیادت کا 70 واں یوم ولادت منارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس عظیم قیادت کی سنگت وصحبت عطا کی ہے۔

علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا:

یہ غازی، یہ تیرے پُر اسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قومی و بین الاقوامی سطح پر خدمات اس امر پر گواہ ہیں کہ علامہ محمد اقبالؒ نے جن بندگانِ خدا کا تذکرہ ان اشعار میں کیا ہے، شیخ الاسلام کی شخصیت میں یہ اوصاف بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔

اللہ کی ولایت کا حقدار کون؟

علامہ اقبالؒ کے مذکورہ اشعار میں جس ذوقِ خدائی کا ذکر ہے، اسے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ذوقِ خدائی ہوتا کیا ہے؟ خدا خدائی کرتا ہے، خدا کا وہ کیا ذوق ہے جس کے تحت وہ خدائی کرتا ہے؟ اس ذوق کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس ’’ذوقِ خدائی‘‘ کو سمجھنے کے لیے ہمیں ولایت کے مفہوم کو سمجھنا ہوگا کہ اللہ کن لوگوں کو اپنا دوست بناتا ہے اور پھر اپنی دوستی پر انہیں کس نعمت سے سرفراز فرماتا ہے؟

امام قشیری ’’ولی‘‘ کی تعریف میں لکھتے ہیں:

’’ولی وہ شخص ہے کہ شاید خدا کے حقوق میں اس سے کوئی کمی رہ جائے لیکن خدا کی مخلوق کے حقوق میں وہ کمی نہیں رہنے دیتا‘‘۔

اس کا جینا مرنا خدا کی مخلوق کے لیے ہو جاتا ہے۔ وہ نہ عذاب کے خوف سے خدا کی بندگی اور اطاعت کرتا ہے اور نہ کسی اچھے ٹھکانے کی خواہش میں خدا کی اطاعت و بندگی کرتا ہے بلکہ وہ فرائض اور واجبات اس لیے ادا کرتا ہے کہ اس کو اپنے جینے کا مقصد وہی لگتا ہے۔

کئی لوگ یہ سوچتے ہیں کہ خدا کا ولی کیسے بنا جاتا ہے؟ اس کا دوست کیسے بنا جاتا ہے؟ کبھی خیال آتا ہے کہ ایک شب میں ہزار ہا نوافل پڑھ لوں تو خدا راضی ہو جائے گا۔۔۔ کبھی خیال آتا ہے کہ پوری عمر روزوں میں گزار لوں تو شاید خدا راضی ہو جائے گا۔۔۔ کبھی کہتا ہے کہ میں فلاں فلاں عبادت کر لوں تو خدا راضی ہو جائے گا۔۔۔ آیئے ولایت کی ایک خوبصورت تعریف ملاحظہ کرتے ہیں کہ ولایت کیسے ملتی ہے اور کوئی ولی کیسے بنتا ہے؟

اس بات کو سمجھنے کے لیے پہلے یہ سمجھیں کہ انسان اپنا دوست کسے بناتا ہے؟ کیا ہم اس شخص کو اپنا دوست بناتے ہیں جو صبح و شام ہماری خوشامد کرتا ہو؟ ہمارے گن گاتا ہو؟ ہماری ذاتی خدمت میں مصروف رہتا ہو؟ ہم اسے اپنی دوستی دیں گے یا اسے اجر دیں گے؟ دنیا کا قانون ہے کہ ہم ایسے شخص کو اجر اور صلہ دیں گے لیکن اپنی دوستی نہیں دیں گے۔ اس کے برعکس اپنا دوست اس شخص کو بنائیں گے کہ جس کے ساتھ ہم خیالی ہو۔۔۔ جس کے ساتھ ہماری سوچ ملتی ہو۔۔۔ جس کے ساتھ بیٹھنے کو دل چاہے۔۔۔ یعنی اس کا ذوق بھی اسی شے میں لگتا ہو جس میں ہمارا ذوق لگتا ہے۔۔۔ وہ بھی ویسا ہی سوچتا ہو جیسا ہم سوچتے ہیں۔۔۔ اس کی بھی دلچسپی اسی پراجیکٹ میں ہو جس پراجیکٹ میں ہماری دلچسپی ہے۔۔۔ یعنی ہماری اور اس کی دلچسپیاں مشترک ہوں۔۔۔ اگر اکٹھے بیٹھیں تو بات کرنے کے موضوعات مشترک ہوں۔۔۔ اس کے ساتھ نشست کرنے کو دل چاہے۔۔۔ گویا دلچسپی مشترک ہو تو اسے دوست بناتے ہیں۔ خوشامد اور تعریف کرنے والے کو دوست نہیں بناتے بلکہ اس کو تعریف کرنے کا اجر اور صلہ دے دیتے ہیں۔

بلاتشبیہ و بلا مثال اللہ رب العزت کا قانون اس سے مختلف نہیں ہے۔ جو شخص فقط نوافل اور وظائف کی کثرت اور خلوت و چلّے کاٹنے سے یہ سمجھے کہ خدا اُسے اپنا ولی بنالے گا، تو ایسا نہیں ہوتا۔ اللہ اجر کے طور پر جنت تو دے دے گا لیکن اپنی ولایت اور دوستی نہیں دے گا۔ خدا اپنا ولی اس شخص کو کرتا ہے جس کی اور اللہ کی دلچسپی مشترک ہو اور common interests ہوں۔

سوال یہ ہے کہ خدا کا interest (دلچسپی) کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کا interest (دلچسپی) اس کی مخلوق ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کے دین کا بول بالا ہو۔۔۔ خدا چاہتا ہے کہ مسلمان ہر میدان میں ترقی کے زینے طے کرتے چلے جائیں۔۔۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق میں جہالت کے اندھیرے دور ہو جائیں۔۔۔ خدا چاہتا ہے اس کی مخلوق میں ظلم

کا خاتمہ ہو جائے۔۔۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق کے بے روزگاروں کو روزگار مل جائے۔۔۔ خدا چاہتا ہے کہ ظالموں کا ہاتھ مروڑ دیا جائے۔۔۔ خدا چاہتا ہے کہ بے سہاروں کو سہارا دیا جائے۔۔۔ خدا چاہتا ہے بھوکوں کو کھانا کھلایا جائے۔۔۔ قرآن میں جابجا خدا کہتا ہے کہ یتیموں کا سہارا بن، بے سہاروں کا سہارا بن۔۔۔ ظالموں کی گرفت کر، جہالت میں علم کا نور پھیلا۔۔۔ انصاف کر۔۔۔ لوگوں کی مدد کر، لوگوں کو جینے کے آداب سکھا۔۔۔ لوگوں کو شریعت کی تعلیم دے۔۔۔ یہ سب خدا کے interests (دلچسپیاں) ہیں اور جب کوئی بندہ یہی سارے interests اپنی ذات میں پیدا کر لیتا ہے، مخلوق کے درد میں تڑپتا ہے۔۔۔ ظلم کے خلاف آواز بلند کرتا ہے۔۔۔ بے روزگاروں کو روزگار دینا چاہتا ہے۔۔۔ بے سہاروں کا سہارا بننا چاہتا ہے۔۔۔ بے سہارا عورتوں کے سر کی چادر بنتا ہے۔۔۔ انصاف کرنا چاہتا ہے۔۔۔ تو خدا فرشتوں کو بلاتا ہے اور کہتا ہے: دیکھو ان لوگوں میں وہی نظر آتا ہے جو صفتیں مجھ میں دیکھتے ہو، لہٰذا مخلوقِ خدا میں منادی کر دو کہ ان کو میں نے اپنا ولی بنالیا ہے۔

خدا کا ایک اور انٹرسٹ بھی ہے جو سب سے بڑھ کر ہے اور وہ تاجدارِ کائنات ﷺ ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ میرے فرشتو! میں اور تم مل کر مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر درود پڑھتے ہیں، پھر وہ سب کو دعوت دیتا ہے کہ میری رفاقت میں آجاؤ، میرے رفیق بن جاؤ اور مل کر میرے مصطفیٰ ﷺ کی ذات پر عشق کا نذرانہ پیش کرو اور درود و سلام پیش کرو۔ اس لیے کہ میرا ایک انٹرسٹ میرا مصطفیٰ ﷺ بھی ہے، جو میرے مصطفیٰ ﷺ کو میری طرح چاہتا ہے، وہ میرا بھی رفیق ہے۔

عصرِ حاضر اور ولایت کے تقاضے

ولایت کی قیمت ہر دور میں بدل جاتی ہے۔ مثلاً اگر عام حالات ہوں اور کوئی فساد سے بچ کر اپنی جان بچائے تو عبادت ہے۔ عام حالات میں، گلی محلے کی لڑائی میں فساد انگیزی سے بچے اور اپنی جان کی حفاظت کرے تو یہ خدا کے حضور عبادت ہے۔ لیکن اگر میدانِ جنگ اور راہِ انقلاب میں جان بچا کر کوئی دوڑے اور راستے میں مارا جائے تو خدا کہتا ہے کہ یہ گناہ کی موت مرا۔ عمل ایک ہے، جان دونوں جگہ بچائی گئی ہے لیکن حالات مختلف ہیں۔ ایک جگہ وہی عمل کیا تو عبادت، دوسری جگہ وہی عمل کیا تو گناہ۔

اسی طرح ہر دور میں ولایت کی قیمت بدل جاتی ہے۔ اس لیے کہ ہر دور میں مخلوق کی ضرورت بدلتی رہتی ہے۔ خدا کو اپنی ذات سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ اس کو منتخب کرتا ہے جو اس کی مخلوق کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ جب ہر دور میں مخلوق کی ضرورت نے ہی بدل جانا ہے تو پرانے فارمولے پر کیسے دوستی ہوگی؟

ہر دور کی ضرورتیں جدا تھیں، جب اسلام اپنے عروج پر تھا، ترقی کی منازل طے کر رہا تھا، حکمران بھی مسلمان تھے، اسلامی ریاستوں کے انبار لگے ہوئے تھے، معیشت بھی مسلم تھی، بڑے بڑے سائنسدان بھی مسلمان تھے، بڑی بڑی ایجادات بھی مسلمان کر رہے تھے تو اس دور میں امت کو تصوف، بے نیازی، رغبت الی اللہ اور خلوتوں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس دور میں صوفیاء اٹھے، انہوں نے خلوتوں کے درس دیئے، انہوں نے جنگلوں میں ریاضتیں کیں، اس لیے کہ اس دور میں مادیت سے دور لے جانا مقصود تھا۔ جنہوں نے اس پیغام کو پھیلایا، خدا نے ولایت کے لیے انہیں چن لیا۔

بعد میں آنے والے آج کے لوگوں نے سمجھا کہ آج بھی خلوت میں بیٹھے رہو اور دنیا کے امراض اور مسائل سے بیگانے رہو تو شاید آج بھی وہ ولایت دے گا لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس لیے کہ آج امتِ مسلمہ کا ہر پہلو زوال کا شکار ہے۔ نہ آج حکومت اسلام کے پاس ہے۔۔۔ نہ آج علم کی ترقی اسلام کے پاس ہے۔۔۔ نہ آج سائنسی ایجادات اسلام کے پاس ہیں۔۔۔ نہ فوجی طاقت اسلام کے پاس ہے۔۔۔ نہ سائنسدان اسلام کے پاس ہیں۔۔۔ نہ تعلیمِ شریعت اور احکامِ الٰہی اسلام کے پاس ہیں۔۔۔ نہ اخلاقیات اسلام کے پاس ہے، الغرض آج کچھ بھی مسلمانوں کے پاس نہیں ہے۔ مجموعی زوال آ گیا ہے۔

آج اگر کوئی خلوت میں بیٹھ کر خدا کی دوستی چاہے گا تو ولایت کی قیمت آج ''خلوت'' نہیں ہے۔ آج کوئی ولایت چاہے، خدا کی دوستی چاہے تو اس کی قیمت امت کے مجموعی زوال کو عروج میں بدلنے کے لیے علمی، فکری، اخلاقی، روحانی، سیاسی، معاشرتی،

الغرض ہر حوالے سے اور ہر میدان میں کردار ادا کرنا ہے۔

اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈھلی تحریک

ہر دور اور ہر صدی میں جب انسانی معاشرے پر مصائب وآلام آتے ہیں تو پھر ہر صدی میں ایسی تحریکیں اٹھتی ہیں، جو تاجدارِ کائنات ﷺ کی اطاعت میں رنگی ہوتی ہیں۔ اُن تحریکوں کا ہر ہر فرد انحراف کو ترک کرکے اطاعت کو اپنا چکا ہوتا ہے۔ پھر وہ اُس صدی میں اِسی طرح انسانی زندگی کے ہر ہر پہلو کو انقلاب آشنا کرتی چلی جاتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ صرف منہاج القرآن ہی کیوں تجدیدی جماعت ہے؟ صرف شیخ الاسلام ہی کیوں اِس صدی کے مجدد ہیں؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ انقلاب ہمہ گیریت اور ہمہ گیر تبدیلی کا نام ہے۔ جس صدی میں جو قیادت اور جو جماعت انسانی حیات کے اِسی طرح ہر ہر پہلو کو تبدیل کر رہی ہوگی، بس وہی ذات مجدد اور وہ جماعت تجدیدی جماعت ہے۔

تحریک منہاج القرآن اس لیے ایک تجدیدی تحریک ہے کہ:

☆ جب معاشرے کے اندر لوگ ذہنی انحراف کا شکار تھے، تو اس تحریک نے اُن کو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے ساتھ وابستہ کیا۔

☆ جو لوگ ایمان کی سطح پر انحراف کا شکار تھے، اُن کو اطاعت سکھائی اور اُن کے ایمان کو مضبوط کیا ہے اور دنیا میں ہر شے پر اللہ اور رسول ﷺ کی محبت کو ترجیح دینا سکھایا۔

☆ تحریک منہاج القرآن اور اس کی قیادت نے اِس سرزمین پاکستان میں سیاسی پہلو کو بھی انقلاب آشنا کیا ہے، لوگوں کو اُن کے حقوق سمجھائے ہیں۔

☆ تحریک منہاج القرآن نے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے ذریعے اِس معاشرے کے اندر معاشی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لوگوں کو سکھایا ہے کہ بخل کی زندگی سے نکلو اور اپنے غریب بھائیوں اور بہنوں کی ایثار وقربانی کے ساتھ مدد کیا کرو۔

☆ تحریک نے اِسی دور میں لوگوں کی اخلاقی اور روحانی تربیت کے ذریعے اُن کے اندر سے تفاخر، تکبر اور روحانی امراض کی تشخیص کرکے ان کے علاج کا تعین کیا ہے۔ اُنھیں عاجزی و انکساری کرنے والا بندہ بننا سکھایا ہے، یہ معاشرتی زندگی میں انقلاب ہے۔

☆ شیخ الاسلام جہاں انفرادی زندگی میں انفرادی تربیت کر رہے ہیں وہاں اجتماعی زندگی میں منہاج القرآن کے نیٹ ورک کے ذریعے 90 ملکوں کے اندر اجتماعی تربیت کا سامان بھی مہیا کر رہے ہیں۔

☆ آج پوری دنیا جب مذہب اور قوم کے نام پر دہشت گردی اور قتل وغارت گری کا شکار ہونے لگی، ممالک ایک دوسرے کا عرصہ زندگی تنگ کرنے لگے، ایک دوسرے پر حملے کرنے لگے، ایسے موقع پر شیخ الاسلام نے لوگوں کو احترامِ انسانیت کا درس دیا ہے، دہشت گردی کو کفر سے تعبیر کیا ہے، اسلام کا روشن چہرہ روشناس کروایا ہے اور لوگوں کو دوسرے مذاہب کا احترام کرنا سکھایا ہے۔

☆ آقا ﷺ کے اُس ہمہ گیری انقلاب کو بھی ذہن میں رکھیں کہ آپ ﷺ نے کس کس پہلو کو انقلاب آشنا کیا اور پھر اسوۂ رسول ﷺ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے منہاج القرآن اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کاوشوں کو دیکھیں تو یہ امر واضح ہوجاتا ہے کہ انسانی معاشرے کا ہر وہ پہلو جس میں تاجدارِ کائنات ﷺ نے انقلاب برپا کیا وہ پہلو منہاج القرآن کے دائرہ کار اور اُس کے کام سے خارج نہیں ہے۔ ہر پہلو پر آقا ﷺ کی سنت کی اتباع میں آج اِسی طرح انقلاب برپا کرنے کی کاوشیں جاری ہیں۔

منہاج القرآن کی ہمہ گیریت کا راز

یہ سب کیسے ممکن ہوا؟ یہ تب ہی ممکن ہوتا ہے جب سب سے پہلے انسان بطور شخص اپنے آپ کو انحراف کی زندگی سے نکال کر اطاعت کی زندگی میں ڈھال لے۔ اپنی زندگی کے ہر ہر پہلو کو تاجدارِ کائنات ﷺ کی محبت اور حضور کی سنتوں اور تعلیمات سے رنگ لے اور احادیثِ مبارکہ کا مظہر بن جائے۔ اُس کے بعد وہ ایسا خوشبودار درخت بن جاتا ہے کہ جہاں بھی جاتا ہے معاشرے کو بھی انقلاب آشنا کرتا ہے۔

یاد رکھیں! انقلاب انسان کی انفرادی زندگی اور ذات سے شروع ہوتا ہے اور پھر اجتماعی زندگی کو انقلاب میسر آتا ہے۔ یہ تب ہی ممکن ہوتا ہے، جب اُس سے محبت ہو، جس کی اطاعت کی جا رہی ہے۔ بغیر محبت کے اطاعت مشکل ہو جاتی ہے، اس

لیے کہ خوف سے تھوڑا عرصہ کام چلتا ہے، لیکن محبت ہوجائے تو پھر کوئی سامنے ہو یا نہ ہو، کام چلتا رہتا ہے۔

شیخ الاسلام نے منہاج القرآن کی صورت میں ہمیں جو پلیٹ فارم دیا، اس کے تحت جملہ منصوبہ جات درحقیقت ایک مشق ہیں جو بار بار کرکے ہم اپنے دل کو یہ سمجھاتے ہیں کہ ہم سب آقا ﷺ کے دین کے نوکر اور خادم ہیں۔ وہ ہمارے محبوب ہیں اور ہم ان ہی سے پیار کرتے ہیں۔ یہ محبت اِتنی پختہ اور کامل ہوجائے کہ پھر ہمیں اطاعت کرنے میں آسانی ہو جائے اور زندگی کا ہر ہر لمحہ اور ہر ہر عمل ہم اطاعتِ نبوی ﷺ میں ڈھالتے چلے جائیں۔

شیخ الاسلام سے محبت کے تقاضے

آج شیخ الاسلام کے یومِ ولادت کی تقریبات منعقد کرتے ہوئے جہاں ہم اللہ کی بارگاہ میں شکر بجا لا رہے ہیں وہاں یہ دن ہم سے کچھ تقاضا بھی کر رہا ہے اور وہ تقاضا خدا کے انٹرسٹ کو اپنانے میں ہے۔ وہ تقاضا آج کے دور کے مطابق ولایت کی قیمت ادا کرنا ہے۔ جو شخص قائد سے محبت کرتا ہے، قائد کے فلسفے اور ایجنڈے سے محبت کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ہمارا قائد اللہ کا مقرب بندہ ہے، اس کا ولی ہے، اس کا دوست ہے تو پھر ان کی راہ کو اپنائے۔ یہ سفر جیسے انہوں نے طے کیا ہے اسی نقشِ قدم پر چلتے جائیں۔ وہ نقشِ قدم اور راستہ مخلوق کا درد اور مخلوق کی خدمت ہے۔۔۔ وہ نقشِ قدم تجدیدِ دین اور احیائے اسلام کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنا ہے۔

آج کا دن ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ خواب، وہ نعرہ، وہ فلسفہ، وہ نظریہ، وہ ایجنڈا جس نے ہمارے قائد کو بے قرار کررکھا ہے، اس کی تکمیل تک کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کرنے کا عہد کیا جائے۔ آج ہمیں اپنے قائد سے وعدہ کرنا ہے اور یہ عزمِ مصمم کرنا ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو جاری رکھیں گے اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس مقصد کے لیے وقف کر دیں گے۔ صرف عزمِ پختہ ہو جائے، یقین کامل ہو جائے تو راہیں آسان ہو جاتی ہیں۔

❀❀❀❀❀

ہے علم و فضل میں خورشیدِ پُر ضیاء طاہر

عطائے مصطفوی، فضلِ کبریا طاہر
ہے علم و فضل میں خورشیدِ پُر ضیاء طاہر

سمندروں کی سی وسعت دل و نگاہ میں ہے
مزاجِ دین سے بے شک ہیں آشنا طاہر

علومِ شرع و علومِ سلوک کے حامل
بجا ہیں مجمعِ بحرین، واہ کیا طاہر

نگاہِ مصطفوی سے وہ فیض پاتے ہیں
نوازتے ہیں ہر اک جا پہ مصطفیٰ، طاہر

ابو حنیفہ سے اک خاص ربط آپ کو ہے
خلف ہیں لیک سلف سے کہاں جدا طاہر

ملا ہے غوث کے دربار کا اُنہیں صدقہ
ہے لا تخف کی سند ساتھ، مرحبا! طاہر

حضور قدوۂ کُل اولیاء ہیں سایہ فگن
ہے اُن کا فیض بھی ساتھ آپ کے سدا طاہر

قلم خموش ہے لکھے تو کیا لکھے آخر
بیان و لفظ سے بے شک ہے ماوراء طاہر

حضور ہدیۂ صد شکر کیجئے گا قبول
سند ''بخاری و احیاء'' کی کی عطا طاہر

ہے خوشہ چینوں میں ادنیٰ لطیفؔ بھی واللہ
خدا کرے کہ ہو بس آپ سے لقا طاہر

(محمد لطیف الحسن بن محمد مستان شریف نوری۔
فاضل جامعہ نظامیہ، حیدر آباد دکن، انڈیا)

شہرِ ظلمات میں ہاں اک دیا ہے روشن اپنے فیضان سے تاباں یہ اجالے رکھنا
تندیٔ بادِ مخالف نہ بجھانے پائے میرے قائد میرے طاہر کو سلامت رکھنا

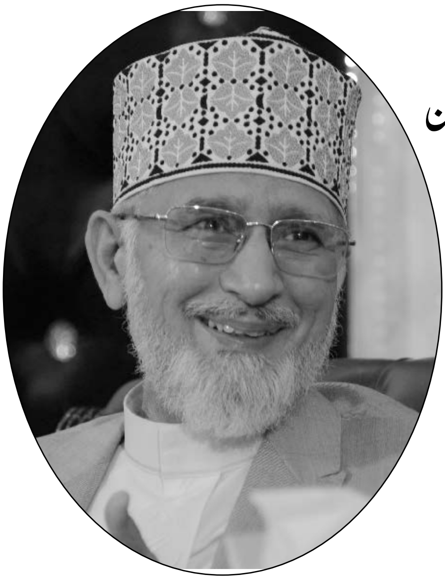

ہم اپنے محبوب قائد، مجدّدِ رواں صدی، سفیرِ امن

شیخ الاسلام

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کو ان کی 70 ویں سالگرہ

کے پُر مسرت موقع پر ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

ہم تعلق باللہ کی بحالی، فروغِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ، تجدیدِ دین احیائے اسلام اور اصلاحِ احوالِ امت کے اس عظیم مصطفوی مشن میں اپنے قائد کے شانہ بشانہ چلنے کا عہد کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان کی عظیم قیادت میں منزل سے ہمکنار فرمائے

نیشنل ایگزیکٹو کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ہانگ کانگ

عصرِ حاضر میں علم الحدیث کے باب میں درپیش چیلنجز اور شیخ الاسلام کی علمی، تحقیقی مساعی

ذخیرۂ حدیث کی ترتیب نو ڈاکٹر طاہرالقادری کی علوم الحدیث کے باب میں ایک بڑی خدمت ہے

شیخ الاسلام کی خدمتِ علوم الحدیث کے تناظر میں خصوصی تحریر

ڈاکٹر نعیم انور نعمانی

علمِ حدیث کا چراغ حیاتِ رسول ﷺ کے ساتھ ہی روشن و تاباں ہوا ہے۔ حدیثِ رسول ﷺ کبھی قول سے ظاہر ہوئی اور کبھی فعلِ رسول ﷺ سے حجت بنی اور کبھی حالِ رسول ﷺ سے امت کے لیے برہان بنی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے ذریعے پوری امت کو حدیث کے ساتھ تمسّک کی تعلیم دی ہے اور حدیثِ رسول ﷺ میں مشغول ہونے والوں کو بالخصوص اور عام امت کو بالعموم تبلیغِ حدیث کا حکم دیا ہے اور علمِ حدیث میں مشغول رہنے والوں کو خاص قلبی دعائیں دی ہیں۔ ارشاد فرمایا:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَاً سَمِعَ مَقَالَتِیْ ووعاها و اداها. (ترمذی، السنن، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع)

''باری تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے میری بات کو سنا اور پھر اسے یاد رکھا اور اسے آگے پہنچایا۔''

اس حدیثِ مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے نَضَّرَ اللّٰه کے کلمات کے ساتھ اس علم کے راوی سے لے کر مروی، سامع سے لے کر مسموع، شاہد سے لے کر مشہود، طالب سے لے کر عالم تک سب کو سدا خوش و خرم رہنے، ہمیشہ آباد و شاد رہنے اور دائماً اللہ کی نعمتوں سے معمور رہنے کی دعا دی ہے۔ ''سَمِعَ مَقَالَتِیْ'' میں علمِ حدیث کی ہر نوع شامل کردی ہے۔

دوسری روایت میں فرمایا:

نَضَّرَ اللّٰهُ سَمِعَ مِنَّا حَدِیثاً فحفظه حتی یبلغه.

(ابوداؤد، السنن، کتاب العلم، باب فضل نشر العلم، ۳: ۳۲۲، رقم: ۳۶۶۰)

''باری تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے مجھ سے کسی حدیث کو سنا اور اسے یاد رکھا پھر اسے دوسروں تک پہنچادیا۔''

علم حدیث کی نشر و اشاعت، اس کا فروغ، تعلیم اور ابلاغ مضبوط اور ثقہ روایات پر قائم ہے۔ صحابہ کرامؓ کا سب سے بڑا تعارف یہ ہے کہ وہ پیکرِ عمل تھے، وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہر حکم کے عامل تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے علم کے پھیلاؤ اور بڑھاؤ کی عقلی حکمت کو بیان کیا ہے اور تبلیغ حدیث میں کارفرما علّتِ بالغہ کو بھی واضح کیا ہے۔ مختلف احادیث میں اس کی توجیہہ یوں واضح کی ہے۔ فرمایا:

فَرُبَّ مبلغ اوعی من سامع.

(ترمذی، السنن، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، ۵: ۳۴، رقم: ۲۶۵۷)

''پس بہت سے لوگ جن تک حدیث کو پہنچایا گیا ہے، وہ حدیث روایت کرنے والے سے زیادہ حدیث سے اخذ و استدلال اور حفظ کی صلاحیت رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

دوسری روایت میں اس تبلیغِ حدیث کی حکمت فقہ الحدیث کو بیان کیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

فَرُبَّ حاملِ فقه الی من هو افقه منه. (ترمذی، السنن، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، ۵: ۳۴)

''بعض لوگ جن تک روایت پہنچائی گئی ہے، وہ روایت کرنے والے سے زیادہ سمجھ بوجھ کے مالک ہوتے ہیں۔''

اس حدیث میں راوی حدیث کو حاملِ فقہ کہا گیا اور جس تک حدیث پہنچائی گئی ہے، اس کو اس راویِ حدیث سے زیادہ

فقہی فہم و فراست رکھنے والا اور اس سے زیادہ روایت و حدیث کی فقاہت اور علمیت رکھنے والا بیان کیا گیا ہے۔

تبلیغِ حدیث اور صحت و ثقاہت کے اصول

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے عظیم اور تاریخ ساز اجتماع میں موجود ہر شخص کو اس مجلس سے غیر موجود تک اپنی حدیث کی تبلیغ و ابلاغ کا تاکیدی حکم دیا، ارشاد فرمایا:

فلیبلغ الشاهد الغائب. (بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الحج، باب الخطبۃ ایام منیٰ، ۲:۶۲۰، رقم الحدیث:۱۶۵۴)

’’تم میں سے ہر حاضر شخص میرے اس پیغام کو ہر غائب تک پہنچادے۔‘‘

اس حدیثِ مبارکہ میں صراحتاً رسول اللہ ﷺ نے ہر شاہد کو ہر غائب تک حدیث روایت کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ اسی حکمِ رسول ﷺ کو صحابہ کرامؓ نے اپنی اپنی حیات میں مکمل ایمانی جذبے کے ساتھ اختیار کیے رکھا۔ تابعین کا زمانہ آیا تو انہوں نے صحابہ کرامؓ کو دیکھا اور اپنے قول و فعل کو اُن کے اسوۂ کے تابع کیا۔ تبع تابعین نے تابعین کے نقوشِ پا سے اور اُن کے طریقِ حیات سے نعمتِ علم کی روشنی پائی اور یوں درجہ بدرجہ یہ سلسلہ تاریخِ اسلام کے مختلف ادوار میں اپنا علمی اور تحقیقی سفر طے کرتا رہا۔

تبلیغِ حدیث کی تعلیم و تاکید کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ نے صحت و ثقاہتِ حدیث کا اہتمام اور حدیث کی روایت کے لیے اس امر کی دائمی حفاظت کا انتظام کرنے کے لیے پوری امت کو یوں راغب کیا ہے:

ان کذباً علی لیس ککذب علی احد، من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار. (بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجنائز، باب ما یکرہ من النیاحۃ علی المیت)

’’مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں ہے جیسا کسی عام فرد پر جھوٹ باندھنا۔ جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ بولے، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔‘‘

دوسری روایت میں آپ ﷺ کی طرف جھوٹ کا انتساب کرنے والے کو ساقط الاعتبار و اعتماد ٹھہرایا ہے اور اس کا شمار کاذبین اور مجہولین لوگوں میں کیا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

من حدث عنی حدیثاً وھو یری انه کذب فھو احد الکاذبین. (ترمذی، السنن، کتاب العلم، باب ماجاء فیمن روی حدیثاً، ۵:۳۶، رقم الحدیث ۲۶۶۲)

جس نے میری طرف منسوب کرکے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ہے۔‘‘

مذکورہ بالا تمام روایات سے تبلیغِ حدیث کے لیے صحت و ثقاہت کے راہنما اصول و ضابطے جہاں رسول اللہ ﷺ نے بیان کردیئے ہیں، وہاں آپ ﷺ کی طرف منسوب کی جانے والی موضوع روایات سے بھی متنبہ اور خبردار کردیا گیا ہے۔ ائمہ حدیث اور ائمہ اصولیین نے اصولِ حدیث کے اخذ و استنباط میں معیارِ صحت اور ثقاہتِ روایت و درایت کے سارے ضابطوں اور اصولوں کا اہتمام کیا تھا۔

علمِ حدیث کے فروغ کا ارتقائی سفر

رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو صحابہ کرامؓ نے ضبط بالصدر کے ذریعے محفوظ کیا، صحابہ کرامؓ جو کچھ رسول اللہ سے سنتے تھے اس کو اپنے ذہن و قلب اور سینے و دماغ میں محفوظ کرلیتے تھے اور اگر کسی کو احادیث ضبط کرنے میں رکاوٹ پیش آتی تو دعائے رسول ﷺ سے مرضِ نسیان کا علاج کرالیتا۔ اس سلسلہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ احادیث کو لکھا بھی کرتے تھے۔ ایک انصاری صحابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنے حافظے کی خرابی اور کمزوری کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا:

استعن بیمینك واوما بیده الی لخط.

’’اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے لکھنے کی طرف اشارہ کیا۔‘‘ (جامع ترمذی، ۲:۹۵)

ایک اور حدیث مبارکہ میں حضرت ابوہریرہؓ صحابہ کرامؓ کے احادیث کو یاد کرنے اور لکھنے کے مسئلے کو واضح کرتے ہوئے یوں فرماتے ہیں:

مامن اصحاب رسول الله ﷺ احداً اکثر منی الا ماکان من عبدالله بن عمرو بن العاص فانه کان یکتب ولا اکتب. (جامع ترمذی، ج۲: ۲۲۴)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے سوا صحابہ کرامؓ میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ احادیث محفوظ کرنے والا نہیں تھا کیونکہ وہ احادیث لکھا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔''

غرضیکہ حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت عمرو بن العاص، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور دیگر کثیر صحابہ کرامؓ کے پاس انفرادی طور پر بہت زیادہ ذخیرہ حدیث کتابت شدہ صحائف کی شکل میں موجود تھا، جن سے جماعت تابعین، تبع تابعین اور بعد کے اہلِ علم نے خوب استفادہ کیا ہے۔ علم حدیث کی تدوین وتحقیق اور تصحیح وتوثیق کے لیے صحابہ کرامؓ کا جذبہ وعمل ایک مینارہ نور تھا جو بعد کے سارے زمانوں میں ائمہ ومحدثین کی ذواتِ اقدس اور ان کے کردار و سیرت میں ایک مضطرب روح کی صورت میں دکھائی دیتا ہے۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ صحابہ، تابعین اور تبع تابعینؒ نے عرب کے تپتے ہوئے صحراؤں کو تلاشِ حدیث کے لیے ایک ایک مہینے کی مسافت کر کے طے کیا ہے، صرف اتنی بات کی خاطر کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی غیر مصدقہ بات منسوب نہ ہوجائے۔

☆ علم حدیث کا یہ سفر صحابہ کرام کے بعد تابعین نے بھی ان ہی جذبوں کے ساتھ آگے بڑھایا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے حکومتی سطح پر اور امام محمد بن شہاب زہری نے عوامی سطح پر علم حدیث کو بہت زیادہ فروغ دیا۔ اب احادیث ''قیدوا العلم بالکتابه''. (جامع بیان العلم، ج۱، ص۱۲۰) (علم کو ضبط تحریر میں لاؤ) کے حکم کی پیروی میں دفاترِ زہری، کتبِ ابی بکر، ابواب الشعبی اور رسائلِ سالم کے ناموں کے ساتھ مدون ہونے لگیں۔

(محمد انور مگھالوی، ضیاء علم الحدیث، ص۶۱)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے سب کی سب احادیث کے جمع کرنے کو ایک حکومتی تحریک بنادیا اور یہ صریح حکم تمام اہل علم کو سب بلادِ اسلامی میں جاری کیا:

انظروا الی حدیث رسول الله فاجمعوه. (الوسیط:۲۲)

''احادیث نبویہ کو خوب تلاش کرو اور انہیں جمع کردو''۔

جس کے نتیجے میں کتب جوامع، کتب موطا، کتب السنن اور کتب المسانید لکھی گئیں، غرضیکہ علمِ حدیث عہدِ تدوین سے گزر کر عہد ترتیب میں آیا اور پھر اس سے آگے عہدِ انتخاب میں آیا اور پھر اس کے ساتھ ساتھ مختلف علومِ حدیث میں ائمہ فن کی اجتہادی کاوشیں منصۂ شہود پر آتی رہیں، عدالتِ صحابہؓ پر تمام امت کا اجماع ہوا۔

☆ بعد ازاں متنِ حدیث کو سندِ حدیث کی صحت کی اساس پر مختلف مدارج میں مانا گیا۔ سند حدیث کو یہ بنیاد رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے حاصل ہوئی:

عن النبی قال یا ابن عمر! دینك دینك انما هو لحمك ودمك فانظر عمن تاخذ وخذ عن الذین استقاموا ولا تاخذ عن الذین مالوا.

(خطیب بغدادی، الکفایہ فی علم الروایہ، ۱۲۱)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابنِ عمرؓ! تمہارا دین، تمہارا دین ہے، بے شک وہ دین تمہارا گوشت اور خون ہے۔ اس بنا پر تم غور کیا کرو کہ اپنا دین کس سے لے رہے ہو اور اپنا دین اُن لوگوں سے لو جو ثابت قدم رہیں اور اپنا دین اُن لوگوں سے نہ لو جو پھر جائیں''۔

اسی حدیثِ مبارکہ سے اخذ کرتے ہوئے امام محمد بن سیرین نے سندِ حدیث کے بارے میں کہا:

ان هذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم.

(مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، المقدمہ، باب بیان ان الاسناد من الدین، ۱:۱۴)

''علم السند، علم دین ہے، پس تم ضرور دیکھا کرو کہ تم کس شخص سے اپنا دین لیتے ہو''۔

اسی بات کو عبداللہ بن مبارک نے یوں کہا:

الاسناد من الدین ولو لا الاسناد لقال من شاء ماشاء. (مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، المقدمہ، ۱:۱۵)، (ابن ابی حاتم الرازی، الجرح والتعدیل، ۱:۱۶)

''سندِ حدیث امورِ دین میں سے ہے، اگر اسناد نہ ہوتیں تو ہر کوئی اپنی مرضی سے جو چاہتا کہتا پھرتا''۔

☆ ان ہی اقوال کی بنا پر علمِ حدیث اپنے ارتقائی سفر میں فنِ اسماء الرجال میں ڈھلتا ہے:

هو یعرف رواة الحدیث من حیث انهم رواة الحدیث. (صبحی صالح، علوم الحدیث، ۱۴۵)

'' (فنِ اسماء الرجال) وہ علم ہے جو رواۃ حدیث کو بطورِ راویِ حدیث متعارف کراتا ہے۔''

اسی علم کے ذریعے ''معرفۃ الصحابہ''، ''کتبِ طبقات''، ''کتب التواریخ''، ''رجال کتب الصحاح الستۃ''، ''کتب الجرح والتعدیل'' اور دیگر کتب تصنیف کی گئیں۔ ان سب کا مقصد سند حدیث کی صحت کا اہتمام و انتظام کرنا تھا کہ سندِ حدیث ہر معیارِ صحت، معیارِ ثقاہت اور معیارِ استناد پر پوری اترے۔

ہر دور کا ایک نیا چیلنج

ہر زمانے کے محدثین نے اپنے اپنے زمانے کے چیلنجز کا سامنا کیا ہے اور اپنی علمی استعداد اور خداداد صلاحیت و قابلیت سے اس کا بھرپور جواب دیا ہے۔ کوئی بھی زمانہ علمی اور تحقیقی چیلنج سے خالی نہیں ہوتا۔ انسانی زندگی کے ارتقاء کے ساتھ علم وفن، تحقیق و ایجاد اور ہر شعبۂ حیات میں ارتقا ہوتا رہتا ہے۔ اکیسویں صدی میں عصرِ حاضر میں علمِ حدیث کو درج ذیل مختلف چیلنجز درپیش تھے:

۱۔ تخریج حدیث ۲۔ نقدِ حدیث ۳۔ فقہ الحدیث
۴۔ ذخیرۂ حدیث کی تدوینِ نو ۵۔ تراجم حدیث کی تشکیلِ نو
۶۔ منکرینِ حدیث اور مستشرقین کے شبہات کا ازالہ

علمِ حدیث کے عصرِ حاضر کے ان سب چیلنجز کا جواب عالمِ اسلام کے محدثِ اعظم اور عصرِ حاضر کے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دیا ہے۔ آپ نے نہ صرف علومِ اسلامی کی ہر نوع کے حوالے سے لکھا ہے بلکہ حدیث کی ہر صنف اور علمِ حدیث کی ہر جہت پر اپنی قلم کو تصنیفی و تالیفی صورت میں حرکت پذیر کیا ہے۔ اس امر پر گواہ و شاہد آپ کی تصنیفی خدماتِ احادیث ہیں، جن کو جاننے کے لیے ایک طویل فہرست کا مطالعہ لازمی ہے۔

اگر ہم اپنے عقیدے کی اصلاح اور اپنے اعمال و اخلاق اور افعال و احوال کو سنوارنا چاہتے ہیں تو **المنہاج السوی من الحدیث النبوی** کا مطالعہ کریں۔۔۔ اگر حدیثِ رسول ﷺ کو ضابطۂ رشد و ہدایت کے اعتبار سے دیکھنا چاہتے ہیں تو **ہدایہ الامۃ علی منہاج القرآن والسنہ** کو پڑھیے۔۔۔ اگر مناقبِ انبیاء، فضائلِ صحابہ، مناقبِ اہل بیت اور صفاتِ اولیاء جاننا چاہتے ہیں تو **جامع السنہ فیما یحتاج الیہ آخر الامۃ** کو پڑھیے۔۔۔ اگر زندگی کو رشد و ہدایت سے معمور کرنا چاہتے ہیں اور صراطِ مستقیم کو اپنی شناخت بنانا چاہتے ہیں تو **معارج السنن للنجاۃ من الضلال والفتن** سے تمسک اختیار کریں۔

الغرض شیخ الاسلام کی حدیث مبارکہ کے حوالے سے لکھی گئی جس بھی تصنیف کا مطالعہ کریں، وہ ہمیں نہ صرف عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور روحانیت کے حوالے سے واضحیت دیتی نظر آتی ہیں بلکہ مختلف جہات اور پہلوؤں سے حدیث مبارکہ پر ہونے والے اعتراضات و اشکالات کا ازالہ بھی کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ ان ساری کتابوں کی ایک طویل فہرست ہے، جن کا ذکر اس مختصر مقالے میں ممکن نہیں ہے۔

اس مقالہ میں علمِ حدیث کے حوالے سے درپیش ان چیلنجز کا ذکر کریں گے جو موجودہ دور میں ہمیں درپیش ہیں اور پھر اس تناظر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات کا تذکرہ کریں گے کہ انہوں نے اِن چیلنجز کا جواب کس طرح دیا۔۔۔؟

۱۔ تخریجِ حدیث (پہلا چیلنج)

علمِ حدیث کے حوالے سے عصرِ حاضر میں شیخ الاسلام کے سامنے پہلا چیلنج تخریجِ حدیث کا تھا۔ تخریجِ حدیث سے مراد یہ ہے کہ ہر وہ حدیث جسے بیان کیا جارہا ہے، اُس کے حوالے میں ان تمام کتبِ حدیث کا ذکر کیا جائے جن کتب میں وہ حدیث موجود ہے۔ اُن احادیث کو اصل کتب کی طرف منسوب کیا جائے جن میں وہ بیان ہوئی ہیں اور اُن کے درجۂ صحت و ضعف کو بھی پرکھا جائے اور صحت کے اعتبار سے اُن کے استنادی معیار کی صحیح اور درست نشاندہی بھی کی جائے۔ یہ سارا جامع مفہوم تخریجِ حدیث کہلاتا ہے۔ (عبدالرؤف ظفر، علوم الحدیث، نشریات اردو بازار لاہور، ص۲۴۴)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے اپنے خطبات اور اپنی کتب میں تخریجِ حدیث کا کاملاً اہتمام فرمایا ہے۔ علم کے اعلیٰ معیارِ ثقاہت کو قائم کرنے کے لیے اس حد تک اہتمام میں اوّلیت کا اعزاز شیخ الاسلام کو حاصل ہے۔ جب تخریج کے جدید ذرائع انٹرنیٹ، سوفٹ ویئر،

مکتبہ شاملہ وغیرہ اور دیگر کا بھی دور دور تک نام بھی سننے کو میسر نہ تھا، اس وقت شیخ الاسلام نے اپنے لیکچرز اور کتب میں بھی ایک ایک حدیث کی صحت اور اُس کی استنادی حیثیت پر بات کی اور ایک ایک حدیث کے متعدد حوالہ جات معتبر اور مستند کتب سے ذکر کیے۔ اس انداز و اسلوب نے جہاں اُن کے اچھوتے ومنفرد طرزِ استدلال و استنباط کو بھی علمی اور تحقیقی قوت فراہم کی وہاں اُن کے مؤقف کو مستند بنانے میں بھی مدد و اعانت فراہم کی۔ اُن کے ہزاروں لیکچرز اور سیکڑوں کتب فنِ تخریج کے جملہ اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے حوالہ جات کے ساتھ محققہ نظر آتی ہیں بلکہ یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ وہ تحقیق و حوالہ جات کی کثرت میں تمام عصری مصنفین اور مؤلفینِ تحقیقات سے ممتاز اور منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔

شیخ الاسلام کا سب سے بڑا کمال اور اُن کا سب سے بڑا حوالہ یہ ہے اُن کی ہر بات دلیل کے ساتھ ہے اور ہر قول حوالے کے ساتھ ہے۔ وہ اپنی بات کو دلیل کی قوت سے دوسروں پر حجت بناتے ہیں، وہ اپنے مؤقف کو ہمیشہ برہان سے مزیّن کرتے ہیں اور اپنے قاری اور سامع کو درجۂ ایقان میں لاتے ہیں۔ علماء و مدرسین، محققین و مبلغین اور مصنفین ومؤلفین کی مجلس میں اُن کی علمی وتحقیقی طبع زاد اپنے کمال کی حدوں کو چھوتی نظر آتی ہیں۔

۲۔ نقدِ حدیث (دوسرا چیلنج)

علمِ حدیث کے باب میں شیخ الاسلام کے سامنے دوسرا بڑا چیلنج نقدِ حدیث کا تھا۔ نقد حدیث سے مراد یہ ہے کہ:

هو تمييز الاحاديث الصحيحة من السقيمة والحكم على رواتها تجريحاً او تعديلاً بالفاظ مخصوصية و دلائل معلومة. (عصام احمد بشیر، اصول منہج النقد عند اہل الحدیث موسسۃ الریان، بیروت، ص: ۵۷)

’’احادیثِ صحیحہ کو احادیثِ ضعیفہ سے الگ تھلگ کرنا اور اس کے رواۃ پر مخصوص الفاظ جرح و تعدیل کے ساتھ علمی دلائل کے ساتھ حکم لگانا، نقدِ حدیث کہلاتا ہے۔‘‘

نقدِ حدیث اکثر و بیشتر سند پر ہوتا ہے جس کو خارجی نقدِ حدیث اور نقد السند کہتے ہیں۔ جس کی بنا پر کسی حدیث کے مرفوع، موقوف، مقطوع، صحیح، حسن، ضعیف، شاذ، منکر، مرسل، معضل، معلق اور مدلس وغیرہ ہونے کا حکم لگاتے ہیں۔ جبکہ داخلی نقدِ حدیث متنِ حدیث پر ہوتا ہے یہ ’’نقد المتن‘‘ کہلاتا ہے۔ نقدالمتن کی پہچان کے ضابطے بھی محدثین نے وضع کیے ہیں کہ وہ حدیث عام انسانی عقل کے خلاف نہ ہو، متن لفظی اور معنوی رکاکت، پیشوں کی برائی، کسی خاندان اور قبیلے کی رسوائی اور بے ڈھنگی باتوں سے محفوظ ہو۔ اس طرح کلامِ انبیاء سے ہلکی اور سطحی ہونے سے محفوظ ہونا بھی نقدالمتن کے اصول میں شامل ہے۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے دروسِ علمِ حدیث میں اور اپنے متعدد لیکچرز میں نقدِ حدیث کی بحث کو عملی بنیادوں پر امت پر واضح کیا ہے۔ امت کے بعض طبقات نے تمیز الصحیح کے باب میں خود ساختہ تصور قائم کیا ہے کہ حدیث صحیح وہی ہے جو فقط صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہی آئے۔ آپ نے ائمہ حدیث کے مضبوط دلائل کے ساتھ اس مؤقف کی اصلاح کی کہ حدیث صحیح کسی کتاب کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اپنی شرائط کے ساتھ مخصوص ہے۔ شرائطِ صحت کا پایا جانا ہی اس کی صحت کے قیام کا باعث بنتا ہے۔ اس مؤقف میں مخصوص کتاب کی شرط اضافی ہے۔

آپ نے نقدِ حدیث کے باب اپنی تحقیقات میں یہ بات بھی ثابت کی ہے کہ عالمِ عرب میں ایک معروف عالم ناصرالدین البانی نے اپنے مسلکی اور اعتقادی اختلاف کی بنا پر بعض احادیثِ صحیحہ کو احادیث کے معروف اور معتبر ذخیروں سے اس لیے نکال دیا ہے کہ وہ احادیث اُن کے عقیدے اور مسلک کے موافق اور اس سے ہم آہنگ نہ تھیں۔ تاریخ اسلام میں اتنا بڑا فعل اور اتنی بڑی جسارت پہلے کسی سے بھی سرزد نہ ہوئی مگر بدقسمتی سے ایک مخصوص ایجنڈے کے فروغ کے باعث ایسا ہوسکا جو امت کے اہلِ علم وفکر اور اہلِ دانش کے لیے نقدِ حدیث کے باب میں ایک عجیب سوالیہ نشان ہے۔

بہر حال شیخ الاسلام کی بیدار فکری کے باعث امت ایک بہت بڑا ذخیرہ حدیث کو اصل حالت میں محفوظ کرنے کے لیے آمادہ ہوئی ہے اور اسی تناظر میں عالمِ اسلام کی مختلف یونیورسٹیز میں احادیثِ صحیحہ اور احادیثِ ضعیفہ کے حوالے سے Ph.D کی سطح پر کام بھی ہوچکا ہے۔ شیخ الاسلام مدظلہ کے دروسِ علوم

الحدیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حدیث کی صحت اور ضعف کا وہی حکم معتبر اور مستند ہے جو ثقہ اور مستند ائمہ حدیث کے اجماعی موقف کے مطابق ہو۔ کسی شاذ رائے کی بنا پر کسی حدیث پر ضعف کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ نقدِ حدیث کے ان سارے حقائق کو شیخ الاسلام مدظلہ نے پاکستان بھر کے علماء، مدرسین، محققین اور طلبہ کے سامنے تین روزہ دروسِ علمِ حدیث بمقام عالمی اعتکاف گاہ جامع المنہاج بغداد ٹاؤن، ٹاؤن شپ میں واضح کردیا تھا۔

۳۔ فقہ الحدیث (تیسرا چیلنج)

علمِ حدیث کے حوالے سے شیخ الاسلام مدظلہ کے سامنے تیسرا چیلنج فقہ الحدیث کے حوالے سے تھا۔ فقہ الحدیث اپنے لغوی مفہوم میں جاننے اور سمجھنے کے معنی میں صریح ہے اور اپنے اصطلاحی مفہوم میں حدیث کی واضح مراد اور اس سے مستنبط ہونے والے احکام اور اس سے استدلال کیے جانے والے فوائد کو صائب طریقے سے جاننے کا نام ہے۔

(عبدالماجد غوری، علوم الحدیث، پبلشرز اردو بازار لاہور، ص:۲۷۸)

فقہ الحدیث میں حدیث کے اُن معانی و مطالب کو جاننا اور سمجھنا ہے جن کو عمل میں لانے کا ہم سے شارع کا مطالبہ ہے یا اُن پر عمل ہمارے لیے پسندیدہ ہے۔ فقہ الحدیث کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے امام حاکم نیشاپوری فرماتے ہیں:

”یہ علم تمام علوم الحدیث کا ثمر ہے اور اُن کا حاصل ہے اور یہی علم مدارِ شریعت ہے۔“

(حاکم نیشاپوری، معرفۃ علوم الحدیث، ص:۷۹)

شیخ الاسلام مدظلہ نے علمِ حدیث کے اس بحرِ عظیم میں بھی غواصی کی ہے اور اس اسلوب پر بڑے ہی انمول موتی اخذ کیے ہیں اور اپنی استدلال کی قوت اور ثقاہت کی بنا پر اپنی رائے اور اپنے موقف کو قائم کیا ہے۔ اپنے استدلال و استنباط کو ائمہ و محدثین کے اقوال اور ان کی ثقہ آراء کے ذریعے مؤید اور مصدق کیا ہے اور سیکڑوں احادیث مبارکہ سے وہ معانی اور مطالب اخذ کیے ہیں جنہوں نے ہمارے عقائد و اعمال کی بنیاد کو حکایات سے بلند کرکے نصوصِ شرعی پر قائم کرنے کا حوالہ فراہم کیا ہے۔ اگر کسی عقیدے پر عمل تھا اور کسی نظریے پر ہماری ثابت قدمی تھی تو اس کی دلیل فقط موجودہ اخلاف کا اسوہ و عمل تھا۔ شیخ الاسلام نے فقہ الحدیث کے ذریعے جہاں ہمیں متعدد مسائل میں نصِ شرعی کی دلیل دی ہے وہاں اسلاف کے عمل سے بھی ہمارے لیے دلیل لائے ہیں۔ فقہ الحدیث کے حوالے سے اُن کی کتب و تصانیف اور خطبات و لیکچرز میں آنے والی اکثر احادیث ایک منفرد استدلال اور ایک مضبوط استنباط کے ساتھ ہمیں معانی و مطالب کے ایک نئے جہاں سے روشن و منور کرتی ہیں۔

قرآن و حدیث کے فہم میں شیخ الاسلام کا خداداد ملکہ و استعداد فقہ الحدیث کے کئی نئے گوشوں کو عیاں کرتا ہے۔ احادیث کے وہ متون جو ہماری نظروں سے اکثر و بیشتر گزرتے رہتے ہیں مگر معانی ومطالب کی جدّت اور انفرادیت ہماری نظروں اور ہمارے دماغوں سے اوجھل ہوتی ہے، وہ صرف شیخ الاسلام کے اظہارِ تکلم سے ظاہر ہوتی چلی جاتی ہے۔

فقہ الحدیث کے حوالے سے منعقد ہونے والے آپ کے دورہ صحیح بخاری اور دورہ صحیح مسلم کے لیکچرز، احادیث کے معانی ومطالب کا ایک نیا جہاں ہمارے اوپر منکشف کرتے ہیں۔ اُن لیکچرز کے ذریعے آپ نے امتِ مسلمہ کے ہاں مروّجہ عقائد و اعمال کی علمی اور فنی بنیادیں فراہم کی ہیں اور اسلاف کے طرزِ حیات اور اُن کے اسوہ و کردار کو احادیث کے موافق اور مطابق ثابت کیا ہے۔ اسی طرح فقہ الحدیث کے تناظر میں آپ نے مختلف موضوعات پر متعدد یادگاری اور تاریخی حیثیت کے حامل لیکچرز بھی امت کو عطا کیے ہیں اور آپ کی کتب کا ایک ایک جملہ ہمارے اوپر فقہ الحدیث کے نئے جہاں اور نئے آفاق روشن کرتا چلا جاتا ہے۔

۴۔ ذخیرۂ حدیث کی ترتیبِ نو (چوتھا چیلنج)

علم الحدیث کے تناظر میں چوتھا چیلنج جس کا قابلِ رشک جواب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دیا ہے وہ ذخیرۂ حدیث کی ترتیبِ نو ہے۔ شیخ الاسلام مدظلہ نے علوم حدیث پر اپنے کام کو مختلف اصناف کے حوالے سے پھیلایا ہے۔ کچھ ذخیرہ حدیث کو وہ ”اربعینات“ کے نام سے جمع کرکے امت تک پہنچاتے ہیں۔ عقائد و اعمال اور اخلاق کے حوالے سے بڑے

سے بڑا کوئی ایک موضوع بھی ایسا نہیں ہے جس کو شیخ الاسلام مدظلہ کی قلم نے ذخیرۂ حدیث میں سے ''اربعین'' کی شکل و صورت نہ دی ہو۔ جس موضوع پر بھی احادیث کو ڈھونڈنا چاہیں، اُس پر ایک منفرد اسلوب کے ساتھ آپ کی تالیف شدہ ''اربعینات'' اپنے قارئین کا استقبال کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ یہ ''اربعینات'' اپنی تعداد میں مسلسل اضافے کے عدد سے گزر رہی ہیں۔ اگر ان ''اربعینات'' کی بنیادی تقسیم کریں تو یہ اربعینات؛ عرفانِ الٰہی، قرآنیات، ایمانیات، اعتقادیات، عبادات، فضائلِ نبویﷺ، مناقبِ صحابہ، مناقبِ اہل بیت، مناقبِ اولیاء اللہ و صالحین اور فکریات وعصریات کے بڑے بڑے عناوین کے تحت ہیں۔ جن کے نیچے متعدد ذیلی موضوعات اور عنوان درج ہیں۔

اسی طرح اصول حدیث پر آپ کی متعدد تصانیف میں سے ''الخطبة السديده فی اصول الحديث و فروع العقيده''۔۔۔ اسی طرح ازالة الغمه عن حجية الحديث والسنه ۔۔۔ ''ترغيب العباد فی فضل رواية الحديث و مكانة الاسناد''۔۔۔ ''القول الحثيث فی فضل الرواية و فقه الحديث'' ۔۔۔ ''الارشاد فی مكانة الاسناد'' اور اسی طرح کی متعدد کتب قابلِ ذکر ہیں۔

اس وقت علمِ حدیث میں اپنی نوعیت کا بڑا ہی منفرد اور بہت ہی عظیم الشان پراجیکٹ 40 ضخیم جلدوں پر مشتمل انسائیکلو پیڈیا آف حدیث تیار ہوکر جلد منظر عام پر آرہا ہے، جسے تمام علمی اور فنی بنیادوں پر تیار کیا جارہا ہے۔ اس میں علوم الحدیث کی تمام مباحث کو پیش نظر رکھا جارہا ہے اور ائمہ حدیث کے نقدِ حدیث کے تمام اصولوں اور ضابطوں کو اختیار کیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کو تصحیح و تنقیح کے اصولِ حدیث کے اطلاقی پہلوؤں سے گزارا جارہا ہے تاکہ اہلِ علم کے ہاں اس کی قبولیت ہو اور عامۃ الناس کے ہاں اُس کی مقبولیت ہو اور تمام میزانِ نقد سے وہ آراستہ و پیراستہ ہو۔ یقیناً جہاں یہ اس 21 ویں صدی کا عظیم الشان اور تاریخ ساز کام ہے، وہیں یہ پوری تاریخِ علمِ حدیث کا بھی ایک انوکھا اور منفرد کام ہے۔

۵۔ تراجمِ حدیث کی تشکیلِ نو (پانچواں چیلنج)

علمِ حدیث کے باب میں پانچواں چیلنج تراجمِ حدیث کی تشکیلِ نو کے متعلق ہے۔ متنِ حدیث کو جو چیز ہر دور کے تقاضوں کے مطابق اور موافق کرتی ہے وہ احادیث کے تراجم ہیں، جس کو اصطلاحی زبان میں ''تراجم الابواب'' سے تعبیر کرتے ہیں۔ حدیث رسولﷺ سے اخذ و استدلال اور استنباطِ احکام میں امام بخاری کو یدِ طولیٰ حاصل ہے۔ اُن کے تراجم الابواب کو امت میں تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہے اور اُن کے تراجم الابواب کو احادیثِ رسولﷺ سے اخذ و استنباط اور استدلال و استخراج کے باب میں ائمہ محدثین نے صحت و ثقاہت کا ایک معیار اور میزان قرار دیا ہے۔

شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے اپنی تمام تر اربعینات، تمام مجموعہ ہائے حدیث اور تمام متفرق موضوعاتِ حدیث کی جملہ کتب میں ہر جگہ نئے سے نئے تراجمِ ابواب قائم کیے ہیں۔ باری تعالیٰ نے قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہﷺ سے اخذ و استنباط اور استدلال و استخراج میں آپ کو بڑی ثقاہت اور امامت کی نعمت عطا کی ہوئی ہے۔ باری تعالیٰ نے آپ کو یہ صلاحیت اس کمال کے ساتھ عطا کی ہے کہ اپنے اور غیر سبھی اُن کی علمی حیثیت، تحقیقی صلاحیت اور استدلالی قابلیت کے اپنی خلوت و جلوت ہر جگہ معترف ہیں۔ آپ کے قائم کردہ تراجمِ ابواب کی خاصیت یہ ہے کہ ان ابواب کے عناوین کو پڑھ کر ہی ساری حدیث کا نفسِ مضمون، محلِ استدلال اور محورِ استنباط بآسانی سمجھ آجاتا ہے۔ یوں انسان کو علم کی وہ پختگی اور اپنے قول کی وہ مضبوطی حاصل ہوجاتی ہے جس کا وہ مطالعۂ علم حدیث کے ذریعے طالب ہوتا ہے۔

۶۔ منکرینِ حدیث اور مستشرقین کے شبہات کا ازالہ (چھٹا چیلنج)

عصرِ حاضر میں علمِ حدیث کے باب میں شیخ الاسلام مدظلہ کو چھٹا چیلنج منکرینِ حدیث اور مستشرقین کے شبہات و اعتراضات کے ازالے کا تھا۔ رسول اللہﷺ کی احادیث کا انکار سب سے پہلے یہود نے کیا۔ ان کی مخالفت کی بنیاد محض اسلام دشمنی، بغض و عناد اور تعصب تھا۔ انکار حدیث کا یہ فتنہ اسلامی لبادے میں ہوا۔ بعض یہود نے اسلام کا لبادہ پہنا اور خود کو مسلمان ظاہر کیا، اسی طرح فتنہ ارتداد میں بھی یہودیوں کا

بڑا کردار رہا ہے۔ (علوم الحدیث، رؤف ظفر، ج۲، ص۲۹۷)

عبداللہ بن سبا جس کا اصل نام جمہود تھا، صنعانی الاصل یہودی تھا، اس نے عہدِ عثمانی میں اسلام قبول کیا۔ یہ وہ پہلا سازشی شخص ہے جس نے پیغمبر اسلام ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی عیب جوئی کی۔

پھر پہلی صدی ہجری کے آخر پر واصل بن عطا فرقہ معتزلہ کا بانی ظاہر ہوا، جس نے عقل کے ہتھیاروں سے ذخیرہ حدیث کو عیب دار کرنے کی کوشش کی اور دوسری صدی ہجری میں امام شافعی نے فتنہ انکار حدیث کو کچل دیا۔

معتزلہ کے بعد برصغیر میں نیچریوں نے فتنہ انکارِ حدیث کا ارتکاب کیا، انہوں نے علمی شبہات کی اوٹ میں اس فتنے کو پروان چڑھایا۔

انکارِ حدیث کے دوسرے فتنے ''استشراق'' کی بنیاد علم اور حقیقت سے نا آشنائی نہ تھی بلکہ عناد اور دشمنیِ اسلام تھی۔ اس فتنۂ استشراق کا وارداتی اسلوب بظاہر علمی تھا مگر اس فتنے کے ذریعے ہندوستان سے بعض لوگوں کو دعویٰ نبوت کے لیے تیار کیا گیا اور بعض کو حدیث کے انکار کے لیے آمادہ کیا گیا۔

منکرینِ حدیث حقیقت میں حدیث کا انکار کرکے خود قرآن کے انکار کے مرتکب ہوتے ہیں اور قرآنی آیات کو احادیث کے بغیر آزادانہ اور من پسند معانی کا لباس پہناتے ہیں۔ منکرین اور مستشرقین انکارِ حدیث کے باب میں ایک جیسا مؤقف اور الزام رکھتے ہیں کہ ''حدیث کو شروع میں نہیں لکھا گیا تھا بلکہ حدیث دو اڑھائی سو کے بعد مرتب ہوئی اور حدیث قرآن کی طرح حجت نہیں ہے۔''

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ''الخطبة السدیدة فی اصول الحدیث'' میں اُن اعتراضات کا بڑا جامع جواب دیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''باری تعالیٰ نے جو کلام نازل کیا ہے اُس کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم جس میں باری تعالیٰ جبرئیل امین سے کہتا ہے کہ جاؤ میرے نبی کو یہ پیغام دو کہ ''افعل کذا'' اس طرح کرو۔ جبرائیل امین یہ پیغام سمجھ کر رسول اللہ ﷺ کی طرف آتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بغیر الفاظ کی تلاوت کے معنی کی صورت میں پیغام پہنچادیتے ہیں۔ جبکہ دوسری قسم وہ ہے جس میں باری تعالیٰ جبرائیل امین سے فرماتا ہے کہ ''اقرأ علی النبی'' رسول اللہ ﷺ پر ان آیات کی تلاوت کرو'' جبرائیل امین ان الفاظ وکلمات کو لے کر آتے ہیں، ان میں کوئی معمولی سی تبدیلی بھی نہیں کرتے۔ پس اس اعتبار سے قرآن کلام اللہ کے الفاظ کی روایت کا نام ہے جبکہ سنتِ رسول ﷺ، کلام اللہ کے معنی کی روایت کا نام ہے۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن وسنت دونوں وحی ہیں۔

امام ابنِ حزم اس حوالے سے لکھتے ہیں: باری تعالیٰ نے اپنے رسول کو دو طرح کی وحی عطا کی ہے: ایک وحی متلو ہے اور دوسری وحی مروی اور غیر متلو ہے۔ یہ دونوں وحی حقیقت میں ایک ہی چیز کے دو رخ ہیں اور دونوں کا اصل منبع وسرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ اسی بناء پر ان دونوں کے مابین نسبت وحدت کی ہے اور دونوں کا حکم ایک ہے۔ (ڈاکٹر طاہرالقادری، الخطبة السدیدہ، منہاج پبلی کیشنز لاہور، ص:۱۹)

اسی لیے ذکر کرتے ہیں کہ اطاعتِ رسول ﷺ؛ اطاعتِ الٰہی ہے، رضائے رسول، رضائے الٰہی ہے، عطائے رسول؛ عطائے مولا ہے، معصیتِ رسول؛ معصیتِ الٰہی ہے۔ شیخ الاسلام ان سارے دلائل کا نکتۂ کمال علامہ ابن تیمیہ کے نصوصِ قرآنی سے ماخوذ اس قول کو بناتے ہیں:

وقد اقامه الله مقام نفسه فی امره و نهیه واخباره وبیانه فلا یجوز آن یفرق بین الله ورسوله فی شئی من هذه الامور. (ڈاکٹر طاہرالقادری، الخطبة السدیدة، ص:۲۱)

''اللہ رب العزت نے آپ کو کسی چیز کا امر دینے، منع کرنے، کسی چیز کی خبر دینے اور کسی چیز کو بیان کرنے میں نسبت وحدتِ حکمی کی عطا کی ہے۔ اس بنا پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے درمیان ان چیزوں میں فرق کرنا روا نہیں ہے۔''

اسی طرح آپ نے تدوینِ احادیث کے باب میں ذکر کیا ہے کہ صحابہ کرامؓ ضبط بالصدر کے میدان کے بھی شہسوار تھے اور اُن کے حافظے احادیث کی یاد داشت کے باب میں بھی ضرب المثل تھے اور کتابتِ حدیث کی عہدِ صحابہ کی معلوم اور مصدقہ تاریخ کے مطابق 55 کے قریب صحابہ کرامؓ کے احادیث کے صحائف ملے ہیں جو تفتیش وتحقیق کے میزان پر پرکھ کر اڑھائی سو سال کے بعد حدیثِ رسول ﷺ کے لکھے جانے کے تمام شکوک و

شبہات اور اعتراضات کے خاتمے کا اعلان کرتے ہیں۔

اس طرح شیخ الاسلام نے علوم حدیث کی مختلف جہات کے حوالے سے وارد تمام تر اعتراضات اور شکوک وشبہات کا بڑا ہی مدلل جواب اپنے دروسِ علم حدیث، لیکچرز اور کتب کی صورت میں دیا ہے۔

خلاصۂ کلام

قرآن مجید کے بعد حدیث وسنت کی اہمیت وضرورت اور حجیت و افادیت کے پیشِ نظر شیخ الاسلام مدظلہ نے اپنی تصنیفات اور خطابات میں علمِ حدیث کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ انہوں نے اپنے زمانے کے اجازتِ حدیث کے اعلیٰ اور افضل ترین سلسلوں کو اپنی ذات میں مرتکز کیا ہے۔ عرب وعجم کے شیوخِ حدیث کی اجازاتِ حدیث میں اعلیٰ نسبتوں اور واسطوں کے آپ حامل ہوئے ہیں اور جلیل القدر ائمہ حدیث کی اُن عظیم نسبتوں کے فیضان نے آپ کو اپنے زمانے میں ان کی عظیم صفات کا مرقع بنادیا ہے۔ ہر امام حدیث کا فیض آپ کی ذات وشخصیت میں اور آپ کے علم حدیث کے تحقیقی کام میں نمایاں اور عیاں دکھائی دیتا ہے۔ آپ کی ایک ہی کتاب المنہاج السوی آج لاکھوں کی تعداد میں تحریک کے تمام رفقاء، وابستگان اور عام اہل ایمان کے گھروں اور دفتروں میں پہنچ چکی ہے۔ ہر مسلمان اپنے عقیدہ وعمل اور خلق میں ایک آئینے کی طرح اس کتاب سے راہنمائی لیتا ہوا نظر آتا ہے۔

ایک وقت تھا کہ علمِ حدیث تک رسائی صرف علماء وطلبہ تک محدود تھی مگر شیخ الاسلام کے علمِ حدیث پر ہمہ جہت کام نے ایک عام مسلمان دماغ و ذہن تک بآسانی اور اُس کی فہم وسمجھ کے عین مطابق اس علم حدیث کو پہنچادیا ہے جس کی وجہ سے ہر مسلمان اپنے اندر ایک علمی اعتماد اور تحقیقی تیقن کی کیفیت رکھتا ہے۔ اس مقصد کے لیے آپ نے بڑے پیمانے پر سہ روزہ علوم الحدیث کے اجتماعات اندرون ملک اور بیرون ملک وقتاً فوقتاً منعقد کیے ہیں۔ جس میں علماء و طلبہ کے ساتھ ساتھ ہزاروں کی صورت میں عام مسلمانوں کو بھی شرکت کی خصوصی اجازت دی گئی تھی۔ ان اجتماعات کے بعد علماء وطلبہ کو حدیث رسول ﷺ کی اجازتِ خاصہ اور عام مسلمانوں کو اجازتِ عامہ کی اسانید جاری کی گئیں۔ ان ہی دروسِ علم حدیث میں دورۂ صحیح بخاری وصحیح مسلم کو آفاقی شہرت حاصل ہوئی ہے۔

علمِ حدیث میں آپ کے تحقیقی کام کی منفرد شان یہ ہے کہ آپ نے ہر مسلمان کے عقیدہ، عمل اور خلق پر ذخیرہ احادیث کے انبار در انبار مواد کو کتب کی صورت میں فراہم کیا ہے۔ علمِ حدیث میں عصرِ حاضر کے شیوخِ حدیث نے صرف اور صرف طلبہ کو پڑھایا ہے جبکہ شیخ الاسلام مدظلہ نے علماء کو علمِ حدیث پڑھایا ہے، طلبہ کو علمِ حدیث سکھایا ہے اور عامۃ الناس کو علمِ حدیث سمجھایا ہے۔ یہ اعزاز، یہ انفرادیت اور یہ تفرّد آپ ہی کا خاصہ ہے، اس لیے اس دور کے اور اس عالم کے محدثِ اعظم آپ ہی ہیں۔

اہل سنت والجماعت کے لوگ اپنا بہترین عقیدہ اور افضل عمل رکھتے ہیں مگر جب ان سے ان کے عقیدہ پر کوئی دلیل مانگتا تو لاجواب ہوجاتے اور علماء کی طرف دیکھتے اور ان کی طرف سے جو جواب ملتا اُس پر اکتفا کرتے۔ شیخ الاسلام مدظلہ نے علم حدیث میں اپنے علمی اور تحقیقی کام کے ذریعے سارے براہین و دلائل کو آسان اور سہل کتابوں کی صورت میں عوام تک براہِ راست پہنچادیا ہے، جس کی وجہ سے اہلسنت والجماعت میں دلائل کی تشنگی اور عقائد و اعمال کی علمی سند کی کمی کا ازالہ اور خاتمہ ہوا ہے۔ اب ٹوٹنے، بکھرنے، منتشر ہونے اور اپنے مسلک وعقیدے کو شک و تردّد میں چھوڑنے کا رجحان کم ہوا ہے اور ہر اہلِ علم اور ہر دلیل کے طالب سے بات کرنے کا یقین و ایقان ذہن و دل میں راسخ ہوا ہے۔

بلاشبہ شیخ الاسلام نے اہلِ اسلام کے صائب عقیدہ وعمل کے باب میں ایک نئی سحر پیدا کی ہے۔ یہ تجدید دین اور احیائے اسلام کی ایک عظیم کاوش ہے۔ آپ نے دینِ اسلام کے روشن چہرے کو راسخ عقیدہ وعمل سے پھر روشن کیا ہے۔ ہر صاحبِ نظر، سلیم الفطرت، ذی فہم، صاحبِ شعور، اہلِ دانش و بصیرت، صاحبِ فراست، صاحبِ فہم و ادراک اور صاحبِ ویژن نے دیکھا ہے، جانا ہے اور مانا ہے کہ شیخ الاسلام مدظلہ نے تجدیدِ دین، احیائے اسلام اور اقامتِ دین کی اذاں شبستانِ وجود میں اس طرح دی ہے کہ ایک نئی سحر اور اک نئی فجر طلوع ہوچکی ہے۔ یقیناً یہ سحر، سحرِ اسلام ہے اور یہ فجر، فجرِ اسلام ہے۔ جس کا

سہرا اسی مردِ حق اور اسلام کے اس بطلِ جلیل اور عصرِ حاضر کے اسی بندہ مومن کے نام ہے جس کو دنیا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کے پُرعظمت نام سے جانتی ہے جن کی عصرِ حاضر کی اذانِ سحر کا ذکر اقبال یوں کرتا ہے:

؎ وہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی امروز
نہیں معلوم ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

غرضیکہ جس کسی نے بھی شیخ الاسلام مدظلہ العالی کو علوم و فنون کے جس میدان میں بھی دیکھا ہے، پڑھا ہے اور سنا ہے اک تعجب اور حیرت کا سوال اُن کی شخصیت نے ضرور پیدا کیا ہے۔ اُن کی عظیم شخصیت نے اپنے ہر دیکھنے، سننے اور پڑھنے والے کو یہ سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ: مولا! ان کے ذہن و قلب میں علم کے سوتے۔۔۔ فکر کے سرچشمے۔۔۔ زورِ قلم کے سلسلے۔۔۔ اور قوت و طاقتِ گفتار کے دھارے۔۔۔ اپنے اور غیروں پر حیرت انگیزی اور اثر آفرینی کے جذبے۔۔۔ علمِ ظاہری و علمِ لدنی اور علمِ دینی و علمِ آفاقی کے یہ سارے منابع کہاں سے پھوٹتے ہیں۔۔۔؟ ہمارے اس سوال کا جواب اقبال کی فکر دیتی ہے:

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

یہاں بھی معاملہ مکتب کی کرامت سے بڑھ کر فیضانِ نظر کا محسوس ہوتا ہے۔ مکتب کا فیضان عقلوں کی سرحدوں کو مَس کرتا ہے جبکہ نظر کا فیضان دلوں میں اترتا ہے اور روحوں کو سرشار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم جب بھی اُن کو دیکھتے ہیں، وہ عالمِ نو میں نظر آتے ہیں اور اُن کی آشنائی اور شناسائی ایک طویل سفر طے کرنے کے بعد بھی تشنگی کی کیفیات سے لبریز نظر آتی ہے۔ اُن کی شناسائی کے باب میں کسی نے کیا بہت عمدہ کہہ کر ہمارے جذبات و احساسات کی خوب ترجمانی کی ہے:

؎ جب بھی دیکھا اک عالمِ نو دیکھا
سلسلہ طے نہ ہوسکا تیری شناسائی کا

❁❁❁❁❁

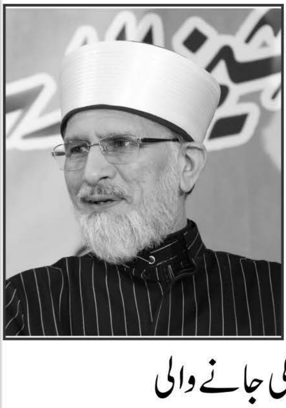

میری ہستی شوقِ پیہم، میری فطرت اضطراب کوئی منزل ہو مگر گزرا چلا جاتا ہوں میں

ہم اپنے محبوب قائد، مجددِ وقت، سفیرِ امن

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی

کو ان کی 70 ویں سالگرہ کے پرمسرت موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

ان پُرمسرت لمحات میں امتِ مسلمہ کی بھلائی کے لئے کی جانے والی ان کی جملہ خدمات کو سلام پیش کرتے ہیں۔

دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے علمی و روحانی فیض سے امت مسلمہ کو مستفیض فرمائے۔ آمین

حافظ محمد حسن اعوان۔ مالموسویڈن

طاہرالقادری ایک تحریک ہے — سربلندئ دینِ نبی کے لیے
مصطفیٰ کی کلی، دینِ حق کا ولی — یہ مجدد بھی ہے اس صدی کے لیے
دور ہوں گے اندھیرے جو ہیں چھا گئے — یہ ہے شمعِ ہدیٰ روشنی کے لیے

ہم اسلام کی آفاقی تعلیمات، انسانی حقوق کی بحالی اور امن و آشتی کے فروغ کے لیے لازوال کردار ادا کرنے پر جرأت و استقامت اور علم و حلم کے پیکر

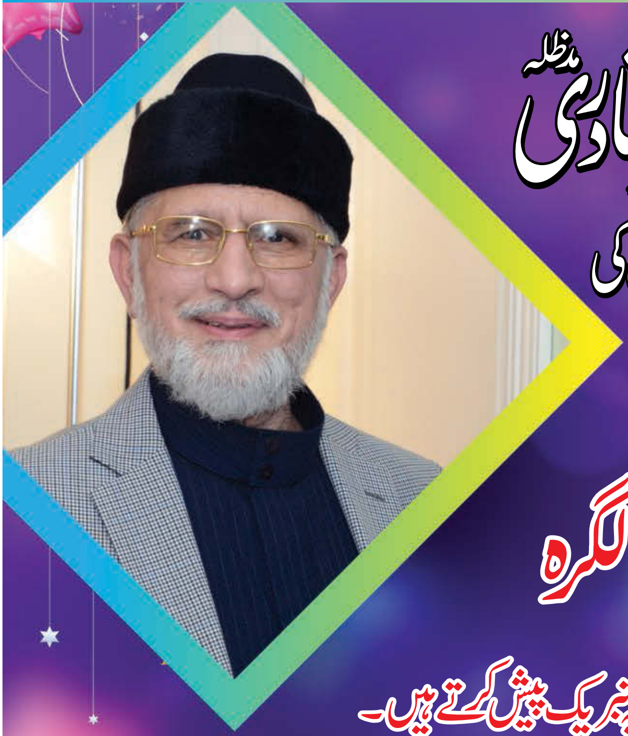

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ

کو ان کی

70th سالگرہ

کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

بے عملی اور بدعقیدگی کے پرفتن دور میں آپ نے دینی و اخلاقی اقدار کو حقیقی معنی میں حیاتِ نو بخشی۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کو حبیبِ مکرم ﷺ کی مزید توجہات عطا فرمائے اور آپ کی مساعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

نیشنل ایگزیکٹو کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل نارتھ اٹلی

امتِ غمزدہ کا تو غمخوار ہے غلبۂ دیں کے لشکر کا سالار ہے
مصطفیٰ کا کرم تجھ پہ سایہ فگن تو سلامت رہے تا قیامت رہے

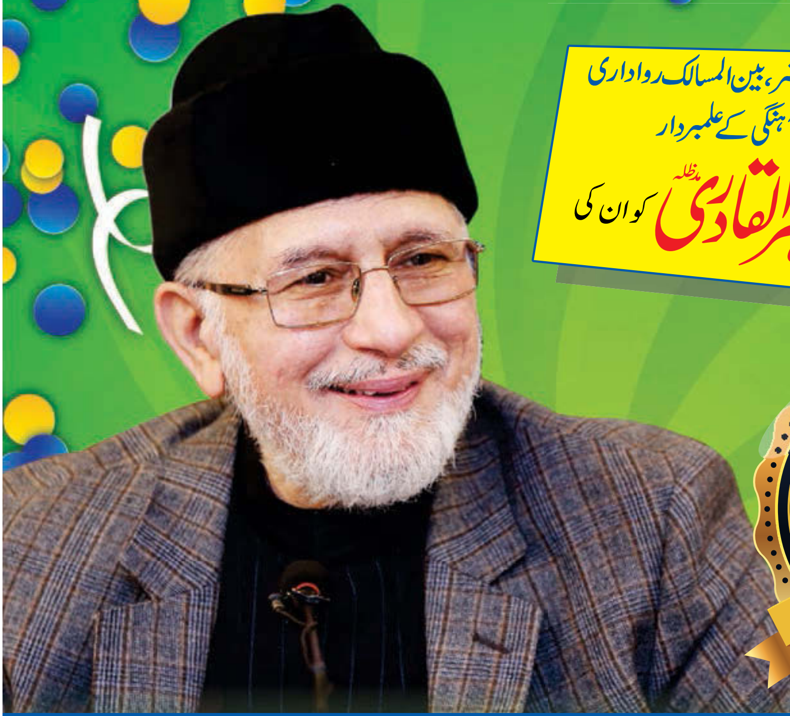

ہم سفیرِ امنِ عالم، دانشِ عہدِ حاضر، بین المسالک رواداری
اور بین المذاہب ہم آہنگی کے علمبردار
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو ان کی

70th
1951-2021ء

سالگرہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

عشقِ رسالت مآب ﷺ اور تصوف و روحانیت کے فروغ، انتہا پسندی و دہشت گردی کے خلاف فکری، شعوری اور عملی محاذ پر آپ کی کاوشیں ایک روشن مینار ہیں۔
دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کی پرخلوص خدمات کے طفیل امتِ مسلمہ کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔

نیشنل ایگزیکٹو کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ساؤتھ اٹلی

ڈاکٹر طاہرالقادری کی ہمہ جہت تجدیدی خدمات

ہر دور میں مجددین اور مصلحین کو جدا جدا علمی، فکری، سماجی چیلنجز درپیش رہے

اسلامی علوم کا پہلا فکری تصادم یونانی علوم و فنون کے ساتھ ہوا اور یوں عقل اور روحانیت پر مکالمے کا آغاز ہوا

ڈاکٹر شبیر احمد جامی

تاریخِ اسلام میں مجددین اور مصلحین کی خدمات کا تجزیاتی مطالعہ کرنے کے لیے اس امر کو جاننا ضروری ہے کہ اُن مجددین اور مصلحین کو اپنے اپنے دور میں کیا کیا چیلنجز درپیش تھے، جن سے نبرد آزما ہونے کے بعد ان سلیم الفطرت اور اعلیٰ فکر و بصیرت کے حامل بلند پایہ مفکرین نے تجدیدِ دین اور احیائے اسلام کے عظیم مشن کو اپنے اپنے دور میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ ذیل میں مختلف ادوار میں تشریف لانے والے مجددین اور اُن کی خدمات کا احاطہ کیا جارہا ہے۔ بعد ازاں اس امر کا جائزہ لیا جائے گا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو تجدید دین اور احیاء اسلام کے عظیم مصطفوی مشن کے حوالے سے کیا کیا چیلنجز درپیش تھے اور آپ نے ان سے نبرد آزما ہونے کے لیے کیا کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے:

ا۔ چھٹی صدی ہجری۔ امام غزالیؒ

چھٹی صدی ہجری (گیارہویں صدی عیسوی) تک کا دور یونانی علوم اور اسلامی علوم میں تصادم کا دور ہے۔ اسلام تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا اور اپنے اثرات سے دیگر تہذیبوں کو پسپا کر رہا تھا۔ اسی دوران یونانی علوم کے ساتھ اسلامی علوم کا تصادم ہوا۔ مجتہدینِ اسلام نے قرآنی تفکر و تدبر سے حاصل شدہ اجتہادی بصیرت کے ساتھ یونانی علوم کا مطالعہ کیا۔ ان علوم کی صحیح تحصیل کے بعد اشتراک فی العلم کے ذریعے ان کے مقرر کردہ اصولوں پر اسلامی علوم و عقائد کی حقانیت ثابت کی۔ اس طرح اسلامی تعلیمات نے یونانی افکار سے متاثر اذہان میں اپنا مقام پیدا کیا۔ انہوں نے قرآن و حدیث کا عقل کی گہرائیوں سے مطالعہ شروع کیا اور ذہنوں میں عظمتِ اسلام کا نور جاگزیں ہوا۔

اس تطبیق کے ذریعے جہاں فوائدِ کثیرہ حاصل ہوئے وہاں مخفی تسامحات اور فکری مغالطوں کی صورت میں نقصانات بھی سامنے آئے۔ عام مسلمان بھی یونانی علوم کی حقانیت کی طرف مائل ہوا اور اسلامی لٹریچر میں روح کی نسبت عقل کو زیادہ اہمیت حاصل ہوگئی۔ جس کا نتیجہ روحانی زوال کی صورت میں سامنے آیا اور امت کا رجحان بے عملی کی طرف ہوگیا۔

اس فکری انتشار کے دور میں امام غزالیؒ کی شخصیت سے اللہ پاک نے اپنے دین کی حفاظت و سربلندی کا کام لیا۔ آپ نے یونانی فلسفے کا تنقیدی جائزہ لیا۔ آپ نے فلسفہ کو رد کرنے سے پہلے یونانیوں کے اصول کے مطابق فنونِ فلسفہ پر کتابیں لکھیں جس سے یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ آئندہ ان مسائل پر وہ جو ردو قدح کریں گے' آشنائے فن ہوکر کریں گے۔ اس مقصد کیلئے ''مقاصد الفلاسفۃ'' لکھی۔ اس میں دقیق سے دقیق اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کو آسان بنا کر پیش کیا۔ جب آپ یہ ثابت کر چکے کہ فلسفے کا کوئی راز ان سے پوشیدہ نہیں رہا تو انہوں نے اصل مقصد یعنی فلسفہ کے رد پر توجہ دی۔ اسی بحث پر بعدازاں آپ

☆ ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ اسلامک سٹڈیز منہاج یونیورسٹی لاہور

نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ''تہافتہ الفلاسفہ'' ہے۔

یونانی اثرات کی وجہ سے عقل کو علم بالوحی کے مقابلے میں جو اہمیت حاصل ہوگئی تھی، آپ نے اس پر جو اعتراضات کئے عقل کی حدودِ رسائی کا تعین کیا اور اس سے ماوراء حقائق کی دریافت کیلئے ''حسِ باطنی'' کو متعارف کروایا اور اس تک رسائی پانے کے طریقے بتائے جو احیاء العلوم' کیمیائے سعادت' مکاشفۃ القلوب اور منہاج العابدین جیسی ضخیم کتب میں بکثرت دیکھے جاسکتے ہیں۔ آپ کے ان تجدیدی کارناموں کی برکت سے امتِ مسلمہ روحانی بالیدگی کی طرف متوجہ ہوئی اور عمل کی طرف رجحان بڑھنے لگا۔

۲۔ گیارہویں صدی ہجری۔ مجدد الف ثانیؒ

گیارہویں صدی ہجری (سولہویں صدی عیسویں) تک کا دور ہندو تہذیب کے اثرات اور اسلامی تشخص کے تصادم سے تعلق رکھتا ہے۔ ہندو دھرم نے مسلمانوں کے خلاف ایک متعصّبانہ تحریک شروع کی جس نے بہت جلد پورے برصغیر کو عناد ونفرت کی لپیٹ میں لے لیا اور ایوانِ اقتدار تک اپنے اثرات مرتب کئے۔ اکبر جیسے نوعمر اور جلد باز بادشاہ نے نہ صرف دینِ الٰہی کی جگہ دینِ اکبری کو متعارف کرایا اور اس کے ذریعے ان کے اثرات کو قبول کیا بلکہ ان کے مطالبات کی تکمیل شروع کردی۔ مسلمانوں کے تشخص کو ختم کرنے کیلئے اسلامی تعلیمات اور ہندومت میں کاملاً ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس منصوبے کو مذہبی جواز دینے کیلئے ان ناقص تعبیرات کو درجہ استناد دیا گیا جو وحدتِ ادیان کی صورت میں مذہبی فراخدلی کا عملی مظاہرہ کررہی تھیں۔ اس کے ساتھ مذہبی و درباری ملاؤں نے ہزار سال کے بعد نئے دین کی ایجاد کی ضرورت پر زور دیا۔

تاریخِ اسلام کے اس نازک موڑ پر شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ نے آگے بڑھ کر نعرہ تکبیر بلند کیا اور خدا داد فہم وبصیرت کے ساتھ اس مہلک ترین فتنے کا سر کچلا۔ ہندوؤں کے بڑھتے ہوئے اثرات کو ختم کرنے کیلئے ایک طرف امراء کو خطوط لکھے جن میں ان کے ناپاک عزائم کے بارے میں ان کو بتایا اور دوسری طرف خلفاء کی جماعت تیار کی اور ان کو مختلف جگہوں پر متعین کیا تاکہ وہ اپنے روحانی اور تبلیغی اثرات مسلمانوں میں دوبارہ پیدا کریں اور ان کو اسلامی تشخص کی بحالی کی طرف متوجہ کریں۔

۳۔ بارھویں صدی ہجری۔ شاہ ولی اللہؒ

بارہویں صدی ہجری (اٹھارویں صدی عیسوی) تک کا دور برصغیر میں مسلمانوں کے سیاسی زوال اور مذہبی اختلاف کا دور ہے۔ اس دور میں مغلیہ سلطنت زوال کا شکار ہوگئی اور مغرب کے معاشی' تہذیبی' نفسیاتی اور سیاسی غلبے کے نمو پذیر ہونے کے واضح امکانات روشن ہوگئے تھے۔

اس وقت مسلمانوں کے گرتے ہوئے وجود اور بکھرتی قوت کو پھر سے سمیٹنے کیلئے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ تمام تر توانائیاں بروئے کار لائے۔ آپ نے وقت کے بادشاہوں' امیروں' پیشہ وروں' لشکریوں' حکومتی عہدے داروں' علماء و صوفیاء اور عوام کے حالات کا پورا جائزہ لیا اور ان سب کو ان کی غلط روی کے خوفناک نتائج سے آگاہ کیا اور عقیدہ وعمل کی کئی خرابیاں دور کرنے کی کوشش کی۔

امیر وغریب کے درمیان جس طبقاتی کشمکش کا آغاز ہو چکا تھا، شاہ ولی اللہؒ نے اسے رفع کرنے کیلئے کتاب وسنت سے اقتصادی ومعاشی نظریے پیش کئے۔ مغلیہ سلطنت کے سیاسی زوال کے اثرات ختم کرنے کیلئے آپ نے صحیح حکمرانی کے اصول بیان کئے اور اسلامی نظامِ حکومت کی توضیح ایسے انداز میں کی جس سے حاکم ومحکوم کے درمیان خوشگوار تعلقات استوار ہوں اور کوئی تلخی باقی نہ رہے۔

مذہبی فرقہ واریت کو ختم کرنے کیلئے آپ نے مسلمانوں کے مختلف علمی اور فقہی طبقوں کے افکار میں مطابقت کے پہلو نمایاں کر کے ان کے درمیان صلح وآشتی پیدا کرنے کی کوشش کی اور اختلافی مسائل میں الجھے رہنے کی بجائے انہیں متفق علیہ مسائل کی طرف مائل کیا۔

۴۔ چودھویں صدی ہجری۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاںؒ

تیرہویں اور چودھویں صدی ہجری (انیسویں اور بیسویں صدی عیسوی) تک کا دور توحید اور بالخصوص تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کی نازک حدود پر اعتدالی وخوارجی دلائل سے حملہ آور

ہونے کا دور ہے جس کے تدارک کیلئے اس وقت کے بے شمار علماء کرام، صوفیائے عظام اور راست فکر مفکرین نے ممکنہ محاذوں پر بھرپور جہاد کیا۔ اس دور کے اوائل میں برصغیر میں جنہوں نے تاریخی خدمات سرانجام دیں، ان میں سے علامہ محمد اقبالؒ، پیر مہر علی شاہؒ اور اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان محدث بریلیؒ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ان راسخ العقیدہ شخصیات نے قوم کو یہ حقیقی فکر دی کہ تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ ہی تحفظِ دین و ایمان ہے۔

ناموسِ رسالت ﷺ پر حملہ آوروں میں دو طبقات پیش پیش تھے: ایک نام نہاد توحید پرست طبقۂ علماء تھا جس نے اپنے دعوتی مقاصد کو استعمال ہی اسی طرف کیا اور ''خالص توحید'' کے نام سے اہانتِ رسول ﷺ کا فتنہ کھڑا کیا۔ دوسرا خطرناک ترین فتنہ غلام احمد قادیانی جیسے خبیث الفطرت شخص کا بتدریج دعویٰ نبوت تھا۔

خوارجی اور قادیانی فتنوں کا زور توڑنے اور اہلِ اسلام کے ایمان کی حفاظت کیلئے مذکورہ بالا تینوں شخصیات نے بھرپور کاوشیں کیں لیکن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خانؒ کی خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے پوری زندگی اپنی علمی، فکری اور تحقیقی کاوشیں محبت وعشقِ رسول ﷺ پھیلانے میں وقف کر دی۔ آپ نے عشقِ رسول ﷺ کو ایمان و اسلام کی جان قرار دے کر، ہر سو عشقِ رسول ﷺ کے چراغ جلائے۔ آپ نے قوم کو یہ فکر دی کہ عشقِ رسول ﷺ ہی وہ معیار ہے جس پر اسلامی افکار و نظریات کی صحت اور مسلمان مفکرین و مصلحین کے قدو قامت کی پرکھ کی جاتی ہے۔ جو فکر و فلسفہ عشقِ رسول ﷺ سے خالی ہو اس کی عملی بنیادیں کھوکھلی، اس کے اثرات ناقص اور اس کے نتائج ناپائیدار ہوتے ہیں۔

امام احمد رضاؒ نے تنقیصِ رسالت کی غرض سے دیئے گئے سب اعتزالی و خوارجی دلائل کا محاکمہ کیا اور علمی دلائل سے ان کے جوابات دیئے۔ رسالت جیسے اسلامی امتیاز کو مخالفین تنقیص کا نشانہ بنا کر ایک طرف اسلامی عزت و وقار کو ختم کرنا چاہتے تھے تو دوسری طرف ہندو مسلم اتحاد پیدا کر کے اسلامی تشخص کو مٹا دینا چاہتے تھے۔ اعلیٰ حضرتؒ نے نگاہِ بصیرت سے اس مخفی سازش کو جان لیا اور دو قومی نظریے کے تحفظ کیلئے کوششیں کیں اور آپ نے ہندو مسلم امتیازات پر بھی دلائل دیئے۔

۵۔ 15 ویں صدی ہجری۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

پندرہویں صدی ہجری (بیسویں اور اکیسویں صدی عیسوی) موجودہ دور ہے۔ اس دور میں سائنسی ترقی اور اس میں مغربی افکار کی کوکھ سے جنم لینے والے مختلف نظاموں کے نفاذ سے جدید مسلم ذہن پر جو اثرات مرتب ہوئے اور اسلام کے نتیجہ خیز اور قابلِ عمل نہ ہونے اور موجودہ نظاموں کا مقابلہ نہ کرسکنے کی افواہیں تجدد پسند طبقے کی طرف سے اٹھیں۔

ان تمام کا تحقیقی جائزہ لینے کیلئے اسلامی مفکرین متوجہ ہوئے، کچھ نے مغربی افکار کے تضادات کو واضح کیا، کچھ نے اس کے مثبت نتائج سمیٹنے کی کوشش کی اور کچھ نے اسلامی نظام کے قابلِ عمل ہونے کے متعلق دلائل دیئے لیکن ان افکار و نظریات سے متعین ہونے والے مثبت اور منفی اثرات کا صحیح جائزہ اور اسلام کو پیش کرنے کی صحیح تعبیر کی سعادت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو حاصل ہوئی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے انقلابی نقطۂ نگاہ سے قرآن کا مطالعہ کیا اور تمام نظاموں کی اصل قرآن سے ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ مختلف معاشی سیاسی اور عمرانی اصولوں کو اخذ کر کے ان سے اسلامی انقلاب کے فکر کا ڈھانچہ تدوین کیا اور دلائل سے قرآنی اصولوں کی آفاقیت اور عالمگیریت کو ثابت کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی جاندار، بیدار مغز اور متحرک شخصیت نے قرآن و حدیث، سیرت اور تاریخ اسلام کا وسیع انقلابی مطالعہ کیا۔ خداداد عملی صلاحیتوں کی بنیاد پر اس انقلاب کو عملاً نافذ کرنے کیلئے کوششوں کا آغاز کیا جو آج تیز تر اثرات کے ساتھ منزل کی طرف بڑھ رہا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تجدیدی کاوشوں کی اہمیت و افادیت کو کماحقہ جاننے کے لیے ضروری ہے کہ ہم آج کے چیلنج سے آگاہی حاصل کریں کہ کن حالات میں شیخ الاسلام نے کیا تجدیدی کردار ادا کیا:

مسلم ذہن کے فکری رجحانات

آج مسلم ذہن میں دو قسم کے فکری رجحانات پائے جاتے ہیں۔ ایک مائل بہ راسخ العقیدہ ذہن ہے، ان کے نزدیک تمام

اقدار کامل اور ناقابلِ تغیر ہیں۔ یہ ذہن مسلمانوں کے اپنے شعور سے حاصل شدہ علوم کو بھی کامل اور نقص سے پاک سمجھتا ہے جبکہ دوسرا جدید ذہن ہے جس کی معذوری یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ اقدارِ کاملہ کو بھی تغیر پذیر اور ارتقاء پذیر سمجھتا ہے اور دوسرا یہ کہ اپنی معذوری کی بناء پر جدید ترین کو کامل ترین بھی سمجھتا ہے۔

مدعا یہ کہ ایک راسخ العقیدہ مذہبی ذہن ہے اور دوسرا جدید تعلیم یافتہ ذہن جو یورپ سے متاثر ہو رہا ہے۔ اسی طرح علماء اور جدید لوگوں میں فکری انتشار کی وجہ سے معاشرے میں انفرادیت اور اجتماعیت کے نظریات میں تصادم ہے۔ معیشت میں انفرادی حقوق و مفادات اور اجتماعی حقوق و مفادات میں تضاد و تصادم ہے۔ سیاست میں دو متضاد موقف اختیار کیے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ ریاست کا وظیفہ صرف اخلاق ہے، یعنی جان و مال اور آبرو کو قوت سے محفوظ کر کے لوگوں کو اخلاقی کمال حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرنا۔ دوسرا یہ کہ ریاست کا وظیفہ صرف معاشی ہے یعنی اپنی منصوبہ بندی کے تحت معاشی تخلیق کا نظام پیدا کرنا۔اسی طرح عالمی فکر بھی تضاد در تضاد کا شکار ہے۔ وہ ابھی تک معاشرت، معیشت اور سیاست میں نہ تضاد و تصادم کو رفع کر سکا ہے اور نہ واضح سمت متعین کر سکا ہے۔

فکرِ اقبالؒ کے امین: شیخ الاسلام

بیسویں صدی عیسوی میں ان فکری تضادات اور ان کے اثرات کا بغور مطالعہ اور موازنہ کرنے کیلئے کافی افراد میدان میں آئے لیکن اس کی کامل تشخیص اور اس کے مکمل علاج تک پہنچنے کی اہلیت کسی میں نہ تھی، کیونکہ ان میں سے کوئی بھی بیک وقت مغربی اور اسلامی فکر کا صحیح عالم موجود نہیں تھا۔ کوئی ان دونوں کو جانتا بھی تھا تو وہ اجتہادی بصیرت سے محروم تھا کہ ان دونوں کے تضادات اور اشتراکات کی درجہ بندی کرتا۔

اس نازک موڑ پر حضرت علامہ محمد اقبالؒ کی شخصیت ابھر کر سامنے آئی جنہوں نے اقوامِ مشرق کے سامنے مغربی تہذیب کا تنقیدی جائزہ اور تحقیقی مطالعہ پیش کیا۔ اقبالؒ نے اپنے تجدیدی افکار ''تشکیلِ جدید الٰہیات'' اور منظوم کلام میں پیش کیے ہیں۔ اس موقع پر علامہؒ کی پانچ بنیادی فکری باتوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو پورے خطبات میں مغز کی حیثیت رکھتے ہیں تاکہ حکیم الامت کی ان بنیادوں کے تناظر میں بھی عصرِ حاضر کی احیائی کاوشوں کو پرکھا جاسکے:

۱۔ روحانی الذہن افراد کی تیاری

۲۔ اسلامی الٰہیات کی تشکیلِ جدید

۳۔ مذہب کی ناگزیریت

۴۔ اسلام اور مغربی علوم میں اصولی تطبیق

۵۔ مسلمانوں کو بین الاقوامی سطح پر منظم و مستحکم کرنے کی ضرورت

مغربی علوم کی نشاۃِ ثانیہ سے جو فکری و علمی اثرات مرتب ہو رہے تھے اور اسلامی تہذیب کا حامل ذہن اپنے تجدیدی دور میں ان سے جو مثبت اور منفی اثرات قبول کر رہا تھا، اس کی نشاندہی حکیم الامت علامہ اقبال نے کی۔ علامہ محمد اقبال کے بعد مغربی علوم و افکار کا تنقیدی مطالعہ کر کے راست اسلامی فکر سے متعارف کروانے والے معاصر مفکرین میں ایک بڑا نمایاں نام ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کا ہے۔ ان دونوں کے انقلابی اثرات کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے باحسن و خوبی سمیٹا اور اس فیضان کو امتِ مسلمہ میں منتقل فرمایا۔

شیخ الاسلام کی فکر کے نمایاں پہلو

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ایک جید عالمِ دین اور محقق ہونے کی حیثیت سے قرآن و حدیث اور سیرت و تاریخِ اسلام کی روشنی میں انقلابیت کا مطالعہ کیا اور انقلابی افکار و نظریات کا وافر ذخیرہ مرتب کیا۔ آپ کی تصانیف قرآنی فلسفہ انقلاب، اسلامی فلسفہ زندگی اور بیسیوں خطابات اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اس کے ساتھ ان انقلابی افکار کو ایک منظم فکر اور زندہ نظام میں بدل کر ایک تحریک کی شکل دے دی۔ قرآنی فلسفہ انقلاب کی فکر کو قائدِ انقلاب نے کئی پہلوؤں سے حدِ تکمیل تک پہنچایا:

۱۔ آپ نے مصادرِ شرعیہ کی حیثیت سے قرآنی وسعت و جامعیت کو دلائل و براہین سے بیان کیا تاکہ تمام انقلابی اصول براہِ راست قرآن مجید سے اخذ ہوں۔

۲۔ آپ نے قرآن حکیم سے ماخوذ اصطلاحات کا سیرتِ نبوی اور اسوۂ انبیاء کی روشنی میں اطلاق کرکے ان کی مقصدیت

کو منتہائے کمال تک پہنچادیا ۔ غلبۂ دینِ حق کی جدوجہد کو انبیاءؑ کی جدوجہد کی روشنی میں بعثتِ دعوت اور اس کے نتائج کے حوالے سے مربوط کرکے واضح کیا کہ قرآن حکیم کس طرح دینی جدوجہد کی نتیجہ خیزی کی ضمانت دیتا ہے۔

۳۔ انسان کے علم و عمل میں ربط پیدا کرنے' حقیقتِ اولیٰ کے ساتھ تعلق کی بحالی، واردشدہ تجلیات کی روشنی میں انسانی اور کائناتی ربط کی نوعیت جاننے اور ذہنی و جسمانی سکون اور یقین و ایمان کی تکمیل کیلئے جس ''حسِ باطنی'' کی طرف غزالی، اقبال اور فاروقی نے توجہ دلائی، شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس پر عملی جدوجہد کی ۔آپ حضور پیر سیدنا طاہر علاؤ الدین الگیلانی البغدادیؒ کے روحانی فیض یافتہ ہیں۔آپ نے اس فیض کو عام کرنے اور جدید دور میں تصوف کے احیاء کیلئے خانقاہی نظام کا اجراء کیا اور اس کیلئے باقاعدہ عملی دستور مرتب کرکے ہر سال ہونے والے سالانہ اجتماعی اعتکاف میں اس پر عمل درآمد کا آغاز کردیا۔

۴۔ کوئی بھی انقلابی تحریک اور جدوجہد اس وقت تک کامیاب اور باثمر نہیں ہوسکتی جب تک وہ فکر و عمل کے تمام تقاضے پورے نہ کرے۔صرف فکری محاذ پر دادِ شجاعت دینا اور عملاً انقلاب کیلئے تیاری کا فقدان انقلابی تحریک کی ثقاہت کو ختم کر دیتا ہے۔شیخ الاسلام نے صرف انقلابی جدوجہد کے فکر و فلسفہ پر غور نہیں کیا بلکہ اس فکر کو عملاً رائج کرنے کیلئے اسلام کے نظامِ حیات کی عملی جدوجہد پر بھی کام کیا جو تین پہلوؤں پر مشتمل ہے:

۱۔معاشرت ۲۔معیشت ۳۔سیاست

(۱) معاشرت

معاشرت میں انقلاب بپا کرنے کیلئے آپ نے تین سطحوں پر عملی کاوشیں انجام دیں:

(i) اصلاحِ احوال (ii) رفاہ و بہبود عامہ (iii) بیداریٔ شعور

(i) اصلاحِ احوال: آپ نے اپنی جدوجہد کا آغاز دعوت سے کیا اور دعوت کے ذریعے جہاں قرآن وسنت کے پیغام کو عامۃ الناس کے سامنے رکھا، وہاں انہیں قرآن و سنت کی انقلابی تعلیمات اور اس کے مقابل معاشرے میں موجود ظالمانہ' فاسقانہ اور استبدادی ڈھانچوں اور قدروں سے بھی عوام کو آگاہ کیا۔ اس سے لوگوں کی معاشرت میں نہ صرف تعلق باللہ اور ربطِ رسالت کی روشنی پیدا ہوئی بلکہ ان میں ملک پر مسلط غیر عادلانہ اور ظالمانہ نظام کے خلاف بھی شعور و جذبہ پیدا ہوا۔

(ii)۔ رفاہِ عامہ: منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے نام سے آپ نے تحریک کا رفاہی اور بہبودی ونگ قائم کر کے معاشرے کے ضرورت مند افراد کی معاونت کیلئے عملی راستہ پیدا کیا تا کہ حتی الامکان معاشرے میں عملی اخوت اور ہمدردی کے ماحول کو پروان چڑھایا جاسکے۔

(iii) بیداریٔ شعور: دنیا بھر کا غیر سرکاری (NGO) سطح پر سب سے بڑا تعلیمی پروگرام شروع کیا گیا تا کہ عامۃ الناس کو دولتِ شعور سے بہرہ ور کیا جائے ۔

(۲) معیشت

اسلامی نظامِ معیشت کا عملی نظام ''بلا سود بنکاری'' کی شکل میں دیا جس میں آپ نے بتایا کہ دورِ حاضر میں بھی نہ صرف بلا سود بنکاری کا نظام قابلِ عمل ہے بلکہ اسی کو اپنانے میں ملک و ملت کی فلاح ہے۔قرآن و حدیث کی روشنی میں نئے معاشی تصورات دیئے جن کے نفاذ سے معاشرتی تفاوت کا خاتمہ ممکن ہے اس سلسلے میں آپ کی کتاب ''اقتصادیاتِ اسلام'' ایک انقلابی معاشی انسائیکلو پیڈیا ہے۔

(۳) سیاست

ملک میں رائج دجل وفریب کی سیاست کی اصلاح کیلئے 25 مئی 1989ء سے عملی سیاسی جدوجہد کا آغاز کیا اور اس فرسودہ انتخابی و سیاسی نظام کی تبدیلی کے لیے نعرہ بلند کیا۔ شیخ الاسلام کی ہدایات کی روشنی میں پاکستان عوامی تحریک آج بھی اس ضمن میں اپنا کردار ادا کررہی ہے۔

تحریک منہاج القرآن کے امتیازات اور اہداف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تحریکِ منہاج القرآن کو درج ذیل امتیازات پر قائم کیا:

۱۔جامعیت ۲۔خالصیت ۳۔صالحیت

۴۔انقلابیت ۵۔آفاقیت

☆ شیخ الاسلام نے فرد اور قوم کو قرآن وسنت کی انقلابی تعلیمات سے بہرہ ور کرنے کیلئے تحریک کو پانچ اہداف دیے:

۱۔ تعلق باللہ کی دعوت جس میں ذکرِ الٰہی، محبت ِالٰہی، خشیتِ الٰہی، اطاعت ِالٰہی اور عبادتِ الٰہی کی ترغیب دی۔

۲۔ ربطِ رسالت کی دعوت میں عشقِ رسول، اتباعِ رسول، ادب و تعظیمِ رسول، معرفتِ رسول اور نصرتِ رسول ﷺ کو لازمی قرار دیا۔

۳۔ رجوع الی القرآن کی دعوت میں قرآنِ مجید سے جبی تعلق، تلاوت، تدبر و تفکر، عمل بالقرآن، تبلیغ و اشاعت ِقرآن کے رشتوں کا شعور دلایا۔

۴۔ اتحادِ امت کی دعوت سے مراد سنت ِمحمدی ﷺ کا فروغ، امت کے تشخص کا فروغ، اجتماعی مفادات کا تحفظ، داخلی وخارجی حملوں کا تدارک اور عالمگیر دعوت کا احیاء ہے۔

۵۔ غلبۂ دینِ حق کی بحالی کی دعوت میں فکری وذہنی انقلاب، اخلاقی و روحانی انقلاب، معاشی و سماجی انقلاب، تعلیمی و ثقافتی انقلاب اور ملکی سطح پر سیاسی انقلاب شامل ہے۔

شیخ الاسلام کے فکری وعملی کارناموں کا اجمالی خاکہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہمہ جہتی کارناموں میں سے ہر کارنامہ نہایت تفصیل طلب ہے، تاہم ذیل میں ہم آپ کے فکری وعلمی کارناموں کا ایک اجمالی خاکہ نذرِ قارئین کررہے ہیں:

۱۔ تجدیدی کاوشیں

تجدیدِ دین کا مطلب ہے، دین کی طاقت وتاثیر کو فعالیت و تحرک کی صورت میں برقرار رکھنا تاکہ دین، غالب اورنتیجہ خیز رہے۔ خدا کی طرف سے رہنمائی کا اصلی ماخذ ہونے کی حیثیت سے انسانیت اس کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق امن وسکون سے زندگی بسر کرے۔ بعض اوقات نادان انسان اپنے عقلی اور وجدانی حاصلات سے راہنمائی لینا شروع کر دیتا ہے۔ خیالات کو عقائد اور اپنی تحقیقات کو علم کا نام دیتا ہے اور اس سے اپنی زندگی کی تمام مشکلات حل کرنا چاہتاہے جس سے وہ فکری انتشار اور عملی تضادات کا شکار ہوتا ہے۔ اسی دوران کوئی مردِ حق آگاہ اٹھتا ہے اور انسانیت کی راہنمائی کرتا ہے اور دین کی طرف اس کو مائل کرتا ہے۔

آج کا دور چونکہ سائنسی علوم کی ترقی کا دور ہے اس زمانے میں مغربی نظاموں کی پیروی کی جا رہی ہے اور اپنی فلاح ونجات کے لئے اس کو حرفِ آخر سمجھا جانے لگا ہے۔ آپ نے اس چیلنج کو قبول کیا اور تاریخی کارنامہ سرانجام دیتے ہوئے نہ صرف اسلامی افکار کے مطالعے کی طرف توجہ دلائی بلکہ ان افکار کو عملاً نافذ کرنے کی جدوجہد کا آغاز کیا۔

۲۔ تاویلاتِ باطلہ کا رد

قرآن و حدیث کی تعلیمات انتہائی جامع اور ہر اعتبار سے کامل ہیں اور زندگی کے ہر ہر شعبے اور پہلو پر اس میں راہنمائی موجود ہے۔ اس میں اعتقادی، فکری، فقہی وعملی، اخلاقی و اصلاحی، معاشی و معاشرتی، عمرانی و ثقافتی اور سیاسی اصلاح کے لئے راہنمائی کے اصول وقواعد ہیں اور ایک دوسرے سے باہم مربوط لیکن وقت کے ساتھ ان قوائد میں کجی واقع ہو جاتی ہے۔ ایک مصلح اور داعیٔ حق کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ حالات کے تقاضے اور زمانے کے بدلتے ہوئے پیمانوں پر اس کو دوبارہ نافذ اور رائج کر دیتا ہے۔ اسی مذکورہ اصول کی روشنی میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے قرآن وحدیث کی صداقت و اعتدال پر مبنی تعلیمات میں غور وخوض کرتے ہوئے امت کو قرآن وحدیث سے صحیح تاویل وتعبیر کی راہ دکھائی۔

آج جب ہر طرف صداقت و دیانت زوال کا شکار ہے اور تاویلاتِ باطلہ کے ذریعے مزید اندھیرا کیا جارہا ہے اور عقائد و اعمال تفرقہ پروری سے دھندلا چکے ہیں تو آپ نے عقائد و معاملات ہر دو سطح پر باطل تاویلات کا رد کرتے ہوئے امت کو دین اسلام کے ہر پہلو کی حقیقی تاویل سے آشنا کیا۔

۳۔ اجتہادی بصیرت

اجتہادی بصیرت وہ ملکہ ہوتا ہے جو قرآن و حدیث کے علوم میں وجدان کی حد تک رسوخ سے حاصل ہوتا ہے۔ جس سے حقائق کو صحت کے ساتھ جانا و پہچانا جاتا ہے اور معروضی حالات کی نوعیت کا تعین کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے اعلیٰ اجتہادی بصیرت سے فکری ونظری محاذ پر تاریخی کارنامہ سر انجام دیا۔ آپ نے قرآن و حدیث، سیرت اور خلافتِ راشدہ کے مطالعہ سے امتِ مسلمہ کے درپیش مسائل کا حل دیا۔ آپ کی تصنیف ''قرآنی فلسفہ انقلاب'' کا ایک ایک باب آپ کی اجتہادی بصیرت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

۴۔ اعتدال و تطبیق

اعتدال و تطبیق سے مراد...... افراط و تفریط سے ہٹ کر فکر ونظر اور اخلاق وعمل کو باہم مربوط کرنا ہے، اسی اعتدال کی برکت سے انتشار، تضاد اور فرقہ واریت ختم ہو جاتی ہے، علم وعمل میں وسعت، جامعیت اور ثقاہت پیدا ہوتی ہے۔ مفکرین ہر زمانے میں اعتدال سے کام لیتے رہے ہیں۔ جو مفکر اعتدال و تطبیق سے کام لے وہ مختلف افکار و نظریات کو کھنگالتا ہے۔ ان کے صحیح اور غلط پہلوؤں کی نشاندہی کرتا ہے ان کے مابین صحیح پہلوؤں کی تطبیق کرتا ہے غلط پہلوؤں کی اصلاح کا راستہ متعین کرتا ہے۔ تاریخ کے نازک موڑ پر علمی وعملی تضادات کے زور کو توڑنے کے لئے اور فکر وعمل کو متوازن کرنے کے لئے مجددینِ اسلام اعتدال و تطبیق سے کام لیتے ہیں۔ یہی اعتدال ان کے زمانے کے انتشار کو ختم کرتا ہے اور فکری وحدت اور عملی یکسانیت کا ماحول پیدا کرتا ہے۔

اسی تطبیقی رویے کی وجہ سے آپ نے شیعہ وسنی تضادات کو ختم کیا اور فقہاء کے گرہوں کے درمیان اختلاف کو حد اعتدال تک پہنچایا۔ الغرض شیخ الاسلام نے عقائد، اعمال، معاملات، معاشرت اور ہر شعبۂ زندگی کے حوالے سے اعتدال و توازن کو فروغ دیا اور ہر سطح پر دہشت گردی، انتہاء پسندی اور افراط و تفریط کے سدِ باب کے لیے علمی وفکری خدمات سرانجام دیں۔ قیامِ امن، بین المسالک رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کا فروغ بھی آپ کے معتدل و متوازن رویوں کا عکاس ہے۔

علاوہ ازیں شیخ الاسلام نے فکری، مذہبی اور سیاسی تضادات کو بھی ختم کرنے کی کوشش کی اور ان کے درمیان اعتدال و تطبیق پیدا کی۔ آپ کی 600 سے زائد کتب اور ہزاروں لیکچرز آپ کے معتدل و متوازن مزاج اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کے آئینہ دار ہیں۔

۵۔ احیائے تصوف

اصحابِ صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طرزِ حیات اپنا کر زہد، ورع، خلوصِ عبادت، للّٰہیت، صبر و رضا کے میدانوں میں خیمہ زن ہونا تصوف کہلاتا ہے۔ ''یریدون وجهه'' کی صفت سے متصف لوگ کبھی عجمی عادات، رہبانی رسومات اور غیر اسلامی یوگیانہ نظریات سے متاثر ہو کر ان عادات کو اپنانے لگے تو اسلاف کو ضرورت پیش آئی کہ خالص اسلامی تصوف کو ان بدعات و توہمات سے پاک کر کے اس دور کے تقاضوں کے مطابق قابلِ عمل بنایا جائے یہی عمل احیائے تصوف تھا۔

شیخ الاسلام بھی عشق رسول ﷺ کو تصوف وطریقت کی بنیاد قرار دیتے ہیں اور اسے ہر سعادت کی اصل سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک ادبِ رسول ﷺ ہی عینِ روحانیت ہے، تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے بغیر اس کا حصول ممکن نہیں۔ آپ نے تزکیہ نفس کی طرف لوگوں کی توجہ دلائی۔ موجودہ مادی ترقی کی دوڑ میں اکیسویں صدی میں تصوف و روحانیت کی پاکیزہ اور شخصیت ساز قدریں مجروح ہو چکی ہیں اور خانقاہوں میں زندہ تصوف کی بجائے جامد، رسمی، غیر عملی اور حصول جاہ ومنصب پر مبنی تصورات رہ گئے ہیں، شیخ الاسلام نے تصوف کو دوبارہ زندہ تحریک بنانے کے لیے علمی اور عملی دونوں میدانوں میں کوششیں کیں۔ تصوف کے قابلِ عمل لٹریچر اور سیکڑوں خطابات کے ذریعے امتِ مسلمہ کو حقیقت اولیٰ کے ساتھ روحانی ربط پیدا کرنے کی ترغیب دی۔

خلاصۂ کلام

تجدیدِ دین اور احیائے اسلام کے عظیم مقصد کے حصول کے لیے بلاشبہ دورِ حاضر کے چیلنجز سے ہر سطح پر نبرد آزما ہونے کے لیے ایسی جامع شخصیت کی ضرورت تھی، جن کی طبیعت خواجہ نظام الدینؒ کی تاثیر، حضرت غوث اعظمؓ کی دعوت و خطابت، غزالیؒ کی تحقیق، مجدد الف ثانیؒ کی دینی حمیت، شاہ ولی اللہؒ جیسی وسعتِ نظر اور اعلیٰ حضرت جیسی کیف و مستی ہو، جو عشق کو کائنات کی جان سمجھے۔ عصرِ حاضر میں ایسی ہی جامع شخصیت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہے جہاں روایت و درایت باہم بغلگیر ہیں--- جہاں عقل و نقل ہم آہنگ ہیں--- جہاں فکر و مذہب یکجا ہیں--- جہاں تضادات کی تطبیق ہے--- جہاں دائرہ اطلاق کا تعین ہے--- جہاں جز وکل میں مماثلت اجاگر ہوتی ہے--- یہ تمام اوصاف ہمیں جس ایک قالب میں ڈھلے نظر آتے ہیں اور جہاں تمام علمی، فکری اور تحقیقی دھارے ایک سمندر کی شکل اختیار کر لیتے ہیں، اس شخصیت کا نام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہے۔ ❁❁❁❁❁

شعور و آگہی اور شرح خواندگی

شیخ الاسلام نے تعلیم یافتہ اُمت کے خواب کی تعبیر کے لئے ماڈل تعلیمی ادارے قائم کئے

منہاج یونیورسٹی لاہور، منہاج کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز، منہاج کالج برائے خواتین منہاج ایجوکیشن سوسائٹی، آغوش آرفن کیئر ہوم، لارل ہوم انٹرنیشنل سکولز تعلیم یافتہ نسل پروان چڑھا رہے ہیں

علی وقار قادری

دور کوئی بھی ہو اصلاح کا عمل ہمیشہ ''علم'' سے وابستہ رہتا ہے۔ اصلاح چاہے ظاہر و باطن کی ہو یا عقیدہ و عمل کی، معاملات کی ہو یا اخلاق کی، ہر طرح کی اصلاح کے لیے بنیادی مواد، لائحہ عمل اور روڈ میپ ''علم صحیح'' فراہم کرتا ہے۔ خرابی جتنی کثیرالجہت ہوگی، اس کی اصلاح کے لیے اسی قدر علمی تنوع کی ضرورت ہوگی۔ قرآن مجید نے حضور نبی اکرم ﷺ کے فرائضِ منصبی بیان کرتے ہوئے اسی پہلو پر زور دیا اور بادی النظر میں اصلاح کے لیے علم کا تقدم صراحت سے بیان فرمایا۔ قرآن مجید نے آپ ﷺ کے چار فرائضِ منصبی بیان فرمائے ہیں جنہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ تعلیم/علم ۲۔ تعلیم کی بنیاد پر اصلاح

اس ضمن میں اہم ترین اور لطیف بات یہ ہے کہ ان چہارگانہ فرائضِ نبوت میں سے پہلے تین کا تعلق براہِ راست ''علم'' سے ہے اور چوتھے کا تعلق ''اصلاح کے جملہ گوشوں'' سے ہے۔ ''علم'' سے متعلق فرائضِ نبوت یہ ہیں:

۱۔ تلاوت آیات ۲۔ تعلیمِ کتاب ۳۔ تعلیمِ حکمت

اصلاح کے جملہ گوشوں کے لیے جو جامع اصطلاح بیان کی گئی وہ ''تزکیۂ نفس/اصلاحِ احوال'' ہے۔

چہارگانہ فرائضِ نبوت اور ان کی شاندار ترتیب کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے یہ اصول نہ صرف واضح فرمایا بلکہ وضع بھی فرمادیا کہ علم، شعور، آگہی اور تعلیم وہ ابتدائی لوازمات ہیں جن کے بغیر کثیر الجہت اصلاح کا بیڑا کبھی نہیں اٹھایا جاسکتا۔ معاشرے کے جملہ پہلوؤں کی اصلاح کے لیے یہی نظم انبیاء علیہم السلام، صلحاء، ائمہ، مجتہدین اور مجددین نے بھی اپنایا۔

اصلاحِ امت کے لیے یہی نظم تحریک منہاج القرآن اور قائدِ تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنایا۔ آپ کی خدمات کسی ایک جہت میں نہیں بلکہ ہمہ جہت ہیں۔ اس لیے ''تحریک منہاج القرآن کو رسول نما تحریک'' کہا گیا ہے۔ منہاج القرآن کی وضاحت کے لیے اس سے زیادہ بہترین اصطلاح نہیں ہوسکتی۔ رسول نئی شریعت کے ساتھ ہمہ جہت اصلاح کے لیے مبعوث ہوتے ہیں جبکہ نبی پہلے سے موجود شریعت کی اتباع میں اُن اقدار کے احیاء کے لیے تشریف لاتے ہیں جو اپنی اصل کھو چکی ہوں۔ یہی فرق ہے رسول نما تحریک اور عام اصلاحی تحریک میں۔ رسول نما تحریک کا منصب زندگی کے ہر شعبہ کی اصلاح ہوتا ہے۔ تحریک منہاج القرآن اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے گزشتہ چار دہائیوں کے کام کا جائزہ لیں تو شاید ہی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا ہو جس میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر آپ کی طرف سے قابلِ ذکر کردار ادا نہ کیا گیا ہو۔

اس عالمگیر کام کا آغاز ہی علم، شعور، آگہی، حکمت، دانش اور تدبر سے عبارت ہے۔ اس عالمگیر کام کے لیے آپ نے ابتدائی طور پر علم کے فروغ کے لیے نہایت قابلِ ذکر کارنامے سرانجام دیئے جن سے ابتدائی سالوں ہی میں دنیا کے کونے کونے سے آپ کے عشاق، تشنگانِ علم ودانش سمٹتے چلے آئے اور یوں اہلِ دانش ومحبین کا ایک ایسا طبقہ میسر آیا جن کی اخلاقی طور پر

تربیت کر کے تعلیمی انقلاب کے عظیم مقصد کے لیے افراد تیار کیے گئے۔ یہ لوگ صرف دینی طبقہ سے ہی تعلق نہیں رکھتے تھے بلکہ زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے اہلِ فکر تھے۔ اس طرح سے علم ودانش کی وہ سلطنت جس کو آپ قائم فرما کر معاشرے کو علم کے نور سے منور کرنا چاہتے تھے، اس کی بنیادیں قائم کی جاچکی تھیں۔ ان بنیادوں پر دیواروں کا کام آپ کے سحر انگیز اور پُرمغز خطابات نے کیا۔ آپ کا تکلّم، الفاظ کا چناؤ، معانی میں گہرائی وگیرائی، مؤثر اندازِ بیاں اور وسعتِ علمی نے لوگوں کو آپ کے خطابات کا گرویدہ کردیا اور چند ہی سالوں میں ایک دنیا آپ کے سحرِ خطابت کی اسیر ہوچکی تھی۔ ان دیواروں پر چھت کا کام آپ کی شاندار، بامقصد اور مدلّل تصنیفات نے کیا، جو دیکھتے ہی دیکھتے اہلِ فکر کے افکار پر چھا گئیں۔

یہ سفر یہیں ختم نہ ہوا بلکہ اپنے علمی و الہامی افکار کے فروغ اور اشاعت کے لیے شیخ الاسلام نے باقاعدہ تعلیمی اداروں کی بنیاد رکھی جس میں ہر سطح کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ پاکستان میں بالخصوص اور دنیا میں بالعموم آپ کے قائم کردہ تعلیمی ادارے ’’شعور وآگہی کے فروغ اور شرح خواندگی میں اضافہ‘‘ کے لیے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان ادارہ جات کی تفصیل یوں ہے:

ا۔ منہاج یونیورسٹی کا قیام

منہاج یونیورسٹی لاہور (MUL) اپنے شاندار ڈگری پروگرامز، محنتی اور تجربہ کار تدریسی عملہ، معیاری تعلیم و تربیت اور صاف ستھرے ماحول کے باعث اِس وقت پرائیویٹ سیکٹر میں تیزی سے ترقی کرنے والی یونی ورسٹی ہے۔ منہاج یونی ورسٹی ہر سال مستحق طلبہ و طالبات کو کروڑوں روپے کا مالی ریلیف بھی مہیا کرتی ہے۔ منہاج یونی ورسٹی لاہور پرائیویٹ سیکٹر کی واحد یونی ورسٹی ہے جس میں اِنتہا پسندی کے خاتمے اور بین المذاہب رواداری کے فروغ کے لیے School of Peace اور Counter- Terrorism اور تصوف کے شعبہ جات قائم کیے گئے ہیں۔ یہ ڈگری پروگرامز نوجوانوں اور مختلف شعبہ جات میں خدمات انجام دینے والے پروفیشنلز میں بڑی تیزی سے مقبول ہو رہے ہیں۔

منہاج یونیورسٹی گزشتہ کئی سالوں سے بین المذاہب ہم آہنگی اور اسلامک بینکنگ اینڈ فنانس جیسے اہم عصری مسائل پر بین الاقوامی کانفرنسز کرا رہی ہے جس میں دنیا بھر کی یونیورسٹیز کے ماہرین شریک ہوتے ہیں۔

۲۔ کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز

منہاج القرآن کے زیرِ اہتمام تعلیمی شعبہ میں منفرد خدمات انجام دینے والا بڑا تعلیمی ادارہ کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز اور جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن ہے۔ کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز کا لاہور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن اور منہاج یونی ورسٹی لاہور جبکہ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کا عالمِ اِسلام کی ممتاز یونی ورسٹی جامعہ الازہر مصر سے اِلحاق ہے۔ کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز میں علومِ شریعہ کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں۔ یہاں کا فارغ التحصیل بیک وقت دینی اسکالر بھی ہوتا ہے اور کامرس، آئی ٹی اور اسلامی معاشیات کا ماہر بھی ہوتا ہے۔ کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز کے فارغ التحصیل اسکالرز اس وقت پاکستان سمیت دنیا کے 90 ممالک میں بطور پروفیشنلز مختلف اداروں میں کلیدی عہدوں پر شاندار ذمہ داریاں انجام دے رہے ہیں۔ منہاج المدارس کے عنوان سے ایک تعلیمی بورڈ قائم کیا گیا ہے جس کے ساتھ اِلحاق کے ذریعے دیگر مدارس بھی اپنے ہاں جامعہ اِسلامیہ منہاج القرآن کے نصاب اور تعلیمی نظام کا اِجراء کرتے ہیں۔

۳۔ منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کا قیام

تعلیم سے متعلق حکومتوں کی غیر سنجیدگی، بے حسی اور جاری نظامِ تعلیم میں عدم مقصدیت ایسے عناصر ہیں جس نے شیخ الاسلام کو منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے قیام کی طرف متوجہ کیا۔ 1994ء میں باقاعدہ طور پر منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کا قیام عمل میں لایا گیا اور بامقصد، معیاری، غیر منافع بخش، جدید اور اسلامی تعلیم کے امتزاج پر مبنی ادارہ معرضِ وجود میں آیا۔ منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے تحت ملک بھر میں چھ سو سے زائد تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں جن میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد طلبہ زیرِ تعلیم ہیں، دس ہزار سے زائد (اساتذہ و دیگر افراد) کا

روزگار وابستہ ہے۔ گزشتہ 25 سالوں میں کم وبیش دو لاکھ سے زائد طلبہ وطالبات سکولنگ کے بعد اعلیٰ تعلیم اور بعض اعلیٰ عہدوں پر ملک وقوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ منہاج ایجوکیشن سوسائٹی ہر سال ہزاروں قابل اور غریب طلبہ کو وظائف دیتی ہے جو کیش، کتب، یونیفارم اور فیس معافی کی صورت میں ہوتے ہیں۔ MES سالانہ بنیادوں پر پورے ملک میں تقریباً دو کروڑ روپے مالیت کے تعلیمی وظائف دیتی ہے۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کا نصاب شیخ الاسلام کی تعلیماتِ امن و آشتی کا عکاس ہے۔ MES کے سکولز میں جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامیات کا جامع نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ ہر کلاس میں القرآن، الحدیث، الفقہ اور تاریخِ اسلام کے عناوین سے اسباق ترتیب دیئے گئے ہیں جو بچے کے عقیدۂ محبتِ الٰہی، عشق و ادبِ رسالت مآب ﷺ، اہلِ بیت کرام واصحابِ رسول ﷺ کی تعظیم، اولیاء وصالحین کا ادب اور اعلیٰ تر علمی استنباطات اور استدلالات کا مجموعہ ہیں۔ ساتھ ہی ''اردو ریڈر'' کے عنوان سے انبیائے کرامؑ ،اہل بیت واصحاب رسول ﷺ کی مبارک زندگیاں کہانی کے انداز میں بچوں کو پڑھائی جاتی ہیں تاکہ ابتدائی سطح سے ہی بچہ اپنے لیے صحیح آئیڈیل کا تعین کر سکے۔ ابتدائی کلاسز میں قرآنی قاعدہ شاملِ نصاب ہے۔ اس کے ساتھ ''تعلیم القرآن'' کے عنوان سے قرآن مجید کا متن لفظی و بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے تاکہ بچے پر تفہیمِ مفردات کا دروازہ کھلے اور قرآن مجید کو براہِ راست سمجھنا شروع کرے۔ یہ نصاب شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری اور چیئرمین ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی طرف سے اس ملک کے تعلیمی نظام پر ایک احسان ہے۔

۴۔ لارل ہوم انٹرنیشنل سکولز کا قیام

یہ جدید ڈیجیٹل CMS پر مبنی نظامِ تعلیم ہے جو جدید ترین تدریسی منہج کے ساتھ ساتھ دینی، اخلاقی اور اعتقادی اقدار کا بھی ضامن ہے۔ اس میں جدید تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلامیات کا مذکورہ جامع نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ یہ فرنچائز ماڈل ہے۔ محض تین سالوں میں اس کے تحت چلنے والے سکولز کی تعداد سو سے بڑھ چکی ہے۔ لارل ہوم میں بچوں کی اخلاقیات کو پروان چڑھانے کے لیے Character based activity Calendar متعارف کرایا گیا ہے۔ یہ کیلنڈر ہر ماہ کی ایک قدر متعین کرتا ہے اور پھر اس ماہ کے چار ہفتوں میں اس قدر کو بچے کی شخصیت کا حصہ بنانے کے لیے سرگرمیاں کرائی جاتی ہیں۔ اس کیلنڈر میں اہم ترین اقدار میں سے ''سچائی''، ''دیانت''، ''خدمتِ خلق'' اور ''ادب'' شامل ہیں۔ ان اقدار کے احیاء کے ذریعے لارل ہوم معاشرے کو سچے، دیانتدار، مخلص اور باادب افراد دینے کا کام کر رہا ہے۔

۵۔ منہاج کالج برائے خواتین کا قیام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 1996ء میں منہاج کالج برائے خواتین کی بنیاد رکھی۔ آپ کا پہلے دن سے یہ مؤقف ہے کہ نہ صرف خواتین کو زندگی کے ہر شعبہ میں نمائندگی دی جائے بلکہ تعلیم وتعلّم بھی خواتین کے لیے لازمی ہے۔ ماں تعلیم و تربیت سے آشنا ہوگی تو پوری نسل کی تربیت درست ہوگی۔ اسی ضرورت کے تحت آپ نے کم وبیش چار دہائیاں قبل جب تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی تو ساتھ ہی ویمن لیگ کا فورم قائم فرمایا جس پر اس وقت کے تنگ نظر لوگوں نے فتوے لگائے مگر شیخ الاسلام کی نگاہ کئی دہائیاں آگے دیکھتی ہے۔ آج وہی لوگوں اس ضرورت کے قائل ہوگئے ہیں۔

منہاج کالج برائے خواتین کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں جدید تعلیم اور دینی علوم کا شاندار امتزاج پایا جاتا ہے۔ یہ ادارہ بچیوں کے لیے انٹرمیڈیٹ (ایم اے، آئی سی ایس، آئی کام) کے ساتھ الشهادة الثانوية، گریجویٹ (بی ایس) کے ساتھ لازمی تعلیم کے طور پر الشهادة العالية اور ماسٹر کی پروفیشنل ڈگری کے ساتھ الشهادة العالمية کی ڈگری بھی مہیا کرتا ہے۔ یعنی منہاج گرلز کالج کی ہر طالبہ بیک وقت دینی وعصری علوم حاصل کرتی ہے۔ اس کے علاوہ ایم فل پروگرام اور بہت سے شارٹ کورسز کا بھی وقتاً فوقتاً انعقاد کیا جاتا ہے۔

اب تک اس کالج سے فراغت پانے والی خواتین کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر اور مذہبی طور پر تنگ نظر اور متشدد معاشرے میں دین و دنیا کے امتزاج کی حامل خواتین کا اس کثرت سے ہونا یقیناً پاکستان اور اہلِ پاکستان کی آئندہ نسلوں پر شیخ الاسلام کا بہت بڑا احسان ہے۔ اس کے

ذریعے شعور و آگہی کے فروغ اور شرح خواندگی میں اضافہ بھی خاطر خواہ حد تک ہو رہا ہے۔ ایک عورت کو شعور دینا صرف ایک عورت کو نہیں بلکہ کئی نسلوں کو شعور دینا ہے۔

۶۔ آغوش آرفن کیئر ہوم کا قیام

اہلِ پاکستان کے لیے شیخ الاسلام کا یہ ایک ایسا تحفہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ آغوش کمپلیکس میں چار ادارے کام کر رہے ہیں: ۱۔ آغوش آرفن کیئر ہوم
۲۔ تحفیظ القرآن ۳۔ آغوش گرائمر سکول
۴۔ منہاج کالج آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی

آغوش آرفن کیئر ہوم کا قیام 2005ء میں شیخ الاسلام کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا۔ یتیم اور غریب بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے یہ پراجیکٹ بے مثال ہے۔ یہ یتیم بچوں کے لیے بہترین رہائش، معیاری تعلیم، اچھی خوراک، مناسب لباس اور شاندار تربیت کا ضامن ہے۔ اس کا مقصد ایسے بچوں میں احساسِ کمتری کو ختم کر کے، تعلیم و تربیت کے ذریعے ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنا ہے تاکہ وہ معاشرے کے دیگر طبقات کے ساتھ برابری کی سطح پر زندگی گزاریں اور معاشرے کے مفید اور کارآمد فرد بن سکیں۔ جو بچے آغوش کی آغوش میں پرورش پاکر دیندار، تعلیم یافتہ ہوکر باعزت زندگی گزار رہے ہیں، وہ نہ صرف انفرادی سطح پر ایک ذمہ دار شہری ہیں بلکہ اجتماعی سطح پر بھی معاشرتی ذمہ داریوں کو کماحقہٗ سرانجام دیتے ہیں۔ بصورتِ دیگر ایسے بچے آغوش جیسے اداروں کی عدم موجودگی اور معاشرے کی بے حسی کی وجہ سے چوری، ڈکیتی، منشیات اور شدت پسندی جیسے قبیح رجحانات کا شکار ہوجاتے ہیں۔

گزشتہ 15 سالوں میں آغوش نے 1048 خاندانوں کے چشم و چراغ تعلیم و تربیت کے مراحل سے گزار کر باوقار فرد بنا دیئے ہیں۔ شیخ الاسلام کا یہ کردار شعور اور آگہی اور پاکستان کی شرح خواندگی کے اضافہ میں بھی ایک گراں قدر کارنامہ ہے اور کرائم ریٹ کم کرنے میں بھی شاندار حصہ ہے۔ ان بچوں کی تعلیم نے 1000 سے زائد خاندانوں کو معیاری زندگی بھی عطا کر دی۔ آغوش سے تعلیم حاصل کرنے والے ان طلبہ میں سے کئی طلبہ سائنس مضامین میں ایم فل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

علاوہ ازیں آغوش کے طلبہ کے ہر سال بورڈ میں شاندار نتائج آتے ہیں۔ کئی طلبہ جامعہ الازہر مصر میں زیرِ تعلیم ہیں، کئی پاک آرمی جوائن کر چکے ہیں، کئی اعلیٰ سرکاری ملازمتوں کو اختیار کر چکے ہیں۔ یہ پراجیکٹ معاشرے کے بے یارومددگار اور پسے ہوئے طبقے کو شعور و آگاہی اور خواندہ کرنے کے حوالے سے بے مثال ہے۔

۷۔ فروغِ علم کے لیے جدید لائبریریز کا قیام

منہاج القرآن کے تعلیمی اداروں میں زیرِ تعلیم طلبہ و طالبات کے تحقیق و مطالعہ کے لیے بین الاقوامی معیار کی لائبریریاں قائم کی گئی ہیں۔ پاکستان کے طول وعرض میں جہاں منہاج القرآن کے سینٹرز ہیں وہاں وہاں ان سے متصل لائبریریز بھی قائم کی گئی ہیں تاکہ سینٹر پر آنے والا ہر شخص لائبریری سے استفادہ کی عادت اپنائے۔ منہاج یونیورسٹی میں حال ہی میں ایک لائبریری زیرِ تعمیر ہے جو ایشیاء کی پہلی ربوٹک (Robotic) لائبریری ہوگی۔

۸۔ عالمگیر تعلیمی و دعوتی انفراسٹرکچر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے پاکستان اور بیرونِ پاکستان پوری دنیا میں اِسلامی مراکز، کمیونٹی سینٹرز اور تعلیمی اِدارہ جات قائم کیے ہیں جو مقامی آبادی کو علم وحکمت کے نور سے منوّر کرتے ہوئے ان کی فکری اور اَخلاقی و رُوحانی اِصلاح کا فریضہ بخوبی نبھا رہے ہیں۔ براعظم ایشیا، یورپ، افریقہ، امریکہ و آسٹریلیا کے متعدد ممالک میں تعلیمی و اِسلامی مراکز قائم کیے گئے ہیں۔

۹۔ فروغِ علم کے لیے تصنیف و تالیف

اللہ تعالیٰ نے تحریکِ منہاج القرآن کے بانی و سرپرستِ اَعلیٰ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو زبان و بیان پر ملکہ عطا کرنے کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کی توفیق اور نعمت سے بھی بخوبی نوازا ہے۔ انہوں نے سیکڑوں موضوعات پر 1 ہزار سے زائد کتب تصنیف کی ہیں جن میں سے 600 کتب اُردو، عربی اور انگریزی زبان میں شائع ہو چکی ہیں۔ علاوہ ازیں قدیم اور جدید ہر طرح کے سیکڑوں موضوعات پر شیخ الاسلام نے ہزاروں خطابات اور لیکچرز و دُروس دیے ہیں۔ اِس طرح پوری دنیا میں

لاکھوں کروڑوں افراد اِن تصنیفات و تالیفات اور خطابات سے مستفید ہوکر اپنی اصلاح و ہدایت کا سامان کر رہے ہیں۔

۱۰۔ انسدادِ دہشتگردی اور فروغِ امن کیلئے جدوجہد

شیخ الاسلام نے قومی اور بین الاقوامی سطح پر قیامِ اَمن کے لیے فکری، تحریری اور تقریری ہر میدان میں فقید المثال خدمات انجام دی ہیں اور اپنی تصنیفات و تالیفات اور خطابات کے ذریعے دنیا کو باور کروایا ہے کہ اِسلام اِنتہا پسندی کا نہیں بلکہ اَمن و محبت، اِعتدال و میانہ روی اور ہم آہنگی و رواداری کا دین ہے۔ خدمتِ اِنسانیت کے اِس باب میں 6 سو صفحات پر مشتمل اِنسدادِ دہشت گردی کا فتویٰ ایک ایسی علمی و فکری کاوش ہے جسے اپنوں اور غیروں سبھی نے بے حد سراہا ہے۔

تحریکِ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے 40 سے زائد کتب پر مشتمل فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کا اِسلامی نصاب مرتب کیا گیا ہے جس کا برملا اِعتراف عالمِ اِسلام کی سب سے بڑی نمائندہ تنظیم OIC کی طرف سے بھی کیا گیا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فروغِ اَمن کی کاوشوں کے نتیجے میں مغربی دنیا نے اِسلام کے اَمن بیانیہ کو پذیرائی دی اور امریکہ میں شیخ الاسلام کے اَمن بیانیے کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ کسی ایک فرد یا ادارے کی نہیں بلکہ پورے عالم اِسلام کی سعادت و کامرانی ہے۔ شیخ الاسلام کی ان ہی ہمہ جہتی خدمات کی بناء پر آپ کی تحریک تحریکِ منہاج القرآن کو اَقوامِ متحدہ (UN) میں خصوصی مشاورتی درجہ بھی حاصل ہے۔

۱۱۔ بیداریٔ شعور

کسی بھی معاشرے میں اس وقت تک تبدیلی نہیں آسکتی جب تک قوم تبدیلی کی ضرورت اور اس کے تقاضوں سے مکمل طور پر آگاہ نہ ہو۔ شیخ الاسلام کے نزدیک مجموعی طور پر چار بنیادی اُمور تبدیلی اور بیداریٔ شعور کا تقاضا کرتے ہیں:

۱۔ یہ ایک منتشر (scattered) اور پارہ پارہ قوم ہے جسے اتحاد اور یگانگت کی سخت ضرورت ہے تاکہ دوبارہ وحدت کے رشتے میں پروئی جائے۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے؟ اس کیلئے حقیقی تبدیلی کی ضرورت ہے۔

۲۔ پاکستانی قوم مایوسی کے گرداب میں دھنستی جا رہی ہے، اسے یاس و ناامیدی کی دلدل سے نکال کر امید اور یقین کے نور سے بہرہ ور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے بھی حقیقی تبدیلی کی ضرورت ہے۔

۳۔ بدقسمتی سے ہماری قوم بے مقصدیت کا شکار ہوگئی ہے۔ اِس کے سامنے ایسا کوئی نصب العین نہیں جو ٹکڑوں میں بٹ کر منتشر ہو جانے والے جتھوں کو ایک اکائی میں پرو کر متحد کر سکے؛ جو سب کو بحیثیت ایک قوم کے جینے اور ترقی کرنے کا سلیقہ سکھا سکے۔ بے مقصد قوم کو مقصد اور آگہی کا شعور دینے کے لیے حقیقی تبدیلی کی ضرورت ہے۔

۴۔ ہماری قوم بے سمت ہوگئی ہے۔ کراچی سے خیبر پختونخوا تک اور کشمیر سے چمن کی سرحدوں تک من حیث القوم اس کی کوئی سمت ہی نہیں رہی۔ اس کی سوچیں، وفاداریاں، مفادات، ترجیحات اور ایجنڈے سب متضاد ہیں۔ بائیس کروڑ عوام کا بے ہنگم ہجوم ایک قوم، ایک وحدت اور اکائی بن کر ایک مقصد کے ساتھ ایک سمت کی طرف چل پڑے؛ لیکن یہ کیسے ممکن ہوگا؟ اس کے لیے ایک ہمہ گیر تبدیلی کی ضرورت ہے۔

انتشار، مایوسی، بے مقصدیت اور بے سمتی میں مبتلا قوم مجموعی طور پر اکثر شعبہ ہائے حیات میں زوال پذیر ہوتی جا رہی ہے اگرچہ انفرادی اور گروہی طور پر اس کی کارکردگی قابلِ رشک ہے۔

اہل پاکستان میں بالخصوص اور پوری امت مسلمہ میں بالعموم بیداریٔ شعور کے حوالے سے کام شیخ الاسلام کے عظیم مشن کا ہمیشہ سے بنیادی ستون رہا ہے۔ آپ سیاسی، مذہبی، معاشرتی، روحانی، الغرض ہر سطح پر بیداریٔ شعور کے خواہاں ہیں اور اس کے لیے حتی الوسع مساعی کر رہے ہیں۔ معاصرین کا آپ سے بڑا اختلاف ہی یہ ہے کہ آپ وہ رجالِ کار تیار فرماتے ہیں کہ جنہیں جھکنا نہیں آتا۔ بیداریٔ شعور کا یہ عظیم کام گزشتہ 40 سال سے تحریکی و انقلابی جدوجہد کا جزو لاینفک ہے۔ مختلف حالات میں اس کے لیے آپ مختلف انداز اپناتے رہے۔۔۔ کہیں یہ کام علم کو عام کر کے کیا۔۔۔ کہیں یہ کام پسے ہوئے طبقہ کے لیے آواز اٹھا کر اور اس کو اس کے حقوق کا احساس دلا کر کیا۔۔۔ کہیں یہ کام 1000 سے زائد کتب لکھ کر امت کو اس کے اصل اثاثہ سے

جوڑنے کی صورت میں کیا۔۔۔ کہیں یہ کام نوجوانوں کو شدت پسندی سے بچانے کی صورت میں کیا۔

اِسی سلسلے میں ملک گیر سطح پر اپنے قیام کے آغاز سے ہی بیدارِیِ شعور کی مہم تحریک کا امتیاز ہے۔ بیدارِیِ شعور کی اس تحریک کا مقصد عوام کو درپیش مسائل اور چیلنجز سے آگاہ کرنا اور ان کے حل کے لیے جد و جہد پر آمادہ کرنا ہے۔

خلاصۂ کلام

تحریکِ منہاج القرآن اپنے قیام کے وقت سے ہی قوم کو مقصدیت سے رُوشناس کرانے کے لیے سرگرم عمل رہی ہے۔ اس کے لیے اس کے بانی قائد اور سرپرستِ اَعلیٰ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ہر طبقۂ فکر کو مخاطب کرتے ہوئے اپنا پیغام ان تک پہنچایا۔ نوجوانوں تک پیغام پہنچانے اور انہیں مقصدیت سے آگاہ کرنے کے لیے منہاج القرآن یوتھ لیگ (MYL) اور طلبہ و طالبات کے لیے مصطفوی اسٹوڈنٹس موومنٹ (MSM) کا قیام عمل میں لایا گیا۔۔۔ پاکستان کی نصف سے زائد آبادی کو اس کی ترقی میں عملی طور پر شریک کرنے کے لیے منہاج القرآن ویمن لیگ (MWL) قائم کی گئی۔۔۔ مذہبی اسکالرز کو مخاطب کرنے کے لیے منہاج القرآن علماء کونسل (MUC) قائم کی گئی ہے، جس کے تحت ہر مسلک کے علماء اور سرکردہ قائدین تک پاکستان کی ترقی اور مذہبی ہم آہنگی کا ایجنڈا زیر بحث لایا گیا اور مذہبی سطح پر طاری جمود ختم کرنے کے لیے عملی کاوشیں کی گئیں۔۔۔ سیاسی جد و جہد اور سیاسی سطح پر عوام میں بیدارِیِ شعور کے لیے پاکستان عوامی تحریک (PAT) قائم کی گئی۔۔۔ دیگر مذاہب کے ساتھ ہم آہنگی کے فروغ اور بین المذاہب عدمِ برداشت کا رجحان ختم کرنے کے لیے Directorate of Interfaith Relations خدمات سرانجام دے رہا ہے۔۔۔ اسی طرح تعلیمی سطح پر زوال اور جمود ختم کرنے کے لیے منہاج ایجوکیشن سوسائٹی اور شیخ الاسلام کی تصانیف و خطابات اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

مذکورہ ہمہ جہتی خدمات اور اُن کے اثرات کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا قطعاً بے جا نہ ہوگا کہ پاکستان کی تاریخ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہی وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے سب سے پہلے بیدارِیِ شعور کے لیے فی الواقع تمام چیزوں سے بالا تر ہو کر کام کیا۔ ”شعور و آگہی کے فروغ اور شرح خواندگی میں اضافہ“ کے لیے شیخ الاسلام کی خدمات تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔❁❁❁❁

”ستارۂ شرق“

وہ جہاں میں مثلِ ستارہ ہے
جو محبتوں کا اشارہ ہے
وہ ہے لازوال اور بے مثال
وہی عصر میں ہے با کمال
جسے علم و ادب میں کمال ہے
وہ جو صحنِ دہر کا جمال ہے
وہ جو عادتاً خوش خصال ہے
اس کے دشمنوں کو زوال ہے
وہ کہ دیں کی نیک فال ہے
علم و ادب میں صاحبِ مآل ہے
میں اسی کے قصے سناؤں گا
میں اسی کے گیت بھی گاؤں گا
وہ ہے طاہر زماں ولی
وہ ہے قادری، وہ ہے حیدری
میرے قلب و جان میں وہ زندہ ہے
میری روح میں تابندہ ہے
میری آنکھ کا ہے اشک وہ
ترے دل کا زندہ رشک وہ
میری جاں ہے وہ میرا دل ہے وہ
اسی دور میں کامل ہے وہ
جاوید ہے تابندہ اور ترے عشق میں بھی غزل سرا
صاحبِ نوا ہے قلم سرا، میری زندگی ہے بصد ادا!

(جاوید اقبال قزلباش (ایڈیٹر سہ ماہی پیغام آشنا)
کلچرل کونسلیٹ، ایران، اسلام آباد)

بین المسالک ہم آہنگی اور اتحادِ امت کا فکری چیلنج

ملتِ اسلامیہ کو فرقہ واریت نے ناقابل تلافی نقصان پہنچایا

شیخ الاسلام نے 1985ء میں عقائد و اعمال کے مشترک پہلو، غیر تنقیدی اسلوبِ تبلیغ اور جدید عصری تعلیم کو اتحادِ امت کی بنیاد قرار دیا

مرزا آصف اکبر قادری ☆

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا.

’’اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو‘‘۔ (آل عمران، ۱۰۳:۳)

اس آیتِ مبارکہ میں مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انہیں اللہ کی رسی یعنی دینِ حق کو مضبوطی سے تھام کر باہمی اتحاد و اتفاق کی تلقین اور تفرقہ و انتشار سے بچنے کی تاکید کی ہے۔

ایک دوسرے مقام پر قرآن مجید نے باہمی اختلاف و نزاع اور تفرقہ پروری کو قوموں کے زوال کا سبب قرار دیا جس سے قوموں کا وقار مجروح اور رعب و دبدبہ ختم ہوجاتا ہے اور دشمنوں کی نظر میں ان کی حیثیت بالکل گر جاتی ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ.

’’اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ (متفرق اور کمزور ہو کر) بزدل ہو جاؤ گے اور (دشمنوں کے سامنے) تمہاری ہوا (یعنی قوت) اکھڑ جائے گی‘‘۔ (الانفال، ۴۶:۸)

حضور نبی اکرم ﷺ نے تفرقہ پروری کے خلاف انتہائی سخت تعلیمات و احکامات فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوا.

(صحیح مسلم ۳۳، کتاب الامارۃ، ۱۴، باب حکم من فرق امر المسلمین، حدیث نمبر ۶۵)

’’جو شخص بھی تمہاری جماعت کی وحدت اور شیرازہ بندی کو منتشر کرنے کے لیے قدم اٹھائے، اس کا سر قلم کردو‘‘۔

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے فرقہ پرست عناصر کی موت کو کفر کی موت قرار دیا۔ ارشاد فرمایا:

یداللّٰہ علی الجماعة ومن شذ شذ الی النار.

(جامع الترمذی، ۲: ۳۹، کتاب الفتن، باب ماجاء فی الزوم الجماعۃ، حدیث ۲۱۶۷)

’’اجتماعی وحدت کو اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے جو کوئی اس سے جدا ہوگا، دوزخ میں جاگرے گا‘‘۔

اجتماعیت کو چھوڑ کر جدا جدا اکائیوں میں منقسم ہوجانا اور اپنے اپنے تشخص میں گم ہوجانا انتشار کو جنم دیتا ہے جس سے ملت کی اجتماعی قوت پارہ پارہ ہوجاتی ہے۔ بالآخر فرقہ بندی اور تفرقہ پروری کی یہی زندگی ایسی موت کی طرف لے جاتی ہے جو قرآن کی اصطلاح میں کفر کی موت ہے۔

قرآن و حدیث میں واضح تعلیمات کے باوجود بدقسمتی سے ملتِ اسلامیہ مختلف فرقوں اور طبقات میں منقسم ہوکر اپنے اپنے مسالک کے تحفظ کو اسلام کا تحفظ گردان رہی ہے اور کثرت سے دین کے نمائندے اسلام کی بجائے مسلک کے ترجمان بنے ہوئے ہیں۔ اس پسِ منظر میں بین المسالک

☆ ناظم منہاج القرآن علماء کونسل

رواداری کے فروغ اور اتحادِ امت کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی چند خدمات کا اجمالی خاکہ نذرِ قارئین ہے:

۱۔ فرقہ پرستی کے خاتمہ کی علمی و فکری کاوشیں

قرآنی فلسفۂ اعتصام، تعلیماتِ مصطفیٰ ﷺ اور تاریخی مشاہدے کی روشنی میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے آج سے چار دہائیاں قبل 1980ء کے اوائل میں اتحادِ امت کے لیے تحریری، تقریری اور عملی جدوجہد کا آغاز اس وقت کیا جب مناظروں، مباہلوں اور فتویٰ بازی کے عروج کا دور تھا۔ تکفیری قوتوں کے سامنے بولنا خودکشی کرنے کے مترادف تھا۔ حتیٰ کہ اگر کوئی کسی دوسرے مکتبہ فکر کے عالم سے بھی ملاقات کرلیتا تو اسے کافر قرار دیا جاتا تھا۔ نفرتوں، انتہا پسندی، فرقہ وارانہ فسادات کے ماحول میں شیخ الاسلام نے اتحادِ امت کا علَم اٹھایا اور علمی مباحثوں، بین المسالک مکالمہ، میل ملاقات اور اتحاد بین المسلمین سیمینارز کا آغاز کیا۔

1985ء میں ”فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے“ کے عنوان سے کتاب لکھ کر اتحاد و اخوت کے فروغ اور فرقہ پرستی کے خاتمہ کا درج ذیل لائحہ عمل دیا:

۱۔ عقائد و اعمال کے مشترک پہلو اور بنائے اتحاد

۲۔ مثبت اور غیر تنقیدی اسلوبِ تبلیغ

۳۔ حقیقی رواداری کا عملی مظاہرہ اور عدمِ اکراہ کا قرآنی فلسفہ

۴۔ دینی تعلیم کے لیے مشترکہ اداروں کا قیام

۵۔ علماء کرام کے لیے جدید عصری تعلیم کا انتظام

۶۔ تہذیبِ اخلاق کے لیے مؤثر روحانی تربیت کا انتظام

۷۔ فرقہ پرستانہ سرگرمیوں کے خاتمہ کے لیے چند قانونی اقدامات

۸۔ منافقانہ اور خفیہ فرقہ پرستی کی حوصلہ شکنی

۹۔ تمام مکاتبِ فکر کے نمائندہ علماء کرام پر مشتمل قومی سطح کی سپریم کونسل کا قیام

۱۰۔ ہنگامی نزاعات کے حل کے لیے سرکاری سطح پر مستقل مصالحتی کمیشن کا قیام

۱۱۔ مذہبی سطح پر منفی اور تخریبی سرگرمیوں کے خلاف عبرتناک تعزیرات کا نفاذ

90ء کی دہائی میں حکومت پنجاب نے شیخ الاسلام کے اس لائحہ عمل کی روشنی میں سرکاری سطح پر محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام ”اتحاد بین المسلمین کمیٹی“ کو قائم کیا جس کے اغراض و مقاصد آپ نے طے کیے۔ جن کی روشنی میں بعد ازاں وزارت قانون تخریبی سرگرمیوں کے خلاف تعزیرات کا نفاذ عمل میں لائی اور قانونی اقدامات کیے۔ نیز اس سلسلہ میں حکومتی سرپرستی میں دینی تعلیم کے مشترکہ ادارے علماء اکیڈمی بادشاہی مسجد، جامعہ ہجویریہ داتا دربار اور صوبائی سطح پر دیگر اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا اور بعض غیر فعال اداروں کو فعال کیا گیا۔

۲۔ شیعہ سنی فسادات کے خاتمہ میں کردار

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنی کتاب ”**السیفُ الجلی علی منکرِ ولایتِ علی**“ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا مشہور قول نقل کیا کہ ”خلافت و امارت میں سیدنا صدیق اکبرؓ خلیفہ بلافصل اور ولایت میں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم خلیفہ بلافصل اور رُشد و ہدایت میں تمام صحابہ کرام خلفاء بلافصل ہیں۔“ آپ نے شاہ ولی اللہ کی اس رائے کے مطابق شیعہ سنی فسادات کی آگ کو بجھانے کی کوشش کی تو فرقہ پرست عناصر نے اس کو غلط رنگ دے کر خوب پروپیگنڈا کیا۔

علمی خیانت اور بہتان کے ذریعہ یہ باور کروانے کی کوشش کی گئی کہ آپ افضلیت سیدنا صدیقِ اکبرؓ کے قائل نہیں جس پر شیخ الاسلام نے 2008ء میں سیدنا صدیقِ اکبرؓ کی قرب و معیت و افضلیت پر خطاب کیا اور اس حوالے سے ہونے والے منفی پروپیگنڈے کا علمی جواب مرحمت فرمایا۔

۳۔ تحمل و برداشت کے کلچر کا فروغ

اتحادِ امت کی اس جرأت مندانہ آواز کو دبانے کے لیے شیخ الاسلام کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے، درجنوں فتوے اور کتب شائع کی گئیں۔ آپ نے ہر سازش کو ناکام بناتے ہوئے اتحادِ امت کے مشن کو جاری رکھا۔ آپ کی اس استقامت نے فکری جمود کے طلسم کو توڑا جس سے مکاتبِ فکر کے علماء کرام کا دوسروں کے پاس آنا جانا شروع ہوا اور برداشت کا کلچر عام ہوا۔ اتحادِ امت اور بین المسالک رواداری کو فروغ دینے کے لیے منہاج القرآن کے زیرِ اہتمام شیخ الاسلام کی تعلیمات اور

ہدایات کی روشنی میں اندرون و بیرون ملک قائم منہاج القرآن کے تمام مراکز پر منعقد ہونے والی کانفرنسز، سیمینارز، علمی مباحثے، مکالمے میں تمام مکاتبِ فکر کے جید نامور علماء و مشائخ دینی سکالرز اور محققین کو مدعو کیا جاتا ہے جن میں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس، یومِ عاشور پر اتحادِ امت کانفرنس، مشائخ کانفرنس، خلفاء راشدین کانفرنسز، عظمتِ اولیاء کانفرنس، تحدیثِ نعمت شیخ الاسلام کانفرنس کے علاوہ مشاہیر اسلام کے ایام پر مرکز اور فیلڈ میں بھی تقریبات ہوتی ہیں۔ اسی طرح منہاج القرآن علماء کونسل کے اراکین بھی دوسرے مسالک، دینی اداروں اور مذہبی جماعتوں کے زیرِ اہتمام ہونے والے پروگرامز میں شرکت کرتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ مختلف مسالک کی نمائندہ شخصیات کا ایک دوسرے کے ہاں مختلف پروگرامز میں آنے جانے کی اس خوبصورت روایت کی ابتداء شیخ الاسلام نے کی۔

منہاج القرآن عملی طور پر اتحادِ امت کا کردار ادا کررہا ہے۔ تمام مکاتبِ فکر کے نامور جید علماء کرام کو مرکز تعلیمی اداروں میں بلاکر ان سے اظہار خیال کرواتے ہیں، اس کا یہ نتیجہ ہے کہ منہاج القرآن کے کارکنان، طلبہ اور وابستگان اعتدال اور برداشت کی عملی تصویر ہیں۔ ان کے اندر نفرت اور انتہا پسندی موجود نہیں بلکہ معتدل ہیں۔ شیخ الاسلام فرمایا کرتے ہیں کہ

’’ملک و ملت کے ساتھ وفاداری تب ہوگی، جب ہم مسلک کی بجائے دین کے ترجمان بنیں گے۔‘‘

شیخ الاسلام کی یہ کاوشیں الحمدللہ آج رنگ لاچکی ہیں اور حکومتیں، قومی سلامتی کے ادارے اور ذی شعور اعتدال پسند علماء و مشائخ اتحادِ امت کے لیے شب و روز مصروف عمل ہیں، انہیں احساس ہوچکا ہے کہ اس کے بغیر اسلام اور پاکستان کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔

اس کی ایک مثال محرم الحرام کی تقریبات ہیں کہ جب یومِ عاشور کے موقع پر حکومت انتظامیہ اور سیکیورٹی ادارے مسلکی فرقہ وارانہ کشیدگی سے پریشان ہوتے ہیں، اسی رات منہاج القرآن کے مرکز پر اتحادِ امت کا حسین گلدستہ سجا ہوتا ہے جس میں تمام مکاتبِ فکر کے نامور جید علماء کرام اتحادِ امت اور مسلکی رواداری پر گفتگو کررہے ہوتے ہیں۔ رواں سال مرکز پر نامور اہلِ حدیث عالمِ دین علامہ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (امیر متحدہ جمیعت اہل حدیث)، معروف شیعہ عالمِ دین علامہ حافظ کاظم رضا نقوی، معروف دیو بند عالم بین المسالک رواداری کے سرگرم راہنما مولانا سید عبدالخبیر آزاد خطیب بادشاہی مسجد لاہور، معروف اہلسنت عالمِ دین مفتی محمد خلیل قادری شیخ الحدیث جامع ہجویریہ داتا دربار اور پیرزادہ برہان الدین احمد عثمانی سربراہ مشائخ ونگ جماعتِ اسلامی پاکستان منہاج القرآن میں تشریف لائے اور اتحادِ امت کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے شیخ الاسلام کی کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

☆ اسی طرح ہر سال عالمی میلاد کانفرنس کے موقع پر منہاج القرآن کا سٹیج مسلکی رواداری اور اتحادِ امت کا خوبصورت منظر پیش کررہا ہوتا ہے، جس میں تمام مکاتبِ فکر کی جلیل القدر شخصیات اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔

الغرض منہاج القرآن کے زیرِ اہتمام ہونے والی ہر تقریب میں بین المسالک رواداری کے فروغ کے لیے جملہ مسالک کے نمائندگان کو بطورِ خاص مدعو کیا جاتا ہے۔

جملہ مسالک کی نمائندہ شخصیات کا خراجِ تحسین

جملہ مسالک کی نمائندہ شخصیات نے اتحادِ امت اور بین المسالک رواداری کے فروغ کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اپنے اپنے انداز میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے، ان میں سے چند شخصیات کے کلمات کو قارئین کی دلچسپی کے پیشِ نظر یہاں درج کیا جارہا ہے:

۱۔ دیوبندی مکتبہ فکر کے معروف عالم دین محترم مولانا عبدالرحمٰن اشرفی مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، عالمی میلاد کانفرنس مینار پاکستان پر تشریف لائے اور بڑی فراخدلی سے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صاحب کو شیخ الاسلام کے ٹائٹل سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

’’امتِ مسلمہ کو فرقہ واریت کی دلدل سے نکالنے کے لیے آپ نے اسلاف کی طرح بڑی مشکلات کو برداشت کیا۔‘‘

۲۔ تبلیغی جماعت کے معروف مبلغ محترم مولانا طارق جمیل پہلی دفعہ جب منہاج القرآن تشریف لائے تو شیخ الاسلام کا کام دیکھ کر کہا:

جو عالمِ ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ

ہم امتِ مسلمہ کی علمی، فکری اور اخلاقی راہنمائی میں مصروفِ عمل مفکرِ اسلام، مفسرِ قرآن، محدثِ اعظم

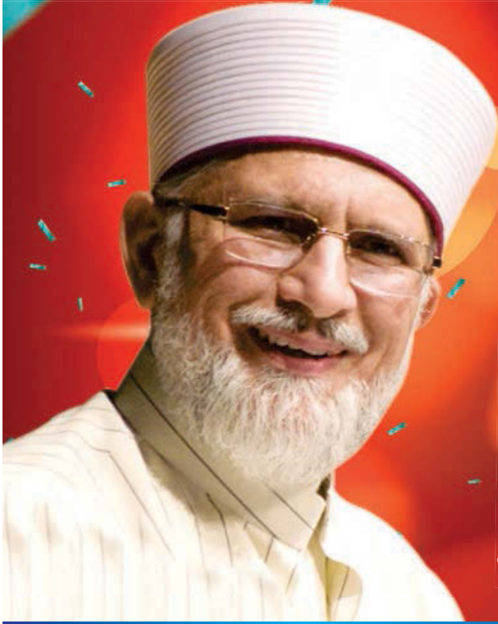

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو

پاکستان کی تمام بزنس کمیونٹی کی طرف سے

70 ویں سالگرہ

پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں

امن و سلامتی اور اعتدال و توازن کے فروغ میں آپ کی علمی و فکری خدمات قابلِ تعریف ہیں۔ دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کو عمرِ خضر عطا فرمائے اور ہمیں آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے۔

حکیم محمد اسلم
(کوآرڈینیٹر داتا گنج بخش ٹاؤن)

شیخ محمد عامر رفیع
کوآرڈینیٹر ہول سیل مارکیٹ

الطاف حسین رندھاوا
(صدر)

حاجی محمد اسحاق
(چیئرمین)

چودھری محمد راشد
(سیکرٹری جنرل)

محمد ثاقب بھٹی
(کوآرڈینیٹر کنٹونمنٹ بورڈ)

عوامی تاجر اتحاد پاکستان

یوں اپنی حفاظت میں اسے رکھنا الٰہی — حسنینؓ کے ناناؐ کی سدا اس پہ نظر ہو
تاحشر پھلا پھولا رہے گلشنِ طاہر — بھولے سے کبھی اس میں خزاں کا نہ گزر ہو

ہم اسلام کی حقیقی تعلیماتِ امن و محبت اور اجالوں کے پیامبر اپنے عظیم المرتبت محبوب قائد

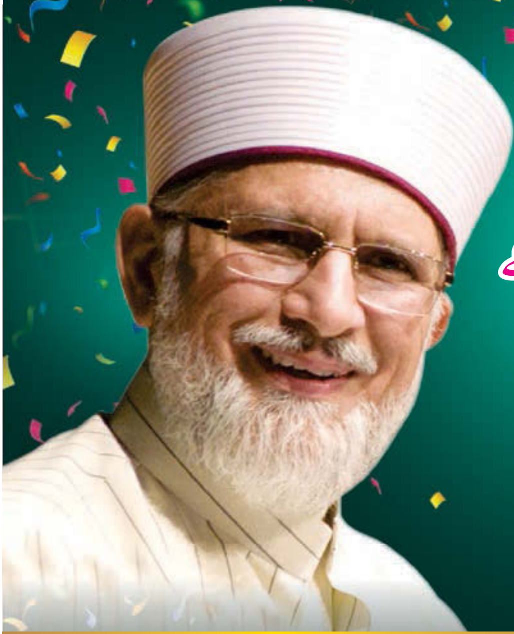

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

کو قابلِ فخر زندگی کے

70th

سال مکمل ہونے پر لامحدود دعاؤں کے ساتھ ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

امتِ مسلمہ کے درمیان مذہبی فرقہ واریت کو ختم کرنے اور اختلافی مسائل میں الجھے رہنے کی بجائے متفق علیہ مسائل کی طرف مائل کرنے میں آپ کا کردار روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔
دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت اس نابغہ روزگار شخصیت کا سایہ امتِ مسلمہ پر قائم و دائم رکھے۔

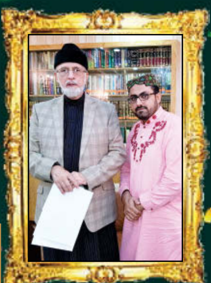

چودھری محمد اویس رضا قادری کموکا

چودھری شفقت حسین کموکا

چودھری فیصل یعقوب کموکا

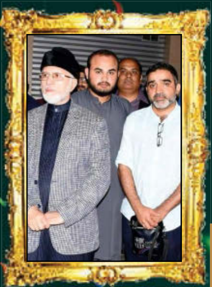

منہاج القرآن ڈھڈی والا جڑانوالہ روڈ فیصل آباد

''اللہ تعالیٰ بعض اوقات ایک شخص سے ہزاروں افراد کا کام لیتا ہے۔ شیخ الاسلام ایک فرد ہوکر دین اسلام کے لیے ہزاروں افراد جتنا کام کر رہے ہیں''۔

آپ متعدد مرتبہ مختلف علمی موضوعات پر تفصیلی گفتگو کے لیے شیخ الاسلام سے ملاقات کے لیے تشریف لا چکے ہیں۔

۳۔ محترم علامہ سید ضیاء اللہ شاہ بخاری امیر متحدہ جمعیت اہلحدیث جو مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اور اہل حدیث مکتبہ فکر کے بڑے ثقہ اور معروف عالم دین ہیں، انہوں نے شیخ الاسلام کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا:

''بین المسالک رواداری کے فروغ کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری 40 سال سے علمی و عملی کام کر رہے ہیں، آپ کی گفتگو سن کر مجھے یوں لگتا ہے کہ میں حجۃ اللہ البالغہ کا پورا خلاصہ سن رہا ہوں۔ میں برصغیر میں کسی دوسرے شاہ ولی اللہ کا خطاب سن رہا ہوں۔ تعصب کے مارے لوگ میرے اس بیان پر کہیں گے کہ ضیاء اللہ شاہ اہلحدیث نے علامہ طاہرالقادری کو شاہ ولی اللہ بنادیا۔ مجھے ان کے اس بیان کی کوئی پروا نہیں، اس لیے کہ حسینی وہ ہوتا ہے جو حق اور صداقت بیان کرنے سے رک نہیں سکتا۔ شیخ الاسلام کو سن کر مجھے سید محمد داؤد غزنویؒ کے حجۃ اللہ البالغہ کے درس یاد آرہے ہیں کہ ان جیسا حجۃ اللہ البالغہ کا کوئی مدرس نہیں تھا''۔

☆ ایک دوسرے موقع پر محترم علامہ ضیاء اللہ شاہ بخاری نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ:

''شیخ الاسلام جس بصیرت، فراست، دانائی، حکمت وسعت اور جامعیت کے ساتھ محبتِ رسول ﷺ اور سیرت النبی ﷺ کے پیغام کو عام کر رہے ہیں یہ آپ ہی کا خاصہ ہے۔ ان شاء اللہ آپ کی بات عنقریب بہت جلد پوری امت کی مشترکہ آواز ہوگی۔ آپ کو میں اس زمانے کا شاہ ولی اللہ مانتا ہوں۔ آپ حجۃ اللہ البالغہ کی عملی تصویر ہیں۔''

محترم قارئین! یہ اس شخصیت کے کلمات ہیں جو نہ صرف جید اہلحدیث عالم دین ہیں بلکہ تمام مکاتب کے علماء کرام کے ہاں بھی اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔

۴۔ ملک پاکستان کی ایک بڑی مذہبی و سیاسی جماعت، جماعت اسلامی جس کی پاکستان میں مذہبی، علمی، فکری، تنظیمی پہچان ہے اس جماعت کے امیر محترم سینیٹر سراج الحق، شیخ الاسلام کے لیے ان الفاظ میں گویا ہوتے ہیں:

''ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مغرب میں بیٹھ کر مغرب کی زبان میں اسلام کی تعلیمات کو فروغ دیا ہے۔ یہ دین کی بہت بڑی خدمت ہے۔ آپ نے ہمیشہ امن اور رواداری کا راستہ اختیار کیا ہے۔''

محترم قارئین! ایسی شخصیت کا اتنی فراخدلی سے بین الاقوامی سطح پر شیخ الاسلام کے علمی خدمات کو ماننا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

۵۔ محترم علامہ راجہ ناصر عباس (سربراہ مجلس وحدت المسلمین) اہل تشیع کی سب سے بڑی مذہبی، سیاسی پارلیمانی جماعت کے قائد کہتے ہیں کہ:

''منہاج القرآن میرا گھر ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب نے اپنے کارکنوں کو امن، محبت اور باہمی ہم آہنگی کی تربیت دی ہے، یہ ایک پاکیزہ تحریک ہے۔''

۶۔ محترم ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صدر جمعیت علماء پاکستان (نورانی)، اہلسنت کے عالم، پی ایچ ڈی سکالر اور بہت بڑی خانقاہ کے سجادہ نشین ہیں۔ مولانا الشاہ احمد نورانیؒ کے قریبی ساتھی ہیں اور ملی یکجہتی کونسل کے صدر ہیں۔ انہوں نے شیخ الاسلام کی خدمات کا اعتراف ان الفاظ میں کیا:

''منہاج القرآن نے اپنی ابتداء علم اور رواداری سے کی اور یہ علمی سفر جاری و ساری ہے۔ دعا گو ہوں کہ یہ سفر اسی طرح جاری رہے۔ آپ نے اسلاف کے علمی کلچر کا احیاء کیا ہے۔''

۷۔ محترم خواجہ معین الدین محبوب کوریجہ سجادہ نشین کوٹ مٹھن شریف نے شیخ الاسلام کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ان الفاظ کا چناؤ کیا:

''ڈاکٹر طاہرالقادری کی دینی فکر میں جامعیت ہے۔ انہوں نے اسلام کو انتہا پسندی سے جوڑنے کی ہر سازش ناکام بنائی اور حقیقی تصوف کا احیاء کیا۔''

۸۔ محترم صاحبزادہ علامہ حسین رضا قادری، آپ جانشین محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمدؒ، سنی اتحاد کونسل کے وائس چیئرمین اور سابق وفاقی وزیر صاحبزادہ حاجی فضل کریم کے

صاحبزادے ہیں، انہوں نے شیخ الاسلام کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ:

''منہاج القرآن پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے کہ یہاں خلوص ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا قلم عشق مصطفی ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے وفا اور اہل بیت علیہم السلام کی گداگری کی روشنی میں ڈوبا ہوا ہے۔''

۹۔ محترم حضرت پیر سید ریاض حسین شاہ ناظم اعلیٰ جماعت اہل سنت پاکستان جو کہ گزشتہ کم و بیش 30 سال جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ رہے۔ آپ نے اہلسنت کے تمام اداروں، جماعتوں، خانقاہوں کو بڑے قریب سے دیکھا۔ گزشتہ سال لاک ڈاؤن کے دوران راقم کو بہت سے نامور علماء و مشائخ کی شیخ الاسلام سے گفتگو کروانے کا موقع ملا، جن میں حضرت پیر سید ریاض حسین شاہ بھی شامل تھے۔ آپ نے ایک ملاقات میں مجھ سے فرمایا کہ:

''ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کی خوبی یہ ہے کہ انہوں نے اہلسنت علماء کی لڑائیوں کی پرواہ کیے بغیر اپنے کام کو جاری رکھا۔ یہی بے پرواہی ان کی کامیابی کا راز ہے۔ اسی وجہ سے آج سب کا کام ایک طرف اور تنہا منہاج القرآن کا دینی، فکری، تنظیمی، تبلیغی کام ان سب سے زیادہ ہے۔''

بعد ازاں میں نے شیخ الاسلام کی ہدایات پر آپ کو عالمی میلاد کانفرنس 2020ء میں شرکت کی دعوت بھی پیش کی جو آپ نے شفقت فرماتے ہوئے علالت کے باوجود قبول کی اور تشریف لائے۔ اس موقع پر آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ:

''میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم القدسیہ کے حضور حرفِ سپاس پیش کرتا ہوں کہ امتِ مسلمہ پر جو قرض تھا آپ نے پوری دنیا میں دعوتِ دین کا وہ قرض ادا کر دیا۔ منہاج القرآن کے وابستگان اور کارکنوں کی آنکھوں میں ایک روشنی نظر آتی ہے، ان کے ماتھے اور تکلم میں نور موجود ہے۔ میں طویل عرصہ بعد اس اسٹیج پر آیا ہوں، آپ نے آل رسول اور خاندان رسول کے لیے جن محبتوں کا اظہار کیا ہے، آپ کے ان چند الفاظ نے ہمارے دلوں کو خرید لیا ہے۔ میرے پاس خلوص کی دولت ہے، میرے پاس دعائیہ کلمات ہیں، میرے پاس مصطفی ﷺ کی اولاد میں سے ہونے کا شرف ہے، میں یہ ساری دولت آپ کے نام کرتا ہوں۔ آپ نے پہلے بھی بڑا علمی روحانی کام کیا ہے۔ اللہ آپ کو مزید توفیق سے نوازے گا۔''

محترم قارئین! یہ امر ذہن نشین رہے کہ حضرت پیر صاحب وہ شخصیت ہیں کہ جن کے سیکڑوں شاگرد، ہزاروں مریدین ہیں، کثرت سے علماء کرام آپ کے مرید ہیں۔ اس کے علاوہ آپ انجمن طلبہ اسلام کے راہنماؤں کے روحانی قائد اور اکثر کے شیخ طریقت ہیں۔ آپ کی طرف سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور ان کی علمی و فکری خدمات کے اعتراف میں اس قدر محبت و شفقت کے کلمات نہ صرف حضرت پیر صاحب کی وسیع الظرفی، دینِ اسلام سے ان کی والہانہ محبت اور ان کے صاحبِ بصیرت ہونے کے آئینہ دار ہیں بلکہ منہاج القرآن کے لیے بھی ایک قیمتی اثاثہ ہیں۔

۱۰۔ محترم علامہ محمد امین شہیدی (سربراہ اتحاد امت پاکستان) نے شیخ الاسلام کو اِن کلمات کے ذریعے خراجِ محبت پیش کیا:

''تعصّبات سے بالاتر ہوکر اسلام کی آفاقی تعلیمات کے فروغ کے لیے مسلم امہ کو جمع کرکے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے علمی، فکری اور تحقیقی حوالے سے احسن انداز میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ فرقہ وارانہ فضا اور مسلکی تعصب سے بالکل بلند ہوکر مسلم امہ کو ایک لڑی میں پرونے کی جدوجہد فرمائی۔''

اتحاد امت کے لیے احکامات قرآنی اور فرمودات مصطفی ﷺ کی روشنی میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے زمانے کی تند و تیز انتہا پسندانہ مذہبی لہروں کی پروا کیے بغیر اپنے رب اور رسول ﷺ کی رضا کی خاطر اس مشن کو استقامت کے ساتھ جاری رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہر مکتبہ فکر کے علماء یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اسلام کی سربلندی، عروج اور ترقی کے لیے فرقہ واریت کے زہر کو ختم کرنا اشد ضروری ہے۔ منہاج القرآن علماء کونسل شیخ الاسلام کی اس فکر کی امین ہے جو تمام مسالک کے دینی اداروں، مذہبی جماعتوں کے مراکز پر ان کی تقریبات، کانفرنسز، مذاکروں اور مباحثوں میں شرکت کرکے مسلکی رواداری اور اتحاد امت کو فروغ دے رہی ہے۔

شیخ الاسلام کی بین المذاہب رواداری اور قیامِ امن کے لئے خدمات

قرآنِ حکیم نے مکالمہ و مباحثہ کے لیے احسن انداز اختیار کرنے کا حکم دیا

تحریک منہاج القرآن کی بنیاد وحدتِ امتِ مسلمہ، بین المسالک ہم آہنگی، ادیانِ عالم کے مابین سماجی و ثقافتی تعلقات اور پرامن بقائے باہمی کے سنہری اصولوں پر رکھی گئی

ابو ایان

پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفی ﷺ کے اعلانِ نبوت سے قبل سابقہ مذاہب کے ذریعہ شریعتیں وجود میں آ چکی تھیں، انسانی عقل استقرا کی تلاش میں تھی، فلسفہ و حکمت عروج پر تھے، انسان نے تہذیب و تمدن کو بہت قریب سے دیکھ لیا تھا اور انسان اپنی عقلی و بدنی صلاحیت و استعداد کو بروئے کار لاکر ترقی کرنا سیکھ چکا تھا، مگر اس کے باوجود انسان نہ صرف روحانی بلکہ عقلی اعتبار سے بھی اس اضطراب میں تھا کہ مجھے کوئی ایسی ہدایت ملے جو میرے ہر مسئلہ کو حل کرے، جسے مکمل ہدایت کہا جاسکے، جو انسانی زندگی کے ہر پہلو پر راہنمائی فراہم کرے۔ ایسے میں خدا تعالیٰ نے اس رُوحِ مقدس کو کرّہ ارضی پر ظہور عطا فرمایا جو ہدایتِ کاملہ کے ساتھ تشریف لائے اور انسان کے ہر اضطراب کو دور کر کے ہر سوال کا جواب دینے والا نسخہ کیمیا لائے۔ ایسا پیغام لائے جو سراپا رحمت اور سراپا سعادت ہے۔ سیرتِ طیبہ میں بے شمار ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے یہ روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتا ہے کہ پیغمبرِ اسلام ﷺ کی پوری حیاتِ مبارکہ مذاہب کے درمیان رواداری و ہم آہنگی کی کاوشوں سے عبارت ہے۔

اسلام کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ مذہب اور اعتقاد کا معاملہ ہر انسان کے اپنے ذاتی فیصلے اور اختیار پر مبنی ہے اور اس معاملے میں زور و زبردستی کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ خدا نے یہ دنیا انسانوں کے علم و عقل اور عمل کی آزمائش کے لیے بنائی ہے، جس کے لیے انسانوں کو عقیدہ و عمل کی آزادی کا حاصل ہونا لازم ہے۔ اس لیے دنیا میں ہمیشہ مذہبی اختلافات رہے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔ قرآن حکیم نے مکالمہ و مباحثہ کے لیے احسن انداز کو اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اور معاشرتی انتشار کے خطرناک عواقب اور نتائج سے خبردار کیا ہے۔ اس سلسلے میں میثاقِ مدینہ، نجران کے مسیحیوں اور کوہِ سینا کی خانقاہِ مقدسہ کیتھرین کے راہبوں کے ساتھ معاہدات جیسی سیرتِ طیبہ کی روشن مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔

بین المذاہب رواداری کیلئے شیخ الاسلام کی عملی کاوشیں

حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات و سیرت مبارکہ ہی سے روشنی لیتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 1980ء میں جب اپنی فکری، نظریاتی اور سماجی تحریک کی بنیاد وحدتِ امتِ مسلمہ، بین المسالک ہم آہنگی، ادیانِ عالم کے مابین سماجی و ثقافتی تعلقات اور پرامن بقائے باہمی کو فروغ دے کر ایک مثالی معاشرہ کی تشکیل جیسے سنہری اصولوں پر رکھی۔

اکیسویں صدی کے آغاز میں رونما ہونے والے واقعات کے بعد شیخ الاسلام نے ادیانِ عالم کے مابین مشترکات کی بنیاد پر بین المذاہب مکالمہ کی فضا کو قائم کرنے اور ان کے مابین ثقافتی ٹکراؤ کو روکنے کیلئے قیامِ امن، انسانی اقدار کے تحفظ، مذہبی رواداری، تحمل و برداشت اور انتہاپسندی و دہشت گردی کے خاتمے کا علم اٹھایا اور دنیا کو اسلام کی حقیقی تعلیمات سے

روشناس کرایا۔ بین المذاہب رواداری کا اسلام میں ایک وسیع تصور ہے جس سے مراد یہ ہے کہ معاشرے میں رہنے والے تمام انسان اپنے اپنے مذہبی تشخصات کو برقرار رکھتے ہوئے دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ مشترکہ اقدار کی بناء پر اتفاق رائے، یکجہتی اور دوسرے کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی سماجی، معاشرتی، ثقافتی، علاقائی اور قومی زندگی کو بہتر طور پر گزاریں۔

شیخ الاسلام نے بین المذاہب رواداری اور بین المسالک ہم آہنگی کے فروغ کے لیے نہ صرف اپنی تقریر و تحریر کے ذریعے کاوشیں کی ہیں بلکہ عملی طور پر بھی کئی ایسے اقدامات کیے جن سے نہ صرف بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ میں قابلِ قدر اضافہ ہوا بلکہ اسلام کی حقیقی اور واضح تعلیمات بھی نکھر کر سامنے آئی ہیں۔ آیئے ان کاوشوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

نظامتِ بین المذاہب تعلقات کا قیام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بین المذاہب تعلقات کے قیام کے لیے 2006ء میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مرکزی سیکرٹریٹ پر باقاعدہ نظامتِ بین المذاہب تعلقات تشکیل دی۔ اس نظامت کا بنیادی مقصد مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم کرنا اور ان کی مذہبی و ثقافتی تقاریب میں شریک ہو کر انہیں اسلام کے تصورِ امن و محبت، اخوت و بھائی چارے، انسانی اقدار کی عظمت اور احترامِ انسانیت کے عظیم تصور سے روشناس کرانا ہے۔ نیز منہاج یونیورسٹی لاہور میں School of Religion and Philosophy کا شعبہ قائم کیا گیا ہے جس کے تحت ہر سال انٹرنیشنل انٹر فیتھ کانفرنس کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں تمام مذاہب کے عالمی سطح کے دانشوروں کو مدعو کیا جاتا ہے۔

مسلم کرسچئین ڈائیلاگ فورم (MCDF) کا قیام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 1998ء میں دنیا کے سب سے بڑے دو مذاہب اسلام اور مسیحیت کے درمیان مکالمہ کے فروغ کیلئے مسلم کرسچئین ڈائیلاگ فورم (MCDF) تشکیل دیا جو مسلم اور مسیحی راہنماؤں پر مشتمل ہے۔ اس میں مسیحیت کے تمام فرقوں کی مؤثر نمائندگی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اس کا مقصد بین المذاہب ہم آہنگی اور مکالمہ کو فروغ دینا ہے۔ یہ فورم بین المذاہب رواداری کے فروغ کے لیے دو دہائیوں سے زائد عرصہ سے سرگرمِ عمل ہے۔

جذبہ خیر سگالی کے تحت مذہبی تہواروں میں شرکت

بین المذاہب رواداری کے فروغ کے لیے نہ صرف دیگر مذاہب کی مذہبی تقریبات میں شرکت کی جاتی ہے بلکہ انہیں بھی تحریک منہاج القرآن کے پروگراموں بالخصوص عالمی میلاد کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس سے دیگر مذاہب کے پیروکاروں کو اسلام اور اہلِ اسلام کی رواداری اور حسنِ سلوک کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

شیخ الاسلام کی اَمن اور برداشت کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ تحریک منہاج القرآن کی طرف سے پاکستان میں بالخصوص باقاعدگی کے ساتھ ایسے اجتماعی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں جن سے مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان تحمل و برداشت اور رواداری کو فروغ ملے اور مذاہب کے درمیان ہم آہنگی کی فضا پیدا ہو۔

یوم ولادتِ حضرت مسیح ابنِ مریمؑ مسیحیوں کا عظیم تہوار ہے، اس موقع پر شیخ الاسلام کی طرف سے نمایاں مسیحی شخصیات اور تنظیموں کو کرسمس کارڈ بھجوائے جاتے ہیں، جو بذاتِ خود مسلمان عالمِ دین کی طرف سے ایک عظیم مثال ہے۔ اسی طرح تحریک منہاج القرآن کے دنیا بھر میں موجود مراکز اور منہاج یونیورسٹی میں یومِ ولادتِ مسیحؑ کی تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے، جن میں نمایاں مسیحی شخصیات اور مذہبی رہنماؤں کو مدعو کیا جاتا ہے۔

اِسی طرح ہندو، سکھ اور پارسی برادری کے مختلف تہواروں میں شرکت کر کے انہیں اِسلام کے امن و محبت اور رواداری پر مبنی پیغام سے روشناس کروایا جاتا ہے۔ شیخ الاسلام کے یہ اقدامات مسلم معاشرے میں غیر مسلموں سے حسنِ سلوک کا عملی مظاہرہ ہیں۔ ان مذہبی اقلیتوں کو تحریک منہاج القرآن کے تحت ہونے والے مختلف مذہبی تہواروں کی تقاریب میں شرکت کی دعوت بھی

دی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر ہر سال مینارِ پاکستان کے سبزہ زار میں منعقد ہونے والی عالمی میلاد کانفرنس میں مختلف مذاہب کے ماننے والے بھرپور شرکت کر کے پیغمبرِ رحمت ﷺ کی امن و باہمی رواداری پر مبنی تعلیمات کا قریب سے مشاہدہ کرتے ہیں۔

☆ تحریک منہاج القرآن کی انہی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ گرجا گھروں میں بھی محافلِ میلاد کا انعقاد کیا گیا ہے۔ فروری 2010ء میں لاہور بپٹسٹ چرچ میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مسلم و مسیحی برادری کے کثیر افراد نے شرکت کی۔

☆ بالمک سوامی مندر نیلا گنبد لاہور میں ہندو برادری نے بھی اپنی عقیدت اور احترام و رواداری کا عملی ثبوت دیتے ہوئے میلاد پاک کا اہتمام کیا۔

☆ اسی طرح امسال بھی لاہور کیتھولک کیتھڈرل چرچ میں بھی محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ منعقد کی گئی۔

بین المذاہب رواداری کے فروغ کے لیے اس طرح کے مشترکہ پروگرامز کا انعقاد اور ان میں شرکت ایک معمول ہے۔

قیامِ امن کے لیے شیخ الاسلام کی خدمات

نائن الیون (امریکہ کے ٹریڈ سنٹر پر خودکش حملوں کی ہولناک تباہی) کے واقعہ سے اہلِ مغرب نے مسلمانوں پر دہشت گردی اور انتہا پسندی کا جو داغ لگایا تھا شیخ الاسلام نے کمال دانشمندی اور خدا داد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دنیا کے مختلف ممالک میں امن کانفرنسز اور سیمینارز منعقد کر کے یہ باور کرایا کہ اسلام امن و محبت کا دین ہے۔

۱۔ اسلام کا دہشت گردی سے اور دہشت گردوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ آپ نے خودکش بمباری اور دہشت گردی کے خلاف دہشت گردی اور فتنہء خوارج کے عنوان سے 600 صفحات پر مشتمل مبسوط تاریخی فتویٰ شائع کیا جو اپنی نوعیت کا واحد فتویٰ اور مستند و معتبر علمی و تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ عالمِ اسلام کی معروف یونیورسٹی جامعۃ الازہر (مصر) نے اس کی توثیق کی ہے۔ اس فتویٰ کی تقریبِ رونمائی 2 مارچ 2010ء کو لندن میں ہوئی۔ برطانوی میڈیا کے علاوہ عالمی میڈیا کے درجنوں نمائندے تقریب میں موجود تھے۔ بعد ازاں دنیا کے دیگر ممالک میں بھی سرکاری طور پر اس فتویٰ کی تقریبات رونمائی منعقد ہوئیں اور پوری دنیا میں اس کی پذیرائی ہوئی۔

۲۔ منہاج القران انٹرنیشنل برطانیہ کے زیر اہتمام ویمبلے ارینا لندن میں عالمی امن کانفرنس (امن برائے انسانیت) کے عنوان سے 24 دسمبر 2011ء کو منعقد ہوئی جس میں شمالی امریکہ سے لے کر جنوبی افریقہ، یورپ اور دنیا کے تمام خطوں سے مسلم، عیسائی، یہودی، ہندو، بدھ مت، سکھ اسکالرز اور دیگر مذاہب کے پیروکار اور موثر شخصیات سمیت گیارہ ہزار سے زائد شرکاء نے شمولیت کی۔ مندوبین کے خطابات اور دنیا بھر سے ارسال کردہ پیغامات کے بعد شیخ الاسلام نے ”محمد ﷺ: رسولِ رحمت“ کے موضوع پر خصوصی خطاب کیا جسے سامعین و حاضرین میں بہت زیادہ سراہا گیا۔

۳۔ توہین آمیز فلم کی مذمت کرتے ہوئے آپ نے عالمی راہنماؤں کے نام مراسلہ بھی جاری کیا ہے۔

۴۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دہشتگردی اور دہشتگرد نظریات کے خاتمے کیلئے ہر طبقہ ہائے فکر کے لوگوں کیلئے 46 کتابوں پر مشتمل امن نصاب مرتب کر کے عظیم کارنامہ سرانجام دیا جسے مسلم و غیر مسلم معاشروں میں پذیرائی ملی۔ دنیا میں امن و سلامتی کے لیے منہاج القرآن انٹرنیشنل اور شیخ الاسلام کی یہ کاوشیں آج بھی جاری و ساری ہیں۔

دیگر مذاہب کے رہنماؤں کا شیخ الاسلام کو خراج تحسین

بین المذاہب رواداری کے فروغ کے لیے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات کو نہ صرف عالمی سطح پر پذیرائی ملی بلکہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنی والی ممتاز شخصیات نے اس کا برملا اعتراف بھی کیا۔ اِختصار کے پیشِ نظر ذیل میں چیدہ چیدہ شخصیات کے تاثرات پیشِ خدمت ہیں:

۱۔ ڈاکٹر مارٹن ڈینیل کرکوف

معروف قانون دان، امریکی اٹارنی اور امریکن کرسچئن کونسل کے ممبر ڈاکٹر مارٹن نے 1989ء میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مرکزی سیکرٹریٹ پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ قبول اسلام کے بعد

اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

''میں محض سیر و تفریح کی غرض سے پاکستان آیا تھا۔ یہاں پر اپنے دوست کے ذریعے شیخ الاسلام سے ملاقات ہوئی، ان کی سنگت میں کچھ وقت گزرا تو انہوں نے میرے دل کی دنیا بدل دی۔ اللہ کے ذکر سے میرے اندر ایک عجیب سی کیفیت پیدا کر دی اور مجھے چاروں طرف سفید روشنی نظر آنے لگی۔ یقیناً یہ حق کی روشنی تھی۔ میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے خدا کا صحیح راستہ دکھایا۔''

۲۔ ڈاکٹر کرسٹوفر کریب

لندن سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر کرسٹوفر کریب جنہوں نے مانچسٹر یونیورسٹی سے سرامکس انڈسٹریز میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اپنے ایک پاکستانی دوست کے ساتھ لاہور آئے تو ان کے دوست جو کہ منہاج القرآن سے وابستہ تھے، انہوں نے ان کی ملاقات شیخ الاسلام سے کرائی۔ دو تین طویل نشستوں اور شیخ الاسلام کی مختلف کتب اور وڈیو خطاب دیکھنے کے بعد ڈاکٹر کرسٹوفر کریب نے اسلام قبول کر لیا۔ قبولِ اسلام کے بعد اپنے تاثرات میں انہوں نے کہا:

'' میں خدا کی ذات پر یقین نہیں رکھتا تھا لیکن پروفیسر صاحب نے اپنے مضبوط عقلی دلائل سے مجھے قائل کرلیا اور میرا دل خدا کی صداقت و حقانیت اور وجود کا قائل ہو گیا۔ مجھے خوشی ہے کہ میں ڈاکٹر طاہرالقادری کے سبب اسلام قبول کر لیا ہے۔ میں اللہ کی مدد سے ایک اچھی اور خوشحال زندگی کا متلاشی رہوں گا۔''

۳۔ برائن ڈی ہنٹ

عوامی تحریک کے زیراہتمام مسلم کرسچئین ڈائیلاگ فورم کے تحت 27 دسمبر 2007ء کو تحریک کے مرکزی سیکرٹریٹ پر کرسمس کی تقریب کے موقع پر اپنے خطاب میں کہا کہ:

''مجھے آج یہاں اس تقریب میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی۔ ہمیں اپنے مذاہب میں باہمی برداشت اور رواداری کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ آج ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سربراہی میں منہاج القرآن مذاہب عالم میں اتحاد اور باہمی رواداری کو فروغ دے رہا ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری ایک روشن خیال رہنما ہیں، جن کے فکر سے دنیا میں قیامِ امن میں مدد مل رہی ہے۔ عالمی امن کے قیام کے لئے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی کاوشوں کو ہمیشہ سراہا جائے گا۔''

۴۔ بشپ اینڈریو فرانسس

15 مارچ 2002ء کو مسلم کرسچئین ڈائیلاگ فورم کا 40 افراد کا وفد قائد تحریک سے ملنے آیا۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بشپ کا کہنا تھا کہ:

''آج نہ صرف پاکستان بلکہ برصغیر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی مسلمان مذہبی سکالر نے مسیحی حضرات کے ساتھ وہ حسنِ اخلاق کا عملی مظاہرہ کیا ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے منہاج القرآن کی جامع مسجد کے دروازے ہمارے لیے عبادت کرنے کیلئے کھول دیئے۔ ڈاکٹر صاحب نے پاکستان میں روحانی طور پر ایک نئے باب کا آغاز کیا ہے۔ دورِ حاضر میں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ مسیحی بائبل مقدس اور مسلمان قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی میں امن و رواداری کے پیامبر بن جائیں۔ تحریک منہاج القرآن کے سرپرست اعلیٰ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری فروغِ امن و محبت اور سلامتی کے عظیم مشن کے قابلِ فخر رہبر و راہنما ہیں۔ آپ نہ صرف مسلمانوں کے انقلابی راہنما ہیں بلکہ مسیحی برادری بھی انہیں اپنا انقلابی قائد تسلیم کر چکی ہے۔ آج انہوں نے جرأت و اخلاص کے ساتھ ہمارے لئے مسجد کے دروازے کھول کر اور ہمیں اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی دعوت دے کر مذہبی رواداری کی اعلیٰ مثال قائم کر دی ہے۔''

۵۔ ڈاکٹر جوئیل ہاورڈ

ڈاکٹر جوئیل ہاورڈ 8 مارچ 2011ء کو لندن میں شیخ الاسلام سے چار گھنٹے طویل ملاقات کے دوران اِس قدر متاثر ہوئے کہ اُنہوں نے مغربی دنیا میں اِسلام سے متعلق پائے جانے والی غلط فہمیاں دُور کرنے کیلئے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنے کی خواہش کا اِظہار کیا۔ شیخ الاسلام نے انہیں اپنا Strategic Policy Adviser مقرر کر دیا۔ اُنہوں نے کہا:

’’یہ میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے کہ مجھے شیخ الاسلام کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے، جو دُنیا بھر میں بین المذاہب اِعتدال اور میانہ روی کے فروغ اور اِنسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے اپنے آپ کو وقف کر چکے ہیں۔ اُن کی تنظیم دُنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔‘‘

۶۔ پروفیسر جان ایسپوسیٹو

پروفیسر جان ایسپوسیٹو نے شیخ الاسلام کی عالمی سطح پر فروغِ امن و رواداری کے لیے کی گئی کاوِشوں سے متاثر ہو کر اُنہیں 8 نومبر 2010ء کو امریکہ کی Georgetown یونیورسٹی میں خطاب کی دعوت دی۔ شیخ الاسلام کے لیکچر کے دوران امریکی آرمی، نیوی اور ایئرفورس کے کیڈیٹس، تھنک ٹینکس اور دیگر سرکاری اور غیرسرکاری معروف شخصیات بھی موجود تھیں۔ شیخ الاسلام کی اِنتہائی پراثر گفتگو کے بعد پروفیسر John Esposito نے کہا:

’’میں آج سمجھا ہوں کہ دُنیا آپ کو شیخ الاسلام کیوں کہتی ہے۔‘‘

۷۔ جان ویئر

بی بی سی اور گارجیئن سے وابستہ صحافی جان ویئر (JOHN WARE) نے لندن میں شیخ الاسلام سے طویل ملاقات کے بعد کہا کہ:

’’میں اپنی صحافتی زندگی میں سربراہانِ مملکت سمیت سیکڑوں بڑی شخصیات کے اِنٹرویوز کر چکا ہوں، مگر جس قدر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے متاثر ہوا ہوں اُتنا کسی اور شخصیت سے نہیں ہوا۔‘‘

۸۔ ڈاکٹر سردار گنگا سنگھ ڈھلوں

امریکہ کے معروف دانشور ڈاکٹر سردار گنگا سنگھ ڈھلوں واشنگٹن ڈی سی میں سکھ کمیونٹی کے عظیم راہنما ہیں، وہ انٹرنیشنل پولیٹیکل سائنس میں Ph.D ڈاکٹر ہیں۔ 29 جون 2008ء کو محترمہ علینا عزیز ٹوانہ کی رہائش گاہ پر تحریک کے وفد سے ملاقات کے موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

’’میں جناب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے عرصہ دراز سے شناسا ہوں اور بین الاقوامی سطح پر جن شخصیات نے علمیت کی بنیاد پر اپنا تشخص قائم کیا ہے، ان میں ڈاکٹر طاہرالقادری بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب بھی امریکہ تشریف لاتے ہیں تو مجھے بھی میزبانی کا شرف بخشتے ہیں۔ مجھے ان کے ساتھ ایک خاص قلبی لگاؤ ہے، وہ تاریخ کی ایک عظیم انقلابی شخصیت ہیں۔ وہ تمام مذاہب کا علم بھی رکھتے ہیں اور ان کا احترام بھی کرتے ہیں۔ ان کی تحریک بین الاقوامی سطح پر مذاہبِ عالم کے درمیان ہم آہنگی رواداری اور باہمی رابطوں کیلئے موثر کردار ادا کر رہی ہے۔ میں ڈاکٹر طاہرالقادری کے خطابات اور تصانیف سے استفادہ کرتا ہوں۔ انسانی حقوق کے تحفظ اور دیگر بین الاقوامی مسائل پر ان کا موقف بڑا مدلل اور مذہبی تعصّبات سے پاک ہوتا ہے۔ وہ ایک عظیم اسلامی راہنما اور سکالر ہیں، دیگر مذاہب کے ماننے والے بھی ان کی قدر اور عزت کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی شخصیت انسانیت کیلئے خدا کا بہت بڑا انعام ہوتا ہے۔‘‘

۹۔ پنڈت بھگت لال

پنڈت بھگت لال نے مارچ 2012 میں بالمیک مندر نیلا گنبد (لاہور) کے صحن میں محفلِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے شرکاء سے گفتگو کرتے ہوئے کہا:

’’شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اسلام کا پیغامِ محبت و سلامتی عام کر رہے ہیں۔ اسلامی دنیا کے اس عظیم سکالر نے ہم تک حقیقی اسلامی تعلیمات پہنچائی ہیں جس میں نفرت، انتہا پسندی اور تشدد کا نہیں بلکہ سلامتی، امن اور مذاہب کے احترام کا پیغام ہے۔ شیخ الاسلام نے ویمبلے کانفرنس لندن میں 12 ہزار افراد کے اجتماع میں 6 مذاہب کے رہنماؤں اور پیروکاروں کو ایک چھت تلے جمع کر کے ہمارے دل جیت لیے ہیں۔ منہاج القرآن کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم نے مندر میں میلادِ مصطفیٰ ﷺ کرانے کی سعادت حاصل کی ہے۔‘‘

۱۰۔ عرفان جمیل

بشپ آف لاہور عرفان جمیل نے 31 اگست 2013 کو منہاج القرآن کے وفد سے ملاقات میں گفتگو کرتے ہوئے کہا:

’’بین المذاہب مکالمہ کے فروغ اور کامیابی کے لیے

برداشت اور دوسرے مذاہب کے وجود کو دل سے تسلیم کرنا بہت ضروری ہے۔ ڈاکٹر طاہر القادری اسلام کے پیغامِ امن و محبت اور رواداری کو بڑی خوبصورتی اور مؤثر دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ ان کی گفتگو مذاہب کے مابین خلیج کو کم کرنے اور ہم آہنگی کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ ان کا نظریۂ برداشت عالمِ انسانیت کو امن کا گہوارہ بنانے کے حوالے سے قابلِ ستائش ہے۔''

حاصلِ کلام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بین الاقوامی پہچان کی نمایاں شخصیت ہیں جنہیں اتحاد، امن اور فلاحِ انسانیت کے سفیر کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ انسانیت کے لیے آپ کے علمی، فکری، اصلاحی اور سماجی اقدامات کا عالمی سطح پر اعتراف کیا گیا ہے:

۱۔ امریکی بائیوگرافیکل انسٹی ٹیوٹ نے آپ کو بیسویں صدی کی نمایاں شخصیت قرار دیا ہے۔ دنیا کے نمایاں مفکر اور دانشور کے طور پر آپ کا نام میلینیم بائیوگرافیکل ڈکشنری میں شامل کیا ہے۔

۲۔ انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمبرج نے آپ کو سال 1998-99ء کی شخصیت قرار دیا ہے۔

۳۔ تعلیم کے فروغ، فلاحِ عامہ، بین المذاہب رواداری، امن، تحمل، برداشت و بردباری اور اسلام کے پیغامِ امن کے لیے عالمی خدمات میں Universal Peace & Harmony فورم نے آپ کو امن ایوارڈ دیا۔

۴۔ آپ کو تحقیق و تصنیف اور انسانی بہبود کے لیے کی گئی کاوشوں پر دوسرے میلینیم کے خاتمے پر 500 مؤثر ترین راہنماؤں میں شامل کیا گیا۔

۵۔ منہاج القرآن اور شیخ الاسلام کی عالمی سطح پر قیامِ امن کے لیے مثالی خدمات کے اعتراف پر اقوامِ متحدہ کی اکنامک اینڈ سوشل کونسل نے منہاج القرآن کو خصوصی مشاورتی درجہ دیا ہے۔

٦۔ ولادتِ حضرت مسیح علیہ السلام کی تقاریب کے انعقاد پر پاکستان کی مسیحی تنظیموں نے آپ کو Christ of Earth کا لقب دیا۔

۷۔ مسیحوں کی نمائندہ تنظیم NCIDE نے آپ کو امن ایوارڈ دیا۔

۸۔ برطانوی فارن آفس اور یورپی یونین نے مل کر استنبول میں مسلم آف یورپ کانفرنس کا اہتمام کیا جس کا مقصد یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کے چیلنجز اور مسائل کو زیرِ بحث لانا تھا۔ پوری دنیائے اسلام کے جید علماء اور امریکہ و یورپ کی یونیورسٹیز کے ساٹھ سے زائد پروفیسرز میں سے جس شخصیت کا انتخاب بطور Key Note Speaker کیا گیا تھا وہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری ہی تھے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری گزشتہ چار دہائیوں سے بین المذاہب رواداری و انسانیت دوستی کے فروغ اور قیامِ امن و محبت کا فریضہ کماحقہ انجام دے رہے ہیں۔ شیخ الاسلام کی جملہ تصنیفات اور خطابات اس بات کے عکاس ہیں کہ آپ نے شدت پسندی و دہشت گردی کے رویوں کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے اور اسلام کے عمومی اصول ''میانہ روی'' کو اپنایا اور رسول اللہ ﷺ کے عطا کردہ مثبت رویوں، تحمل مزاجی، بردباری، رواداری، انکساری، حلم اور حسنِ اخلاق کو فروغ دیا۔

شیخ الاسلام کی اسی فکر کا نتیجہ ہے کہ آج منہاج القرآن انٹرنیشنل دنیائے اسلام کا سب سے بڑا نیٹ ورک رکھنے والی، 100 سے زیادہ ممالک میں وجود رکھنے والی اور دنیا بھر میں لاکھوں رفقاء، وابستگان اور محبین کی حامل تنظیم ہے۔ اس ساری مقبولیت اور تنظیمی نیٹ ورک کے باوجود اِس پُرآشوب دور میں احیائے اسلام کی فکر پر سودے بازی کیے بغیر کسی بھی تصادم، انتہا پسندی کا شکار نہیں ہوئی بلکہ امن و محبت، رواداری، بقائے باہمی اور تحمل و برداشت کے روّیوں کو پروان چڑھانے والی تحریک کے طور پر تسلیم کی جاتی ہے، جس کی کاوشوں کی بدولت دنیا کے سامنے اسلام بطورِ دینِ امن و محبت اور اس کی تعلیمات کا ہر پہلو روزِ روشن کی طرح عیاں ہو رہا ہے۔

❀❀❀❀❀

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

داستان راہِ عزیمت

جلیل القدر صحابہ، تابعین، ائمہ و محدثین حق گوئی پر شہید کیے گئے

ہر دور میں ائمہ سلف نے وقت کے حاکموں اور معاصر علماء کے تعصب اور مصائب کا سامنا کیا

خصوصی تحریر: عین الحق بغدادی

انبیائے کرام علیہم السلام، محبوبانِ الٰہی اور راہِ حق کے مسافروں کو حصولِ منزل کے لیے آزمائش و امتحان کی سخت ترین منزلوں اور خاردار راہوں سے گزرنا اور قدم قدم پر تسلیم و رضا کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے، حتیٰ کہ انبیائے کرام علیہم السلام جو قربِ الٰہی میں صفِ اوّل میں کھڑے ہوتے ہیں، ان کو بھی راہِ حق میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

زیرِ نظر مضمون میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، اہلِ بیت اطہار علیہم السلام، اولیائے عظام، محدثین و فقہاء کی مشکلات کی چند مثالیں اختصار کے ساتھ پیش کر کے اس مسئلے کو واضح کرنے کی کوشش کی جائے گی کہ حصولِ منزل، عزت و رفعت اور راہِ حق میں درپیش مشکلات، تکالیف، مخالفتیں اور آزمائشیں لازم و ملزوم ہوتی ہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ بندۂ خدا سفرِ حق پر گامزن ہو اور اس کا سفر تکالیف اور مخالفتوں کے بغیر ہو۔

اس موضوع پر بات کرنا اس لیے ضروری ہے کہ بعض لوگ کم علمی اور تاریخی حقائق سے نابلد ہونے کی بنا پر ناقدین کے کلام کو مبنی بر صداقت سمجھتے ہوئے نابغۂ روزگار شخصیات کے علم و عرفان سے دور رہ کر اُن کے علمی و روحانی فیض سے محروم ہو جاتے ہیں اور بعد ازاں جب اُن کی آنکھیں کھلتی ہیں، حقیقت اُن پر عیاں ہوتی ہے اور انہیں ایسی نایاب شخصیات کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے تو وقت بیت چکا ہوتا ہے۔ اپنی کم علمی، ضد، ہٹ دھرمی اور انانیت کی وجہ سے ناقدین و معترضین صرف اپنا نقصان ہی نہیں کرتے بلکہ دیگر سادہ لوح عوام کو بھی حق سے محروم رکھتے ہیں۔

دین اور تاریخ سے شغف رکھنے والے خاص لوگ تو ان واقعات اور ان کے پسِ منظر سے آگاہ ہوتے ہیں مگر عامۃ الناس کی اکثریت ان واقعات اور ان کے اسباب سے لاعلم ہوتی ہے۔ یوں عامۃ الناس علماءِ حق پر لگنے والے فتووں کی حقیقت اور اُن کا تاریخی پس منظر معلوم نہ ہونے کے باعث حاسدین کے فتنے کا شکار ہو کر ایسے علماء کے جدید افکار سے مستفید ہونے سے محروم رہتے ہیں۔ جن لوگوں نے امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام احمد بن حنبل، امام بخاری، امام غزالی، شیخ عبد القادر جیلانی، حضرت ذوالنون مصری اور ان جیسے سیکڑوں علماء و صوفیائے کرام سے اس وقت کے حاسدین کے فتووں کی وجہ سے استفادہ نہ کیا تو بالآخر نقصان اُن کا اپنا ہوا۔

اس موضوع پر بات کرنے کی ضرورت اس لیے بھی ہے کہ راہِ حق میں استقامت کی وجہ سے ائمہ سلف کو اپنے اپنے زمانے کے سیاسی حکمرانوں، ججوں، عدالتوں اور حکمرانوں کے حامی معاصر علماء کی طرف سے جس طرح کے مصائب و آلام برداشت کرنا پڑے، ان کی نوعیت بھی واضح ہو سکے۔

اس تمام امر کا مطالعہ اس حقیقت کو عیاں کردے گا کہ تجدیدِ دین کا یہ عمل اتنا آسان نہیں کہ ہر کوئی اسے برداشت کر سکے۔ اس کے لیے صبرِ ایوب اور توکلِ خلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ راہِ عزیمت میں پیش آنے والی ہر مشکل کو خندہ پیشانی سے برداشت کر کے تجدیدِ دین کا یہ عمل جاری رکھنا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ مصائب کے سبب اپنی جاں بھی جہان آفرین کے

سپرد کر کے ہمیشہ کے لیے امر ہونا ہوتا ہے۔

تاریخ کے اوراق نے ان فقہائے کرام، ائمہ و محدثین اور صوفیائے عظام پر ڈھائے جانے والے مظالم کو اپنے دامن میں محفوظ رکھا تاکہ قیامت تک اعلائے کلمۃ الحق کے لیے کوشاں ہستیوں کے لیے ان کا یقین و استقامت ایک استعارہ بن جائے اور معاصرین کی مخالفت سے کسی مجدّد کے پایۂ استقلال میں لغزش نہ آئے اور تاریخ کی ان برگزیدہ ہستیوں کے کردار کو سامنے رکھتے ہوئے وہ اپنے اوپر ڈھائے جانے والے مصائب و آلام کو رضائے الٰہی کے لیے برداشت کرتا چلا جائے۔ یاد رہے کہ راہِ عزیمت میں ہی عظمت پوشیدہ ہوتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے جتنی بڑی شخصیت ہوگی۔ اُس کی مخالفت اور آزمائش بھی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ جہاں ایمان ہوگا، وہاں مشکلات بھی ضرور آئیں گی اور ایمان جتنا قوی ہوگا، مشکلات بھی اتنی ہی سخت ہوں گی۔

ذیل میں اللہ تعالیٰ کے ان چند محبوبین کا تذکرہ کرتے ہیں جنہیں اپنی زندگیوں میں طرح طرح کی آزمائشوں، امتحانات، مصائب و آلام اور مشکلات سے گزرنا پڑا مگر بایں ہمہ وہ راہِ حق میں اِستقامت کے ساتھ گامزن رہے اور ان کے پائے استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی۔

خلفائے راشدین اور پیش آمدہ مصائب و تکالیف

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور نبی اکرم ﷺ تک تمام انبیائے کرام کو تبلیغِ دین اور اعلائے کلمۃ الحق کی پاداش میں مصائب و آلام برداشت کرنے پڑے اور پھر انبیاء کی یہی سنت اُن کی امتوں میں بھی جاری و ساری رہی۔ اللہ رب العزت نے اہلِ ایمان کو ممیّز و ممتاز کرنے کے لیے ایمان اور ابتلاء کو اکٹھا کیا ہے۔ جیسے جیسے ایمان کا درجہ اونچا ہوتا چلا جاتا ہے، ویسے ویسے ابتلاء بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ہر دور کے حق پرست آزمائشوں کے سمندر سے ہنس کر گزرتے رہے اور حیاتِ جاودانی پاتے گئے۔ آزمائشوں کا یہ سلسلہ حضور نبی اکرم ﷺ کے اَصحاب رضی اللہ عنہم و اہلِ بیت علیہم السلام نے اپنا خون دے کر جاری رکھا۔ رسالتِ مآب ﷺ کے چاروں خلفائے راشدین میں سے تین اصحاب سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

☆ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا مقام یہ تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آقائے دو جہاں ﷺ کی یکے بعد دیگرے دو صاحبزادیاں تھیں مگر باغیوں نے اس نسبت کا بھی لحاظ نہ کیا اور چالیس دن تک حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی رہائش گاہ کا محاصرہ کرتے ہوئے پانی بند رکھا۔ اسی محاصرہ کے دوران میں خلیفۂ سوم انتہائی مظلومانہ انداز سے شہید کر دیے گئے۔

☆ مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ اور ان کی پوری آل علیہم السلام راہِ حق کے مسافر تھے۔ انہیں حق کے سفر میں ہمیشہ مصائب و آلام اور ابتلاؤں کا سامنا رہا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں روزِ اوّل ہی سے مشکلات اور مصائب و آلام کا دروازہ کھل گیا۔ وہ لوگ جنھوں نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر کے انہیں شہید کیا تھا، وہ فتنہ پرور لوگ اس وقت بھی اسلام کے ٹکڑے کرنا چاہتے تھے۔ فتنے کی آگ جلا دی گئی تھی، مقاتلہ ہوا اور مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کی خلافت کی ابتدا ہی میں دس ہزار صحابہ اور تابعین شہید ہوگئے مگر چونکہ اسلام حق پر تھا، اس لیے اس کا چراغ مسلسل تابانیاں بکھیرتا رہا۔ آخر میں آپ فتنۂ خوارج کی بھینٹ چڑھے اور آپ کو شہید کر دیا گیا۔ خارجیوں کے ڈر سے کہ کہیں آپ کے جسدِ مبارک کی بے حرمتی نہ کریں، خاندان کے چند افراد نے رات کے اندھیرے میں خلیفۂ وقت کی میت کی کسی نامعلوم جگہ (موجودہ نجفِ اشرف) تدفین کر دی۔ الغرض ایمان میں جو جتنے بلند مرتبے پر فائز ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں اتنا ہی آزمایا ہے۔

☆امام حسن مجتبیٰ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد چھ ماہ کے لیے خلافت ملی۔ بعدازاں آپ رضی اللہ عنہ کو بھی زہر دے کر شہید کر دیا گیا۔

سیدنا امام حسین علیہ السلام اور واقعہ کرب و بلاء

معرکۂ کربلا بھی شہادتِ علی رضی اللہ عنہ ہی کا ایک تسلسل ہے۔ خانوادۂ رسول ﷺ کے سر کاٹ کر نیزوں پر چڑھائے گئے۔ راکبِ دوشِ رسول ﷺ، مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کے شہزادے امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے گھرانے کے سر کٹوا دیے لیکن شہادتوں اور مصائب و آلام اور مشکلات سے نہیں گھبرائے اور اللہ کے دین کی سرفرازی کے لیے راہِ حق کے مسافروں کی تسلی و تشفی کے لیے مثال قائم کر دی۔

امام یحیٰ بن زید علیہ السلام اور امام ابراہیم بن عبد اللہ علیہ السلام

اَہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کی قربانیوں اور آزمائشوں کی داستان میں ایک نام امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے پوتے امام یحیٰ بن زید کا بھی ہے۔ انہیں شہید کرنے کے بعد بدبختوں نے قبر سے نکال کر کفن اتار کر ستر برہنہ کیا اور ان کے جسدِ خاکی کو سُولی پر لٹکا دیا۔ ان کا یہ جسدِ مقدس اسی حالت میں مسلسل چھ مہینے تک سرِ بازار لٹکتا رہا اور بالآخر ابو مسلم خراسانی نے سولی سے اُتار کر آپ کا جنازہ پڑھا۔

☆امام نفس ذکیہ کے بھائی حضرت ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن مجتبیٰ کا بھی سر کاٹ کر بازار میں سولی پر لٹکایا گیا۔

امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

حضرت نعمان بن ثابت جنہیں دنیا امام ابو حنیفہؒ امام اعظمؒ (سب سے بڑے امام) کے طور پر جانتی ہے، آپ تدوینِ فقہ اِسلامی کی بنیاد ڈالنے والے تھے۔ امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں امام شافعی لکھتے ہیں: قیامت تک جو بھی شخص دین کی سمجھ حاصل کرنا چاہے گا وہ ابو حنیفہ کے فیضانِ علم کا محتاج ہوگا۔ چار دانگِ عالم میں پھیلی علمی شہرت کے حامل امام ابو حنیفہؒ جیسی عظیم شخصیت پر ڈھائے جانے والے مظالم کی بھی ایک داستان ہے۔

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر ضعیف فی الحدیث ہونے کا الزام لگایا گیا۔۔۔ عمرو بن علی نے کہا کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت صاحب الرائے تھے اور حافظِ حدیث نہیں تھے۔

☆ امام اعظم ابو حنیفہ پر ایک الزام یہ بھی تھا کہ آپ اپنی رائے کو حدیث پر ترجیح دیتے اور اپنی رائے سے حدیث کا ردّ کرتے۔ ابن عدی 'الکامل' میں حماد بن سلمہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ ابو حنیفہ اقوال النبی ﷺ یعنی احادیث مبارکہ کو اپنی رائے سے ردّ کرتے تھے۔

☆ خطیب بغدادی 'تاریخ بغداد' میں نقل کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کو عربی زبان پر بھی عبور حاصل نہیں تھا۔۔۔ اعلام المسلمین کی سیریل نمبر پانچ کے صفحہ نمبر ۲۵۷ پر مذکور ہے کہ امام صاحب سے حضور نبی اکرم ﷺ کے والدین کریمین کے اسلام کے حوالے سے ہونے والے اِستفسار میں کتابت کی غلطی کی بنا پر امام صاحب پر کفر کا فتویٰ لگا اور آپ کی طرف سے تصریح آنے کے باوجود کہ غلطی میری نہیں بلکہ کاتب کی ہے، اس فتوے کو قائم رکھا گیا۔

☆ امام اعظم کے تجدیدی کام اور خدمتِ دین کو ابلیسی فتنہ سے تشبیہ دی گئی۔۔۔ امام صاحب پر دین اسلام میں حیلہ کے تحت حلال چیزوں کو حرام قرار دینے اور حرام اشیاء کو حلال قرار دینے کا بھی الزام لگا۔۔۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں: میں نے کسی قوم کو نصاریٰ کی مشابہت میں ابو حنیفہ اور اُن کے ساتھیوں سے زیادہ مشابہ نہیں دیکھا۔

اس داستان کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ شخصیت جن کے فقہی مسائل پر آج کثیر دنیا عمل پیرا ہے، انہیں اپنے زمانے میں کن کن مسائل اور مصائب سے گزرنا پڑا مگر اُن کے پایۂ استقلال میں لغزش نہ آئی اور اسی استقامت کی وجہ سے آج دنیا اُن کی گرویدہ ہے۔

گویا علمی حسد اتنا شدید ہوتا ہے کہ حاسدین اپنے حق میں فضا سازگار کرنے کے لیے کسی بھی سطح تک جاسکتے ہیں اور مسائل کو یوں توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں کہ وہ کثرتِ بیان کی وجہ سے سچ معلوم ہونے لگتے ہیں۔ کام کرنے والے بندے کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ اس پراپیگنڈے کا توڑ کرسکے، نتیجتاً مصائب و آلام برداشت کرنے پڑتے ہیں مگر خدمتِ دین میں خلوص اور نیک نیتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اُن کے کام کے ذریعہ ہمیشہ اُن کو زندہ رکھ کر حاسدین کو انجام تک پہنچاتا ہے۔

بنو امیہ کے دورِ حکومت میں سرکاری عہدہ قبول نہ کرنے اور حکومتِ وقت کے اقتدار کو مذہبی سپورٹ مہیا نہ کرنے پر کوفہ کے گورنر ابن ہبیرہ کے کہنے پر آپ کو قید کر کے آپ پر کوڑے برسائے گئے۔ آپ کو جیل سے رہا کر کے ساتھ ہی ملک بدر کر دیا گیا۔ آپ کوفہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ چلے گئے۔

عباسی دورِ حکومت میں منصور کے زمانۂ خلافت میں دوبارہ کوفہ آئے اور اب کی مرتبہ حضرت زین العابدین کے صاحبزادے حضرت زید بن علی الشہید کی حمایت کرنے اور سرکاری عہدہ قبول نہ کرنے کی پاداش میں آپ کو جیل میں ڈال دیا گیا، جہاں ہر روز آپ کو دس کوڑے مارے جاتے تھے۔ بالآخر آپ کو زہر دے کر شہید کیا گیا۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ

فقہ مالکی کے بانی 93ھ میں شہرِ رسول ﷺ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بہت جلد اپنی ذہانت، حافظے اور تقویٰ کی بنا پر مجالسِ عام میں شہرت پائی۔ آپ سے طلاق بالجبر کے وقوع پذیر ہونے کا مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت لَيْسَ لِمُكْرَهٍ وَلَا لِمُضْطَرٍّ طَلَاقٌ اور لیس علی المکرہ الطلاق سے استنباط کرتے ہوئے یہ فتویٰ دیا کہ جبراً لی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ یہ وقت وہ تھا جب محمد بن عبد اللہ بن حسن علیہ السلام نے خلیفہ ابو جعفر منصور کی حکومت کے خلاف خروج کیا تھا کیوں خلیفہ زبردستی لوگوں سے اپنی بیعت کروا رہا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے زبردستی بیعت کے وقوع پذیر نہ ہونے پر بھی استدلال ہو رہا تھا۔ اس مسئلہ کے بتانے پر امام مالک کو ننگا کر کے کوڑے لگانے کا حکم دیا، کوڑوں سے آپ کو اتنا مارا گیا کہ آپ کا بازو کندھے سے نکل گیا، آپ کو شدید عذاب میں مبتلا کیا گیا تاکہ آپ کی منزلتِ علمی اور امام المدینہ ہونے کے ناطے آپ کی ہیبت علمی اور وقار ختم ہوجائے۔ اِس کے بعد امام مالک کو مجلس العام سے روک دیا گیا تھا، آپ تنہا بیٹھے رہتے تھے اور آپ کو حدیث شریف کا درس دینے سے منع کیا گیا حتیٰ کہ آپ کو 25 سال تک گھر میں نظر بند رکھا گیا۔

امام شافعی رضی اللہ عنہ

آپ یمن میں قاضی کے عہدے پر فائز تھے، وہاں کے گورنر حماد البربری نے علویوں کے خروج کے خطرے سے اور امام شافعی کی علویوں کے لیے محبت کی وجہ سے خلیفہ ہارون الرشید کو خط لکھ کر امام شافعی کو یمن کے امن کے لیے خطرہ قرار دے دیا۔ یوں آپ کو شیعیت کے الزام میں گرفتار کر کے، لوہے کی زنجیر سے باندھ کر بغداد لا کر خلیفہ ہارون الرشید کے دربار میں پیش کیا گیا اور (معاذ اللہ) دائرہ اسلام سے بھی خارج قرار دیا گیا۔ اس پر امام شافعی نے وہ مشہور اشعار کہے جن میں سے ایک شعر یہ ہے:

اِنْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ
فَلْيَشْهَدِ الثَّقَلَانِ اَنِّیْ رَافِضِیٌّ

’’اگر آلِ محمد سے محبت کرنے کا نام رافضی ہو جانا ہے تو سارا جہان جان لے کہ میں رافضی ہوں۔‘‘

امام شافعی کے مقام و مرتبہ سے اس وقت کے کچھ معاصرین نے حسد کی بنیاد پر مخالفت کی۔ وہ برداشت نہ کر سکے کہ ایک یتیم و مسکین شخص جو محنت مزدوری کر کے پڑھتا تھا، آج اتنا اعلیٰ مقام حاصل کر جائے گا اور غزہ سے ہجرت کر کے آنے والا یہ شخص قاضی کے عہدے پر فائز ہو کر عوام میں خوب قبولیت حاصل کر لے گا۔ اُن کے حسد نے امام شافعی کو قید میں ڈلوا دیا اور انہیں لوہے کے زنجیر سے باندھ کر یمن سے شمالی عراق کا سفر کرایا گیا اور خلیفہ ہارون الرشید کے دربار میں پیش کیا گیا۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

امام احمد بن حنبل 164ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ وہیں آپ نے حدیث و فقہ کے علوم حاصل کیے۔ مذہبِ حنبلی کے بانی ہیں۔ مشارق و مغارب کے اس امام فی الفقہ والحدیث پر بھی کمر توڑ مظالم ڈھائے گئے۔ خلقِ قرآن کے مسئلے پر خلیفہ مامون کے حکم پر آپ کو اور محمد بن نوح دونوں کو باندھ کر ایک ہی اونٹ پر ڈال کر خلیفہ کے پاس بھیجا گیا۔ مامون کی موت کے بعد معتصم نے اپنے بھائی مامون کی ظلم و تشدد کی اِس روایت کو برقرار رکھا اور امام احمد کے انکار پر آپ کو جیل میں ڈالنے کا حکم دیا گیا۔ آپ کو تقریباً 39 ماہ جیل میں رکھا گیا۔ جیل کی جس کوٹھری میں آپ کو قید کیا جاتا تھا وہ اتنی تنگ تھی کہ آپ ٹانگیں لمبی کر کے سو بھی نہیں سکتے تھے۔ شاباص التائب کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل کو 80 کوڑے مارے گئے۔ اگر اتنے کوڑے ہاتھی کو مارے جاتے تو وہ بھی ختم ہو جاتا مگر صبر و استقامت کے پہاڑ نے جس انداز میں انہیں برداشت کیا راہِ حق کے مسافروں کے لیے وہ آج تک مثال بنا ہوا ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ

194ھ کو ماوراء النہر کے شہر بخارا میں پیدا ہونے والے امام بخاریؒ بالاتفاق امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ آپ نے صحیح احادیث کا مجموعہ پیش کیا جو بالاتفاق قرآن کے بعد سب سے معتبر کتاب ہے۔ نیشاپور کی علمی سلطنت کے مالک محمد بن یحییٰ الذھلی جن کی قیادت میں اہلِ نیشاپور کے جمِ غفیر نے امام

بخاری کا استقبال کیا تھا، اب امام بخاری کی علمی شہرت سے حسد کرتے ہوئے خلقِ قرآن کے مسئلے پر اُن سے اختلاف کرنے لگے اور تشنگانِ علم کو آپ کی مجلسِ علم میں بیٹھنے سے منع کر دیا اور بالآخر خلقِ قرآن کے مسئلے کو بنیاد بناتے ہوئے آپ کو نیشاپور سے ہجرت پر مجبور کیا۔

آپ نے واپس بخارا آ کر علمی مجلس قائم کی جو تھوڑے ہی عرصے میں اطراف و اکناف میں مشہور ہوگئی مگر حاسدین کو بخارا میں بھی آپ کی شہرت پسند نہ آئی اور وہاں بھی خطوط کے ذریعے لوگوں کو آپ کے خلقِ قرآن کے فتنے سے بچنے کی تلقین کی گئی۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ ’’کوئی بھی اجلّ عالمِ دین اپنے معاصر کی تین چیزوں سے نہ بچ سکا: جاہل ہم عصروں کی طعن و تشنیع، دوستوں کی ملامت اور معاصر علماء کا حسد۔‘‘

یہی وہ تین امور ہیں جن کا سامنا آج کے دور میں راہِ حق پر چلنے والوں کو بھی کرنا پڑتا ہے۔

حاکمِ بخارا خالد بن احمد الذھلی کو شاہی محل میں اُس کے بیٹے کو پڑھانے سے انکار پر امام صاحب پر پہلے سے غصہ تھا، لہٰذا وہ بھی امام صاحب کو ملک بدر کرنے کے بہانے تلاش کرنے لگا۔ اس اثناء میں جب اسے آپ کے امام ذھلی کے ساتھ نزاع کا پتہ چلا تو اس نے اپنے علاقے کے کچھ درباری مولویوں سے فتویٰ لے کر امام بخاری کو اپنا وطن چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔

آپ نے اپنا وطن چھوڑ کر سمرقند کا قصد کیا مگر راستے میں آپ کو علم ہوا کہ حسد کی آگ نے آس پاس کے تمام علاقوں کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے، جس کی وجہ سے اہلِ سمرقند بھی امام بخاری کے حوالے سے دو گرہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ لہٰذا امام بخاری نے سمرقند کے راستے میں خرتنگ نامی ایک بستی میں قیام کیا۔

’تاریخ بغداد‘ اور ’سیر اعلام النبلاء‘ میں عبد القدوس بن عبد الجبار السمر قندی سے روایت ہے کہ ایک رات انہوں نے امام بخاری کو یہ دعا کرتے سنا کہ: ’’اے اللہ! لوگوں نے میرے اوپر تیری زمین تنگ کر دی ہے، اب تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔‘‘

راوی کہتے ہیں کہ اس دعا کے ایک ماہ بعد اسی بستی میں آپ کا وصال ہوگیا۔اس واقعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اہلِ علم کس طرح اپنے معاصر علماء کے لیے حسد رکھتے ہیں اور کس انداز میں مدِ مقابل کو دبانے کے لیے دینی مسائل کا سہارا لیتے ہیں۔

امام نسائی ﷺ

آپ 215ھ میں خراسان کے شہر نساء میں پیدا ہوئے۔ آپ راسخ العقیدہ امام الحدیث اور صحاح ستہ میں شامل کتاب ’السنن‘ کے مؤلف ہیں۔ امام نسائی اپنی عمر کے آخری حصے میں مصر سے دمشق منتقل ہوگئے۔ وہاں کے لوگ حضرت امیر معاویہ ﷺ کی شان و فضلیت میں غلو کرتے اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے لیے علی الاعلان بدگوئی کیا کرتے تھے۔ امام نسائی نے جب وہاں بدعقیدگی کا ایسا ماحول دیکھا تو اصلاح اور حق گوئی کے بغیر رہ نہ سکے۔ آپ نے حضرت علی ﷺ کے مناقب میں ایک کتاب ’خصائص سیدنا علیؓ‘ تالیف کی۔ جب آپ نے یہ کتاب دمشق کے لوگوں کو سنائی تو آپ پر رافضی ہونے کا فتویٰ لگا اور آپ پر مصائب کا دور شروع ہوگیا، لوگوں نے آپ کو مارنا شروع کر دیا اور مار مار کر آپ کو بے ہوش کر دیا۔حتی کہ آپ کی شہادت بھی اِسی سبب سے ہوئی۔

شیخ ذو النون مصریؒ

امام ذہبی لکھتے ہیں کہ حضرت ذو النون مصری پر مصر کے علماء نے کافر، زندیق اور ملحد ہونے کا فتویٰ لگایا۔ اُس وقت کے مفتیانِ کرام مختلف فتوے لگا کر عمر بھر انہیں پریشان کرتے رہے اور ان کے خلاف پورے زور و شور سے تحریک جاری رہی۔ انہیں خلیفہ واثق یا خلیفہ متوکل کے زمانے میں مصر سے قید کر کے بغداد لایا گیا۔امام ذہبی نقل کرتے ہیں کہ ذوالنون مصری کی وفات پر ستر اولیاء و علماء کو حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی، سب نے تشریف لانے کی وجہ پوچھی تو فرمایا:

’’ہمارا دوست ذو النون فوت ہوگیا ہے، اس کے استقبال کے لیے آئے ہیں۔‘‘

جب ان کا جنازہ اٹھایا گیا تو پرندے انہیں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے پروں سے پر ملا کر سایۂ فگن ہوگئے اور انہوں نے تدفین مکمل ہونے تک سائبان تانے رکھا۔لوگوں کو اُس دن معلوم ہوا کہ یہ ہستی کس قدر اعلیٰ مرتبے کی حامل تھی۔ پھر لوگ

روتے تھے کہ کاش ان کی حقیقت ہم پر پہلے آشکار ہو جاتی۔

داتا گنج بخش علی ہجویریؒ

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کے نام سے بھلا کون واقف نہیں؟ برصغیر کی سرزمین جن کے قدموں کے توسط سے اسلام کے نور سے منور ہوئی۔ وہ جب لاہور میں وارد ہوئے تو ان کے خلاف نام نہاد مفتیوں کی جانب سے فتوؤں کی بوچھاڑ کی گئی۔ بعض حلقوں کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ جو ان کی مسجد میں نماز پڑھے گا، اس کی نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ ان کی مسجد کے محراب کی سمت قبلہ رُخ نہیں ہے۔ فتویٰ لگاتے وقت یہ نہ سوچا گیا کہ قبلہ کا رخ تو ٹھیک ہے، البتہ مخالفین کی سوچ کا رخ ضرور غلط ہے۔ آپ نے ان سب علماء کرام کو اپنی مسجد میں بلایا اور انہیں نماز کی دعوت دی۔ جب وہ سب نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو فرمانے لگے: بھئی دیکھو تو سہی قبلہ کی سمت درست ہے یا نہیں؟ حضرت داتا گنج بخش نے اشارہ کیا، تمام پردے ہٹ گئے اور کعبہ معظّمہ کو وہیں کھڑے کھڑے سب نے دیکھ لیا۔ ان کی اس کرامت سے سب علماء تائب ہوگئے۔

امام غزالیؒ

امام غزالیؒ جو آج پوری دنیا میں حجۃ الاسلام کے لقب سے مشہور ہیں اُن کی شہرۂ آفاق تصنیف 'احیاء علوم الدین' ہے۔ جو کوئی اہلِ حق شریعت کے اسرار و رموز جاننا چاہتا ہے، اس کے لیے اسے یہ شہرۂ آفاق تصنیف پڑھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ تاج الدین السبکی طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں لکھتے ہیں کہ جب یہ کتاب تحریر کی گئی تو اُس وقت کے علماء نے مفتیِ اعظم ابوالحسن ابن حرزم کی قیادت میں یہ کہتے ہوئے ''کہ یہ کتاب بدعت اور مخالفِ سنت ہے'' اسے جلانے کا حکم دیا حتیٰ کہ اس کتاب کے تمام نسخے جلانے کے لیے بحقِ سرکار ضبط کر لیے گئے۔ جس دن انہیں نذرِ آتش کیا جانا تھا، اس سے گزشتہ شب جمعرات کو انہی مفتیِ اعظم ابوالحسن نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ تخت پر جلوہ افروز ہیں اور امام غزالی نے اپنی یہ تصنیف آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کی اور عرض کی: حضور اسے ملاحظہ فرمائیں کیوں کہ بعض معاصرین اسے جلانا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے احیائے علوم الدین کو ملاحظہ فرمانے کے بعد اُس بدبخت کو حاضر کرنے اور کوڑے لگانے کا فرمایا جس نے اسے جلانے کا حکم دیا تھا۔ خواب میں انہیں ابھی پانچ ہی کوڑے لگے تھے کہ مفتی ابوالحسن ابنِ حرزم چیخ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ بعد ازاں وہ مفتی صاحب اپنے رفقا کے ہمراہ تائب ہو گئے۔ تاریخ کی کتب میں تحریر ہے کہ دس سال بعد جب ان مفتی صاحب کا انتقال ہوا تو ان کوڑوں کے نشان ان کے جسم پر بدستور موجود تھے۔

غوث الاعظم شیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو ہر طرف ان کی ولایت کا سکہ چلنے لگا۔ ان کے عقیدت مندوں کے ساتھ ساتھ حاسدین کی بھی کوئی کمی نہ تھی۔ ان حالات میں بہت سے لوگ ان کی مخالفت پر تُل گئے۔ آج دنیا جنہیں پیرانِ پیر اور غوثِ اعظم کے نام سے یاد کرتی ہے اور جب تک ان کا قدم مبارک ولایت کی سند کے طور پر گردن پر ثبت نہیں ہو جاتا تب تک شرق سے غرب تک کسی کو ولایت نہیں مل سکتی۔ اندازہ کریں! اتنی عظیم شخصیت کے خلاف بھی شدید مخالفت کی تحریک چلائی گئی۔ بغداد شہر کے ایک سو علماء کا وفد تیار ہوا اور انہوں نے شاہِ جیلان پر اعتراضات اٹھاتے ہوئے ایک سوال نامہ تیار کیا۔

علماء کے اس وفد نے طے کیا کہ شیخ عبد القادر جیلانی پر اس طرح تابڑ توڑ سوالات کیے جائیں کہ وہ جواب دینا ہی بھول جائیں۔ وہ پے در پے سوالات کر کے (معاذ اللہ) آپ کو خاموش کرا دینا چاہتے تھے۔ وہ لوگ جب سوالات کے لیے آئے تو آپ نے اپنی نگاہِ ولایت اُن علماء کے سینوں پر ڈالی جس سے وہ تمام علماء سوالات کرنا ہی بھول گئے۔ آپ ان سے بار بار فرماتے رہے کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو؟ مگر کسی کی کیا مجال کہ وہ کچھ بولیں، تمام کے تمام علماء ایک سوال تک نہ کر سکے۔

آپ نے پھر انہیں فرداً فرداً متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے۔ پھر دوسرے سے یہی فرمایا کہ تمہارا سوال یہ تھا اور اس کا جواب یہ ہے۔ اس طرح تمام علماء کرام کو ان کے سوالات اور جوابات سے آگاہ فرما دیا۔ یہ سن کر سب کے سب علماء کرام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

☆ محترم قارئین! اگر تمام ائمہ، اولیاء وصلحاء پر ڈھائے

جانے والے مصائب و آلام کا تذکرہ کرنا شروع کر دیں تو کئی کتب معرضِ وجود میں آجائیں، لہذا اختصار سے کام لیتے ہوئے ہم نے چند ائمہ کا تذکرہ کیا ہے۔

راہِ عزیمت کے عظیم مسافر
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

محترم قارئین! مذکورہ تمام عظیم ہستیاں عظمت، ایمان، یقین اور استقامت کے کوہِ گراں تھے اور ہم ذرۂ بے نشاں ہیں۔ کُجا وہ عظمت کے مینار اور کُجا ہم گناہوں کی تحت الثریٰ گھاٹی کے اسیر! درحقیقت ہمیں اَعمال میں اُن سے کوئی نسبت نہیں ہے۔ اگر ہم ان کی پیروی میں راہِ حق پر چلتے چلے جائیں تو بڑی بات ہے۔ اگر کسی کو ان کی روش پر چلنے کا موقع ملے تو اس پر پریشانی کی ضرورت نہیں بلکہ فخر کرنے کا مقام ہے۔

راہِ حق کے مسافر، تحریک منہاج القرآن کے بانی و سرپرستِ اَعلیٰ، مجدّدِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو پاکستان سمیت پوری دنیا میں پذیرائی و مقبولیت ویسے ہی نہیں ملی بلکہ انہیں یہ مقام انبیاء، صحابۂ کرام اور اولیائے عظام کی طرح خار دار راہوں پر چل کر، کٹھن مراحل اور مصائب کی ندیاں عبور کر کے، حاسدین کے فتوؤں اور طعنوں کو سہہ کر اور دن رات حصولِ مقصد کی جدوجہد سے نصیب ہوا ہے۔ اس بلند پروازی کے دوران شیخ الاسلام کی شاہین صفت اُڑان سے پریشان کئی حاسدین سر جوڑ کر بیٹھ گئے اور ہر طرح کے وسائل و ذرائع استعمال کرتے ہوئے صدائے حق و صداقت کو ہمیشہ کے لیے دبانے کی سعیِ لاحاصل میں مصروف رہے مگر وہ یہ بھول گئے کہ حق و صداقت کی روشنی بکھیرنے والے نورانی و مصطفوی چراغ کفر کی پھونکوں سے کب بجھتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے انہیں جن علمی اور روحانی منازل اور رفعتوں سے نوازا ہے، اس راہ پر اُن کا سفر کرنا پھولوں کی سیج نہیں تھا بلکہ انہیں شدید محنت و ریاضت، مشکلات، آزمائشوں اور امتحانات کے ایک بحرِ عمیق سے گزرنا پڑا۔ راہِ حق کے اس سفر میں اُن کی کامیابی محدثین، فقہاء، اولیاء اور مجددین کی طرز پر معاصرین کے فتووں، حسد اور منزل سے دور رکھنے کے لیے درپیش شدید مشکلات پر صبر و استقامت کا نتیجہ ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ قانونِ قدرت ہے کہ عظمت راہِ عزیمت پر چل کر نصیب ہوتی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو بھی اپنے وقت کے حاسدین و مخالفین سے ہر اُس الزام کا سامنا کرنا پڑا جس سے ہمارے اَسلاف کو سابقہ پڑا تھا۔ ذیل میں چند ایسے واقعات کا انتہائی اختصار کے ساتھ ذکر کیا جائے گا کہ کس کس طرح مصطفوی مشن کے اس چراغ کو بجھانے کی کوشش کی گئی:

۱۔ خوابوں کے حوالے سے سازشی طوفان

4 جولائی 1993ء کو ایک قومی اخبار نے کچھ ذاتی مقاصد کے پیشِ نظر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری پر ایک نجی محفل میں خوابوں کے حوالے سے کی گئی گفت گو کو توڑ مروڑ کر پیش کر کے ایک خوفناک سازش کا طوفان برپا کر دیا اور کچھ حاسد علماء کرام جنہیں شیخ الاسلام کی بڑھتی شہرت اور تحریک منہاج القرآن کا عروج پسند نہ تھا، وہ بھی اس سازش کا حصہ بن گئے اور اس خواب کو حضور نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی قرار دیا۔ بعد ازاں بعض جید علماء کرام نے اپنے بیان سے رجوع کر لیا اور آہستہ آہستہ وہ سازش ختم ہوگئی۔ اس سازش کے بانیان بعد میں اپنے کیے پر اظہارِ ندامت کے لیے کئی بار شیخ الاسلام کی خدمت میں پیش بھی ہوئے۔

۲۔ شیخ الاسلام کے گھر پر قاتلانہ حملہ

25 رمضان المبارک مطابق 21 اپریل 1990ء رات کے پچھلے پہر جب کہ اہلیانِ ماڈل ٹاون محوِ خواب تھے، اُس وقت کی مقتدر قوت کی ایما اور انعام و اکرام کی لالچ میں آ کر کچھ گماشتے شیخ الاسلام کے گھر پر حملہ آور ہوئے اور تقریباً ایک گھنٹہ تک فائرنگ ہوتی رہی۔ جب لاہور ہائی کورٹ میں اس کا مقدمہ درج کیا گیا تو دشمنانِ تحریک نے اپنی مرضی کا فیصلہ کرانے کے لیے انتہائی مہارت سے انکوائری ٹربیونل کو تبدیل کر کے یک رکنی انکوائری ٹربیونل مقرر کروا لیا۔ جج کی موجودگی میں ایڈوکیٹ جنرل پنجاب نے مقدمہ سے ہٹ کر جس انداز میں گواہان اور مدعیان کی ذاتی زندگی میں مداخلت کی اور کیس

بگاڑنے کے لیے ہتک آمیز رویہ اختیار کیا، اس پر حکومتی جانب داری کے باوجود جج کو مداخلت کرنا پڑی۔ جج کے منع کرنے کے باوجود نازیبا گفتگو کا سلسلہ جاری رکھا گیا اور قانون سے ہٹ کر شیخ الاسلام کے بیان کو توڑ مروڑ کر اخباری نمائندوں کے ذریعے مختلف اخبارات میں چھپوایا گیا۔ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب، جج کی سرزنش پر وقتی طور پر معذرت کر لیتا اور پھر ویسے ہی رویے کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیتا۔ اس سازش کو بھانپتے ہوئے شیخ الاسلام نے یہ کہتے ہوئے مقدمہ سے علیحدگی اختیار کرلی کہ ''میں اپنا مقدمہ اللہ پر چھوڑتا ہوں''۔

اُس کے بعد یک طرفہ کارروائی کرتے ہوئے حاسدین کے ان بیانات کو بھی مقدمہ کی کارروائی کا حصہ بنا کر من وعن فیصلے کا بھی حصہ بنایا گیا کہ جن کا اس مقدمے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس طرح اس مقدمہ کا چہرہ مسخ کر کے اُس کا رُخ موڑا گیا، کردار کُشی کی گئی اور شیخ الاسلام کی بڑھتی شہرت و مقبولیت کو ختم کرنے اور آپ کے شخصی کردار کو متنازع بنانے کی سعی لاحاصل کی گئی، مگر افسوس حاسدین اس بات کو بھول گئے کہ اللہ جسے چاہتا ہے عزتوں سے نوازتا ہے اور جس کے مقدر میں عزت وعظمت لکھ دی جائے، پھر ساری کائنات مل کر بھی اُس میں کوئی کمی نہیں کر سکتی۔

تاریخ گواہ ہے کہ شیخ الاسلام کو اس کے بعد بھی اللہ رب العزت نے عزتوں و بلندیوں سے نوازا اور حاسدین آج بھی اپنے حسد و انتقام کی آگ میں جل کر پستی کا شکار ہو رہے ہیں۔ جو حربے انہوں نے شیخ الاسلام کی عزت و شہرت کو داغ دار کرنے کے لیے استعمال کیے تھے، انہی حربوں اور ویسے ہی مقدمات کی چکی میں وہ خود پس رہے ہیں اور پوری دنیا کے سامنے ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ اللہ کا وعدہ سچ ہوا کہ جو میرے ولی (دوست) کے ساتھ دشمنی کرے گا میں اُس کے ساتھ اعلانِ جنگ کرتا ہوں۔ آج شیخ الاسلام عزت اور چین کی زندگی جی رہے ہیں اور دشمن پوری دنیا کے سامنے تماشہ بنے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ کی پکڑ نہیں تو اور کیا ہے!

۳۔ قاتلانہ حملے اور دھمکیاں

شیخ الاسلام کو اس راہِ حق میں کئی مرتبہ قاتلانہ حملوں کا بھی سامنا کرنا پڑا اور جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ ذیل میں ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جا رہا ہے:

(ا) ساؤتھ افریقہ

حاسدین کی چالوں کے باوجود جب تحریکِ منہاج القرآن اور شیخ الاسلام کی شہرت وعظمت پاکستان کی حدود پار کرتے ہوئے دیگر برِاعظموں تک پہنچی اور جنوبی افریقہ میں بھی یہ آوازِ حق گونجنے لگی اور مفاد پرست گروہ کے پیٹ پر لات پڑی تو وہاں بھی تمام تر مفاد پرست سازشی ٹولے شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کے خلاف یکجا ہو گئے اور انتقام کی آگ میں اندھے ہو کر اُن کی جان کے درپے ہو گئے۔ ہر طرح کی سازش سے بے نیاز اعلائے کلمۃ الحق کے لیے جب اللہ کا یہ مجاہد پہلی بار جنوبی افریقہ تبلیغی دورے پر پہنچا تو ٹونی آدم نامی ایک شخص کو جسے اَن جانے میں شیخ الاسلام کی شخصیت کے بارے میں متنفر کر دیا گیا تھا، آپ کے قتل پر آمادہ کیا گیا اور وہ اپنے پستول کے ساتھ اُس پروگرام میں آیا جس میں شیخ الاسلام کو خطاب فرمانا تھا، مگر اللہ کو کچھ اور منظور تھا۔

اُس شخص نے فوری کارروائی کرنے کے بجائے پہلے شیخ الاسلام مدّ ظلہ العالی کو سنا اور یہ آوازِ حق سنتے ہی اُس کی دنیا کی کایا پلٹ گئی اور وہی پستول جسے وہ آپ کے قتل کے لیے لے کر آیا تھا، اب آپ کی حمایت اور نصرتِ دین میں بلند ہو گئی اور حاسدین کو منہ کی کھانی پڑی۔ اس نیک بخت ٹونی آدم کا وصال بھی تحریکِ منہاج القرآن کے خادم (فاروق آدم) کی حیثیت سے خدمتِ دین میں دورانِ سفر ہوا۔

(۲) دہشت گردی کے خلاف فتویٰ پر دھمکیاں

جب دہشت گردوں کی وحشت نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور سپر پاورز بھی ان کے سامنے سجدہ ریز نظر آنے لگے۔ عالمی طاقتوں نے دہشت گردوں کے اس عمل کو اسلام سے جوڑ کر مسلمانوں کو بدنام کرنا شروع کر دیا اور پھر عالمِ اسلام میں بھی کسی میں یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ اسلام کا

کتنے انبار لگائے گئے زر کے لیکن میں نے کردار کی ناموس کا سودا نہ کیا
سر جھکایا نہ کسی جبر و ستم کے آگے دین کے نام کو، ایمان کو رسوا نہ کیا

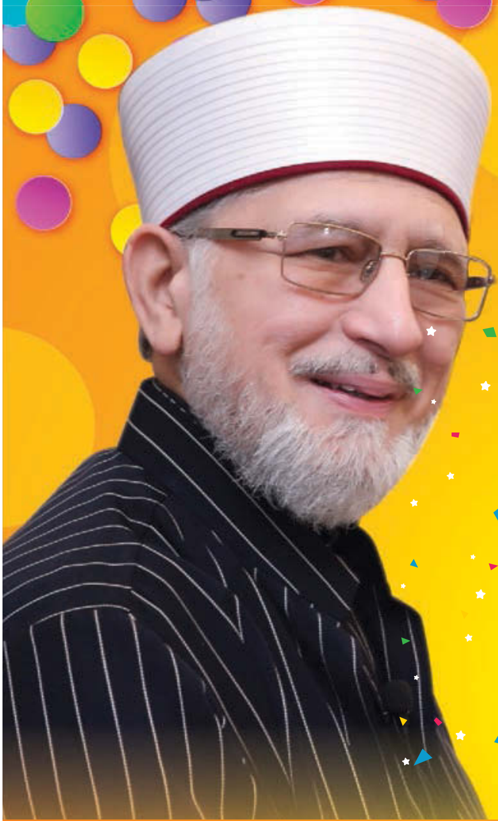

ہم گفتار و کردار میں اللہ کی برہان اور اسلام کے
پیغامِ امن و سلامتی کے عظیم علمبردار

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

کو ان کے

یومِ ولادت کے پر مسرت موقع پر دلی **مبارکباد** پیش کرتے ہیں۔

اسلام کو درپیش چیلنجز کو بھانپتے ہوئے پوری حکمت و بصیرت کے ساتھ حق کا چراغ لے کر قافلہ عشق و انقلاب کی قیادت کرنے پر آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔
دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ جرأت و استقامت اور علم و حکمت کے اس سرچشمہ کا سایہ امتِ مسلمہ پر تادیر قائم و دائم رکھے۔

نیشنل ایگزیکٹو کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل سپین

آبتاؤں میرے قائد کا تعارف کیا ہے   چشمۂ فیضِ نبوت کی حقیقت کیا ہے
یہ وہ سورج ہے کہ آفاق تو آفاق رہے   من کی دنیا کو خورشید سراپا کردے

ہم شرق تا غرب عشق و محبتِ رسول ﷺ کے نغمات بکھیرنے والی
یگانہ روزگار شخصیت، دانش عہدِ حاضر

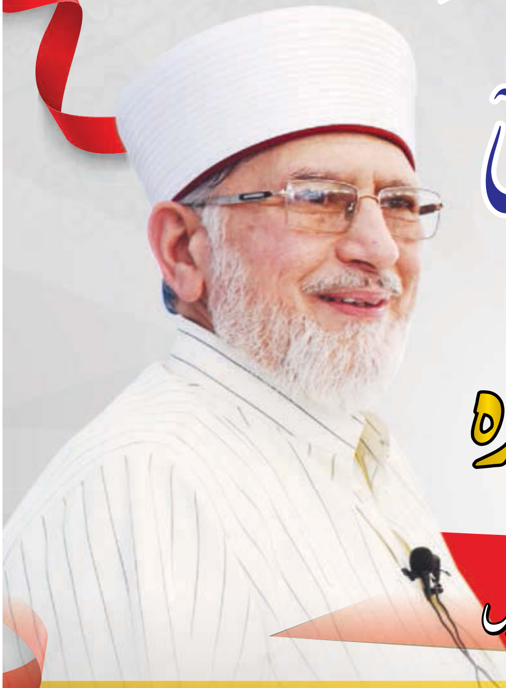

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

کو ان کی 70 ویں سالگرہ

پر دل کی عمیق گہرائیوں سے ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں

آپ نے حقیقی معنوں میں تعلق باللہ، ربطِ رسالت، محبت وخلوص اور رواداری کے فروغ کا پرچم لے کر امت کے بکھرے ہوئے طبقات کو ملی وحدت و یکجہتی کے دھارے میں شامل کیا۔ دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت انسانیت کو مقامِ مصطفیٰ ﷺ سے آگہی دینے والے اس مردِ قلندر کو سلامت رکھے۔

نیشنل ایگزیکٹو کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل سویڈن

میرے طاہر پیا، تو سلامت رہے — تو سلامت رہے، تا قیامت رہے
تو شبِ تار میں مثلِ نورِ قمر — ظلمتوں میں ضیاء کی علامت رہے

ہم اصلاحِ احوالِ امت، تجدیدِ دین اور احیائے اسلام کے مصطفوی مشن کے لیے کوشاں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو ان کے

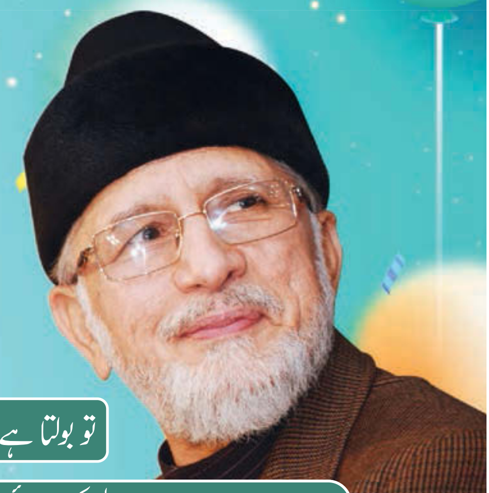

70 ویں یومِ ولادت پر ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

1951-2021ء

تو بولتا ہے تو چلتی ہے نبضِ میخانہ — تو دیکھتا ہے تو رقص کرتے ہیں پیمانے

انسانیت اور امتِ مسلمہ کی رہنمائی کے لیے قرآن وسنت کی تعلیمات کو اجاگر کرنے کے لیے آپ کی خدمات قابلِ تقلید ہیں۔ دعاگو ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کو عمرِ خضر سے نوازے اور تادیر آپ کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

ڈاکٹر غلام محمد قمر الازہری — علامہ قاری غلام رسول — علامہ محمد شریف کمالوی — علامہ حافظ سعید الحسن طاہر — علامہ افضال احمد قادری — علامہ قاری صادق طاہر

محمد شہباز قادری — علامہ حافظ محمد بشیر — راجہ محمد اویس — علامہ اویس منصف قادری — حافظ محمد آصف — وحید اقبال

محمد راشد ملک — صغیر احمد — قاسم احمد

منہاج سکالرز فورم۔USA

نگاہ بلند، سخن دلنواز، جاں پر سوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

ہم اپنے محبوب قائد، نابغہ عصر، دانشِ عہد، مجدّدِ رواں صدی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو

70th
سالگرہ

کے موقع پر صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے تصدق سے امت مسلمہ پر ان کا سایہ تادیر سلامت رکھے اور امت کو ان کے علمی و روحانی فیوضات سے مستفیض فرمائے۔ آمین

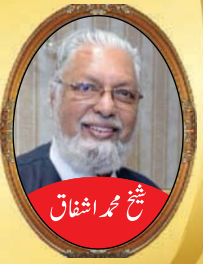
شیخ محمد اشفاق

ارشاد حسین سعیدی

رضوان احمد

حافظ سجاد احمد

ڈاکٹر عرفان ظہور احمد

منجانب: جملہ عہدیداران، کارکنان و رفقاء منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈنمارک

دفاع کرتے ہوئے اس کا جواب دے سکے مگر ایسے مشکل حالات میں بھی شیخ الاسلام نے دین اسلام کے چہرے پر پڑی اس گرد کو دور کرنے کے لیے 600 صفحات پر مشتمل فتویٰ جاری کیا جس میں واضح کیا کہ دہشت گردی کا اسلام یا کسی بھی مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ اس عظیم فتوے کے جواب میں آپ کو جان سے مار دینے، آپ کی اولاد اور تحریک منہاج القرآن کو نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دی گئیں مگر راہِ حق کے اس مسافر نے ان دھمکیوں کے باوجود ترقی کا یہ سفر جاری رکھا۔

(۳) سانحہ ماڈل ٹاؤن

دسمبر 2012ء میں جب شیخ الاسلام پاکستان تشریف لائے اور 23 دسمبر کو مینارِ پاکستان میں آپ کے استقبال کے لیے آنے والوں نے وہ تاریخ رقم کی جس کی مثال برصغیر پاک و ہند میں شاید ہی ملتی ہو۔ بعد ازاں جنوری 2013ء کے دھرنے نے حکمرانوں کی نیندیں اڑا دیں اور انہیں اپنی کرسیِ اقتدار خطرے میں نظر آئی۔ اسی اثنا میں شیخ الاسلام نے نظام کی تبدیلی کے لیے 23 جون 2014ء کو وطن واپسی کا اعلان کیا۔ اس اعلان نے حکمرانوں کو جھنجوڑا، انہوں نے انتقام میں باؤلا ہو کر پنجاب پولیس کے سہارے 17 جون 2014ء کو ماڈل ٹاون میں شیخ الاسلام کے گھر پر آپ کے خاندان کو جانی نقصان پہنچانے کے لیے دھاوا بول دیا۔ آپ کے تربیت یافتہ کارکنانِ تحریک منہاج القرآن آپ کے گھر کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے۔ دس گھنٹے کی طویل سعیِ لا حاصل کے بعد ظالموں نے دن دیہاڑے اور میڈیا کی موجودگی میں نہتے کارکنان پر گولیاں چلا کر 14 کارکنان کو شہید کر دیا۔

۴۔ فقر و فاقہ اور وسائل کی کمی کا سامنا

قابلِ غور بات یہ ہے کہ ائمہ اہلِ بیت اَطہار اور ہمارے اسلاف پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ کُنْ فَیَکُوْن کی طاقت کا مالک رب اگر چاہتا تو ائمہ اہلِ بیت اَطہار کے ساتھ ظالموں کو ظلم نہ کرنے دیتا، لیکن اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کے صبر و استقامت کو دکھانا اور اُنہیں مومنین کے لیے اُسوہ بنانا چاہتا ہے کہ اتنی تکالیف کے باوجود اُن کی زبان پر کبھی گلہ و شکوہ جاری ہی نہیں ہوتا۔

گویا یہ قرآنی اصول ہے کہ عظمت، عزیمت کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ قرآنی ارشاد ولنبلونکم کے مصداق شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو بھی اس راہِ حق پر چلتے ہوئے اور حصولِ منزل میں بہت آزمائشوں سے گزرنا پڑا جن میں فقر و فاقہ اور قلتِ مال و متاع بھی تھا مگر کسی موقع پر بھی آپ کے قدم نہ لڑکھڑائے۔

۵۔ اولاد کے حوالے سے تکالیف کا سامنا

تبلیغِ دین اور اعلائے کلمۃ الحق کے لیے آپ کو کئی کئی دن بچوں سے دور رہنا پڑتا حتیٰ کہ بچوں میں سے کسی کو شدید بیماری کی صورت میں بھی ہسپتال داخل کروا کے طے شدہ تحریکی و تنظیمی دوروں پر تشریف لے جاتے بلکہ ایک بار حاسدین اور دشمنوں میں سے کسی نے آپ کی بیٹی کو زہر دے دیا، آپ نے اپنی بیٹی کو زندگی اور موت کی اسی کشمکش میں ہسپتال بھیج دیا اور خود تنظیمی معاملات کی ادائیگی میں مصروف رہے۔

ایک مرتبہ آپ کی ایک صاحبزادی شدید بیمار ہوگئیں اور اُن کے فیملی ڈاکٹر کے کلینک پر بچی بے ہوش پڑی تھی اور بالآخر ڈاکٹر نے بچی کو بے جان سمجھ کر چھوڑ دیا، اس دوران میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کسی میٹنگ میں تھے۔ وہاں سے فراغت کے بعد آپ اسپتال پہنچے اور ڈاکٹر کو ایک اور کوشش کرنے اور ٹانگ میں ڈرپ لگانے کا کہا۔ اللہ رب العزت نے ڈاکٹر کی اس کاوش کو قبول کیا اور بچی کو دوبارہ جان ملی۔ گویا آج تحریک منہاج القرآن اور شیخ الاسلام کا جو مقام و مرتبہ ہمیں نظر آ رہا ہے یہ ویسے ہی نہیں بلکہ بڑی قربانیوں اور آزمائشوں سے گزر کر ملا ہے۔

۶۔ کردار کشی

حسد کی آگ کبھی نہیں بجھتی بلکہ حاسد اس آگ میں خود جلتا رہتا ہے۔ حاسدین نے شیخ الاسلام دامت برکاتہ العالیہ کے خلاف کئی مرتبہ اپنا زورِ قلم بھی آزمایا لیکن بے سود۔ بعض ایسے قلم فروش لکھاری لکھتے ہیں کہ ان کی ایسی تحریروں کا مقصد یہ ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے کارکن ان تحاریر کو پڑھ کر اس شخصیت اور تحریک کو چھوڑ کر کسی اور تحریک یا سیاسی جماعت کا انتخاب کر سکیں۔ گویا ایک عرصہ سے لوگ اس تحریک اور اس کے سربراہ کو

زیر کرنے کے لیے تگ و دو کر رہے ہیں مگر اُن کی کوشش کے باوجود تحریک منہاج القرآن بجائے ختم ہونے کے بڑھتی چلی گئی اور قائد کے لیے کارکنان کے جذبۂ محبت میں اضافہ ہوتا چلا گیا جس کی ایک مثال 17 جون 2014ء کو شیخ الاسلام کے گھر پر پنجاب پولیس کی یلغار کے نتیجے میں دیکھنے میں آئی۔

اِسی طرح شیخ الاسلام کے خلاف کسی تحریر میں آپ کے علمی اور فکری تفردات، اجتہادات اور آپ کی مجدّدانہ کاوشوں کو بے دینی، گمراہی اور سوادِ اعظم سے علیحدہ ہونا قرار دیا گیا۔۔۔ کہیں آپ کو خوابوں کی وجہ سے گستاخِ رسول کہا گیا (معاذ اللہ)۔۔۔ دیگر ادیان کے ساتھ ہم آہنگی کی بنیاد پر آپ کو یہودیوں اور عیسائیوں کا ایجنٹ اور یورپ میں پھیلتے اسلام کے لیے رکاوٹ ڈالنے کی سازش قرار دیا گیا۔۔۔ کبھی اہل سنت کے عقائد کے برخلاف چلنے والا۔۔۔ کبھی نہ صرف سنّیت بلکہ اسلام سے ہی خارج قرار دیا گیا۔۔۔ اور کبھی محبتِ اہلِ بیت کی پاداش میں رافضی قرار دیا گیا۔

کم علمی، جہالت، حسد، لالچ اور اپنی نااہلی کا پول کھلنے سے خائف طبقہ بے دھڑک الزامات لگاتا رہا مگر یہ تمام الزامات اور ظاہری رکاوٹیں شیخ الاسلام کے پایۂ استقلال کو متزلزل نہ کرسکیں اور آج اُن کی قیادت میں منہاج القرآن انٹرنیشنل اپنا 40 سالہ فقیدالمثال سفر طے کرچکی ہے اور آئے روز کامیابیوں سے ہمکنار ہورہی ہے۔

راہِ حق کے مسافروں کو منزلیں ویسے نصیب نہیں ہو جاتیں بلکہ طعن وتشنیع اور الزمات کی ندیاں عبور کرنا پڑتی ہیں۔ الزام تراشی کرنے والے اُن لوگوں میں سے تو کئی تائب ہو گئے، کئی شیخ الاسلام کی کامیابی وشہرت کے معترف ہو گئے اور کئی ایسے ہیں کہ ہدایت آج بھی ان کا مقدر نہیں بن سکی اور وہ مستقل حسد کی آگ میں جلے جارہے ہیں۔

مصائب کا نزول: کامیابی کا نقارہ

علماء حق کے توسط سے ہی دین کی میراث ہم تک پہنچی ہے۔ انہی علماءِ حق کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا۔ (فاطر، ۳۵: ۲۸)

’’بس اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو (ان حقائق کا بصیرت کے ساتھ) علم رکھنے والے ہیں۔‘‘

یہی لوگ خشیتِ الٰہی کے پیکر اور دین کے سچے خادم ہوتے ہیں۔ انبیاء کے ان ورثا کے توسط سے ہی دین کی میراث ہم تک پہنچی ہے۔ اس کے برعکس ہر دور میں ایسے لوگ بھی رہے ہیں جن کا کام اہلِ حق کو پریشان کرنا، فتویٰ زنی اور فتنہ برپا کرنا رہا ہے۔ مگر یاد رکھیے! جس مشن کے اندر اللہ کی سچی محبت ہو۔۔۔ آقائے دو جہاں ﷺ کا سچا عشق ہو۔۔۔ اخلاص ہو۔۔۔ ظاہری و باطنی طہارت ہو۔۔۔ سمت گنبدِ خضریٰ کی طرف ہو۔۔۔ اللہ رب العزت کی رحمتوں پر بھروسہ ہو۔۔۔ مقاصد اعلیٰ اور نیک ہوں۔۔۔ حصولِ منزل کا یقین ہو۔۔۔ تو پھر ساری مخالفانہ تحریکیں مل کر بھی اس تحریک کا بال بیکا نہیں کرسکتیں۔

جھوٹے فتوؤں اور مخالفین کے اوچھے ہتھکنڈوں سے بھلا کون سا حق کا علم بردار بچا ہے؟ ہمارے اسلاف اور اکابرین کے ساتھ یہ سب کچھ ہوتا رہا ہے۔ ان حالات میں سوائے صبر کے کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ تاریخِ انسانیت گواہی دیتی ہے کہ جو حق کی راہ پر گامزن رہے ہیں، یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ان کے خلاف فتنہ، فساد اور ظلم مسلط نہ کیا گیا ہو۔ یہ حق کی پہچان ہے اور کامیابی صبر میں مضمر ہے۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو پیش آمدہ مصائب و آلام کے حوالے سے بہت کچھ تحریر کیا جاسکتا ہے، مگر صفحات کی تنگی نے ہمارا قلم روک دیا ہے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو جہاں انبیائے کرام علیہم السلام، ائمہ اور اولیاء عظام کا علمی و روحانی فیض نصیب ہوا، وہاں اُن کی اقتداء میں مصائب و آلام پر صبر کا فیض بھی وافر ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح معنوں میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت، علمیت اور روحانیت کو سمجھنے، استفادہ کرنے اور اُن کی اس فکری تحریک میں اس مصطفوی مشن کا دست و بازو بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ

یہ شہادت گہہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

❁❁❁❁❁

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی اور فکری پختگی کا پس منظر

شیخ الاسلام کی خوش بختی کہ اُنہیں حضرت فرید ملت ڈاکٹر فرید الدین قادری کی صورت میں ایک عظیم باپ اور ایک عظیم استاد کی علمی و روحانی تربیت میسر آئی

محمد ضیاء الحق رازی

تعلیم و تربیت ہر اِنسان کی تعمیرِ شخصیت اور تشکیلِ کردار کے لیے اِنتہائی ضروری ہے۔ ہر اِنسان اپنی زندگی میں تعلیم و تربیت کے مختلف مراحل سے گزرتا ہے۔ تعلیم و تربیت کا تعلق براہِ راست اِنسان کے ماحول سے ہے۔ اس کے گرد و پیش کا ماحول اس کی شخصیت پر مثبت اور منفی اَثرات مترتب کرتا ہے۔ ہر اِنسان کی تعلیم و تربیت کا پہلا مدرسہ ماں کی گود اور گھر کا ماحول ہوتا ہے۔ تعلیم و تربیت کو اُس وقت چار چاند لگ جاتے ہیں، جب ماں باپ خود اَعلیٰ تعلیم و تربیت یافتہ ہوں اور دنیوی مناصب کے ساتھ ساتھ نہ صرف روحانیت کے بھی اَعلیٰ مقام پر فائز ہوں بلکہ مختلف اساتذۂ کرام کے مختلف نظریات اور مشارب و مسالک کے جامع ہوں تو پھر ایسے گھر میں جب کسی کی علمی و روحانی تربیت ہو تو وہ دُنیا کی مؤثر و محبوب شخصیت بن جاتی ہے۔ ایسا فرد جب والدین کی عطا کردہ وُسعتِ نظری و قلبی کو لے کر اِصلاحِ معاشرہ کے لیے نکلتا ہے تو وقت کے اکابر اساتذہ ایسے شخص کو اپنا شاگرد بنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔

19 فروری 1951ء مطابق 12 جمادی الاوّل 1370ھ بروز پیر جھنگ جیسے مردم خیز شہر میں پیدا ہونے والے گوہرِ نایاب کو آج دنیا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے نام سے جانتی ہے۔ 19 فروری کا یہ عظیم دن ملتِ اِسلامیہ کی تاریخ میں اَعلیٰ ترین دنوں میں شامل رہے گا، کیونکہ اس دن ایسی ہستی نے جنم لیا جو اُمت کی مسیحا ہے اور آئندہ صدیوں تک اَہلِ علم وفن نے اس کی فکرِ رسا سے رزقِ شعور لینا ہے۔

سیکڑوں جہات کو اپنی شخصیت میں سمیٹ کر تجدید و اِحیاء دین کی منزل کی طرف بڑھنے والی یہ عظیم المرتبت ہستی زندگی کی 70 بہاریں دیکھ چکی۔ داڑھی کے بالوں کی سیاہی؛ سفیدی میں بدل چکی مگر اس کا عزم و حوصلہ پہاڑوں سے زیادہ مضبوط اور غیر متزلزل دکھائی دیتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کی یہ خوش قسمتی ہے کہ آپ کو حضرت فرید ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ جیسے دینی و دنیوی علوم میں ماہر اور سلوک و تصوف میں روحانی مراتب پر فائز، مختلف مشارب کو یکجا کرنے والے بلند پایہ استاد ملے کہ جنہوں نے اپنے فرزند کی تعلیم و تربیت کو وہ مستحکم اور اَعلیٰ بنیادیں فراہم کی کہ جن پر اَہلِ علم وفن اور اَہلِ تصوف و روحانیت میں سے ان کا ہر استاذ اور مربی اپنے حصے کی عمارت تعمیر کرتا چلا گیا اور آج اُسی بنیاد پر اُستوار یہ شخصیت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری بانی و سرپرستِ اعلیٰ تحریک منہاج القرآن کے نام سے جانی جاتی ہے۔

حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی علمی و روحانی تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ زمانۂ طالب علمی میں جب شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ اپنے مرشد و مربی حضور قدوۃ الاولیاء سیدنا طاہر علاء الدین القادری الگیلانی البغدادیؒ سے ملنے جاتے تو حضور پیر صاحبؒ معمول سے ہٹ کر آپ کے

☆ پرسنل رِیسرچ اسسٹنٹ ٹو حضور شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ، کینیڈا

لیے قیام فرماتے اور آپ کو گلے لگاتے۔ آپ کے مریدوں میں سے جو آپ کے زیادہ قریب تھے، وہ پیر صاحب سے عرض کرتے کہ حضور! آپ حسبِ معمول نوجوانوں، عمر رسیدہ مریدوں اور علماء کرام سب سے کرسی پر مصافحہ فرماتے ہیں اور کسی سے بھی معانقہ نہیں فرماتے مگر یہ نوجوان کون ہیں جن کے لیے آپ کھڑے بھی ہوجاتے ہیں اور اُن سے معانقہ بھی فرماتے ہیں؟ حضور پیر صاحبؒ بس اتنا فرما دیتے کہ ہاں! ہم کسی سے معانقہ نہیں کرتے مگر یہ نوجوان جس کے بارے میں آپ پوچھتے ہو کہ یہ کون ہے، اس کے بارے میں آپ کو بعد میں پتہ چلے گا کہ یہ کون ہے؟ یعنی آپ کا اشارہ شیخ الاسلام مدظلہ کے تابناک و روشن مستقبل اور چار دانگِ عالم میں آپ کی علمی و روحانی شہرت کی طرف ہوتا کہ مستقبل میں اللہ رب العزت آپ کو انتہا درجہ عزت و اکرام اور علمی و روحانی مقام سے نوازے گا اور دُنیا آپ کو مجدّدِ دین اور شیخ الاسلام کے القاب سے جانے گی۔ یہ سب آپ کے والدِ گرامی حضرت فرید ملتؒ کی تربیت کا نتیجہ تھا جو آج آپ کی شخصیت میں نظر آتا ہے۔

ابتدائی تعلیم اور اساتذہ کرام

تاریخ میں شاذ ہی ایسی ہستیاں ہوں گی جن کی علمی اور فکری تربیت اُن کے گھر سے ہوتی ہے۔ بچپن ہی سے حضور شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ میں وہ علمی جرأت پیدا کر دی گئی تھی کہ آپ پرائمری سطح کے طالب علم کے طور پر جھنگ شہر میں تقاریر کیا کرتے اور جھنگ کے زمانہ طالبِ علمی میں ہی باقاعدہ مناظر کے طور پر متعارف ہوئے کیوں کہ آپ وسیع المطالعہ تھے اور ابتدائی ایام سے ہی ہر موضوع پر خوب دسترس رکھتے تھے۔ انہی معلومات کی بنیاد پر زیرِ مطالعہ مضمون میں اُن کتب کی تفصیل دی جارہی ہے جس سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ شیخ الاسلام نے اپنے بچپن اور لڑکپن میں کس قدر اَعلیٰ درجے کی کتب کا مطالعہ فرما لیا تھا۔

حضور شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے مختلف فنون میں ابتدائی درسی کتب 1959ء سے پڑھنا شروع کیں اور تقریباً 11 سال میں یعنی 1970ء میں دورہ حدیث مکمل کیا۔

☆ 1963ء میں اپنے والدین ماجدین کی معیت میں حج بیت اللہ اور زیارتِ روضہ اَطہر کی سعادت حاصل کی۔ 1963ء ہی میں مدینہ طیبہ میں قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنیؒ (1297ھ-1401ھ/1879ء-1983ء)، خلیفہ مجاز حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلویؒ (1272ھ-1340ھ/1856ء-1921ء)، کے ہاں آپ کی رسمِ بسم اللہ بروز پیر بعد نمازِ فجر ادا ہوئی۔ اس طرح آپ کی باقاعدہ تعلیم کا سلسلہ بابِ جبریل کے بالمقابل مدرسۃ العلوم الشرعیہ سے ہوا۔

☆ سات آٹھ ماہ حرمین شریفین کے قیام کے دوران مکہ معظّمہ کے عظیم شیوخ میں سے محدثِ حرم حضرت علوی بن عباس المالکی جو صحنِ کعبہ شریف میں صحاح ستہ کے اسباق پڑھاتے تھے، ان کے حلقہ درس میں اپنے والدِ گرامی کے ہمراہ شریک ہوئے اور اُن سے براہِ راست سماع کیا۔

☆ اِسی طرح اپنے والدِ گرامی کی معیت میں حضرت مولانا عبد الشکور مہاجر مدنی سے ''شفاء شریف'' اور کتبِ احادیث کے سماع کا بھی موقع ملا۔

☆ اِسی قیام کے دوران میں حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی کے حلقات میں بھی شریک ہوئے اور ان سے براہِ راست سماع کیا۔

☆ حضور شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے صرف، نحو، فقہ، فلسفہ، معانی اور عربی ادب کی کئی ابتدائی کتب اپنے والدِ گرامی حضرت فرید ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ اور حضرت مولانا عبد الرشید رضویؒ سے مشترکہ طور پر پڑھی تھیں، یعنی کچھ ابواب والد گرامیؒ سے گھر میں اور کچھ اَبواب 1963ء سے 1970ء تک 7 سال کے مختلف اوقات میں حضرت مولانا عبد الرشید صاحب رضویؒ سے جامعہ قطبیہ رضویہ (جھنگ) میں پڑھے۔ مولانا رضوی صاحب علی الصبح تہجد کے بعد سے لے کر رات گیارہ بجے تک مختلف وقفوں کے ساتھ مسلسل آپ کو پڑھاتے تھے۔ آپ کی تعلیم و تدریس کے دوران وہ دیگر تمام طلبہ کے دوسرے اَسباق معطل اور جملہ مصروفیات ترک کر دیتے تھے۔ روزانہ دس سے بارہ فنون کے اَسباق ہوتے تھے۔ تاہم زیادہ تر کتبِ تفسیر، حدیث، فقہ اور معقولات و منقولات کے جملہ فنون پر مشتمل ہوتی تھیں۔ یوں درسِ نظامی کے جملہ علومِ دینیہ متداولہ کی تکمیل کی گئی۔ جب کہ دورۂ حدیث آپ نے

اپنے والدِ گرامیؒ سے 7 سال کے عرصہ میں مکمل کیا۔

☆ 1966ء میں جب آپ فیصل آباد گورنمنٹ کالج میں داخل ہوئے تو جامعہ رضویہ مظہر الاسلام جھنگ بازار میں شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول رضوی سے کچھ اسباق پڑھے۔

زیرِ مطالعہ ابتدائی کتب

1967ء-1968ء کا عرصہ دو سال آپ فیصل آباد سے روزانہ جھنگ 150 کلومیٹر کا فیصلہ طے کرتے اور اپنے والدِ گرامی سے اکتسابِ علم کرتے رہے۔ آپ نے صرف، نحو، ادب اور منطق کی تمام کتب و رسائل اپنے والدگرامی ڈاکٹر فرید الدین قادری، مولانا عبد الرشید صاحب رضوی، مولانا عبدالرحمٰن رضوی، مولانا سعد الدین سیالوی، مولانا اسماعیل قریشی اور مولانا سید محمود الحسن سے پڑھی ہیں۔ ان کتب کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ صرف

کتاب الصرف؛ علم الصرف؛ صرف میر؛ علم الصیغہ؛ میزان الصرف؛ منشعب؛ مراح الارواح اور شافیہ۔

2۔ نحو

شرح ابنِ عقیل؛ المفصل؛ کتاب النحو؛ علم النحو؛ نحو میر؛ ہدایۃ النحو؛ شرح مائۃ عامل؛ کافیہ؛ شرح ملا جامی اور شرح شذور الذھب۔

3۔ ادب

مرقاۃ الادب (حصہ اوّل و دوم)؛ مقاماتِ حریری؛ دیوانِ متنبّی؛ دیوانِ حماسہ؛ سبعہ معلقات؛ قصیدہ بردہ اور دیوانِ حسان (منتخب)۔

4۔ منطق وحکمت

ایساغوجی؛ صغریٰ/اَوسط/کبریٰ؛ تعریف الاشیاء؛ تیسیر المنطق؛ مرقات؛ میزان المنطق؛ تہذیب؛ شرح تہذیب؛ قطبی مع میر قطبی (الرسالة الشمسية)؛ سُلّم العلوم؛ کتاب الاشارات۔

5۔ علم المعانی و البیان (بلاغہ)

تلخیص المفتاح؛ مختصر المعانی؛ المطوّل۔ یہ کتب حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ اور حضرت مولانا عبد الرشید صاحب رضویؒ سے مشترکہ طور پر پڑھی تھیں۔

٦۔ اُصول الفقہ

اُصول الشاشی؛ نور الأنوار؛ حسامی؛ سراجی؛ اُصول البز دوی (کنز الوصول اِلٰی معرفۃ الأصول)؛ التوضیح والتلویح؛ مسلّم الثبوت۔ یہ کتب حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ اور حضرت مولانا عبد الرشید صاحب رضویؒ سے مشترکہ طور پر پڑھی تھیں۔

☆ درج ذیل کتب کا اپنے والدِ گرامی حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی نگرانی میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے خود مطالعہ کیا جب کہ حضرت فریدِ ملّتؒ نے خاص مقامات کی توضیح وتشریح بیان فرمائی:

الأشباه والنظائر؛ بداية المجتهد؛ الرسالة للإمام الشافعي؛ المستصفٰى للإمام الغزالي؛ الإحكام؛ البحر المحيط۔

7۔ الفقہ

ما لا بُدَّ منه؛ مُنية المصلّي مع شرح كبرىٰ؛ نور الإيضاح؛ حاشية الطحطاوى؛ قدورى؛ كنز الدقائق؛ شرح الوقايه؛ الهداية: أوّلين وآخرين (منتخب)۔ یہ کتب حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ اور حضرت مولانا عبد الرشید صاحب رضویؒ سے مشترکہ طور پر پڑھی تھیں۔

8۔ عقائد وعلم الکلام

اِس مضمون کی بعض کتب جیسے **تكميل الإيمان؛ بغية الرائد فى شرح العقائد** (فارسی)، **شرح المواقف** اور **شرح المقاصد** کو علامہ کاظمی شاہ صاحبؒ سے پڑھا۔ جب کہ درج ذیل کتب اپنے والدِ گرامی حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی نگرانی میں آپ نے خود پڑھیں اور انہوں نے خاص مقامات کی توضیح وتشریح بیان فرمائی:

مقالات الإسلاميين؛ العقيدة النسفية؛ شرح العقائد النسفية؛ حاشيه خيالى؛ حاشيه نبراس (على شرح العقائد النسفية)؛ العقيدة الطحاوية؛ شرح العقيدة الطحاوية؛ الفتاوى الحديثية؛ الحاوى للفتاوىٰ؛ اليواقيت والجواهر فى بيان عقائد الأكابر؛

المعتقد المنتقد مع المستند المعتمد۔

9۔ اُصول الحدیث

مقدمۃ المشکوۃ اور شرح نخبۃ الفکر یہ دونوں کتب مذکورہ بزرگ ہستیوں سے مشترکہ طور پر پڑھی تھیں۔ جب کہ درج ذیل کتب اپنے والد گرامی حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی نگرانی میں آپ نے خود پڑھیں اور انہوں نے خاص مقامات کی توضیح وتشریح بیان فرمائی:

مقدمۃ ابن الصلاح مع شرح العراقی (التقیید والإیضاح)؛ الرسالۃ المستطرفۃ؛ نظم المتناثر فی الحدیث المتواتر؛ ألفیۃ فی مصطلح الحدیث؛ التقریب للنووی؛ التدریب علی التقریب للسیوطی۔

10۔ الحدیث

مشکوۃ المصابیح؛ ریاض الصالحین؛ الموطأ (للإمام مالک) مع المسوّی (للشاہ ولی اللہ الدھلوی)، الموطأ للإمام محمد؛ معانی الآثار؛ مشکل الآثار؛ صحیح البخاری مع فتح الباری؛ عمدۃ القاری؛ إرشاد الساری، صحیح مسلم مع شرح النووی وإکمال المعلم؛ جامع الترمذی مع شرح العرف الشذی؛ تحفہ الأحوذی؛ سنن أبی داود؛ سنن النسائی؛ سنن ابن ماجہ مع انجاح الحاجہ، شمائل الترمذی؛ بلوغ المرام مع شرح سبل السلام۔

مذکورہ کتب آپ نے حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ اور حضرت مولانا عبد الرشید صاحب رضویؒ سے مشترکہ طور پر پڑھی تھیں۔ جامع المسانید (مسانید الإمام الأعظمؒ) کا مطالعہ والد گرامی کی نگرانی میں خود کیا اور انہوں نے خاص مقامات کی توضیح فرمائی۔

11۔ ترجمہ اور تفسیر

ترجمہ کنز الایمان مع خزائن العرفان، شاہ ولی اللہ کا فارسی ترجمہ فتح الرحمان، تفسیر الجلالین مع حاشیۃ الصاوی، تفسیر البیضاوی (منتخب)

یہ کتب حضرت فریدِ ملّت سے پڑھی تھیں جبکہ درج ذیل کتب کو اپنے والد گرامی کی نگرانی میں آپ نے خود پڑھا اور انہوں نے خاص مقامات کی توضیح وتشریح بیان فرمائی:

تفسیر البغوی؛ تفسیر ابنِ کثیر؛ تفسیر الکشاف؛ تفسیر الخازن؛ تفسیر المدارک للنسفی؛ تفسیر المظھری؛ عرائس البیان؛ تفسیر ابن العربی۔

علاوہ ازیں مولانا محمود الحسن اور مولانا اشرف علی تھانوی کے ترجمہ قرآن کا تقابلی مطالعہ کیا تھا۔

12-13۔ علوم القرآن اور اُصول التفسیر

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی 'الفوز الکبیر' اور امام سیوطی کی 'الاتقان' حضرت فریدِ ملّتؒ سے پڑھی تھیں۔ جب کہ البرھان فی علوم القرآن اور التفسیر والمفسرون کو اپنے والدِ گرامی حضور فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی نگرانی میں خود پڑھا اور انہوں نے خاص مقامات کی توضیح وتشریح بیان فرمائی۔

14۔ الفضائل والسیرۃ النبویۃ

قاضی عیاض کی 'الشفا' اور ملا علی قاری کی 'شرح الشفا' حضرت فریدِ ملّت سے پڑھی تھیں۔ جب کہ امام سیوطی کی الخصائص الکبریٰ (منتخب)، المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی اور جواھر البحار للنبھانی اپنے والدِ گرامی حضور فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی نگرانی میں خود پڑھیں اور انہوں نے خاص مقامات کی توضیح وتشریح بیان فرمائی۔

15۔ التصوف

الرسالۃ القشیریۃ، منازل السائرین، المنقذ من الضلال، التعرّف (فارسی) مع شرح التعرّف (4 جلدیں) اور عوارف المعارف حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ سے پڑھی تھیں۔ جب کہ طبقات الصوفیۃ؛ کشف المحجوب؛ الحکم العطائیۃ؛ إیقاظ الھمم فی شرح الحکم؛ البرھان المؤید اور کتاب اللمع اپنے والدِ گرامی حضور فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی نگرانی میں خود پڑھیں اور انہوں نے خاص مقامات کی توضیح وتشریح بیان فرمائی۔

16۔ السلوک والمعرفۃ

فتوح الغیب؛ سرّ الأسرار؛ فصوص الحکم؛

القول الجميل؛ سطعات؛ همعات؛ لمحات؛ الخير الكثير وغیرہ حضرت فریدِ ملّتؒ سے پڑھی تھیں۔ جب کہ غنية الطالبين؛ شرح الجامي على الفصوص؛ جواهر النصوص في حل كلمات الفصوص؛ الإنسان الكامل في معرفة الأواخر والأوائل؛ الإبريز؛ مثنوی مولانا روم؛ مکتوباتِ امام ربانی اور انفاس العارفین اپنے والدِ گرامی فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی نگرانی میں خود پڑھیں اور انہوں نے خاص مقامات کی توضیح وتشریح بیان فرمائی۔

17۔ الحكمة الشرعية والمقاصد الإسلامية والعلوم المختلفة

كتاب الخراج اور كتاب الأموال حضرت فریدِ ملّتؒ سے پڑھی تھیں۔ جب کہ إحياء علوم الدين؛ الأحكام السلطانية؛ مقدمة ابن خلدون؛ حجة الله البالغة (منتخب) اور رحلة ابن بطوطة (متفرق مقامات) اپنے والدِ گرامی حضرت فریدِ ملّت ڈاکٹر فرید الدین قادریؒ کی نگرانی میں خود پڑھیں اور انہوں نے خاص مقامات کی توضیح وتشریح بیان فرمائی۔

کثیر غیر نصابی کتب کا مطالعہ

درسیات کے زمانے میں اِنہی چودہ سالوں میں حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے والد گرامی حضرت فریدِ ملتؒ کے حکم سے کتبِ کثیرہ کا مطالعہ کیا۔ ایک نشست میں حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے خود فرمایا:

’’ابا جی قبلہ کتابیں منتخب کرکے مجھے دیتے اور میں اَسباق کے علاوہ اُن کا مطالعہ خود جاری رکھتا یعنی اس بارہ سالہ زمانہ طالب علمی میں بعض ایسی کتب بھی زیرِ مطالعہ رہیں جو باقاعدہ نصاب میں شامل نہیں تھیں۔ عام طور پر ایسی کتب زمانہ طالب علمی میں اس طرح باقاعدہ سبقاً نہیں پڑھتے جیسے کتبِ درسیات پڑھ رہے ہوتے ہیں۔‘‘ شیخ الاسلام مزید فرماتے ہیں:

قبلہ ابا جی نے مجھے اِن کتب کا مطالعہ کرنے کا حکم دے رکھا تھا۔ چھوٹی کتابیں ہوتیں تو خود ہی ساری پڑھ لیتا لیکن اگر کثیر مجلدات پر مشتمل بڑی کتاب ہوتی تو اُس میں قبلہ ابا جی خود خاص آیات، رکوعات، اور عقائد، توحید و رسالت، اخلاق، تصوف، روحانیت اور معاشرتی معاملات کے مخصوص موضوعات اور منتخب مقامات کی نشان دہی فرما دیتے تو میں اُن چنیدہ مقامات کا مطالعہ کرتا تھا۔ جہاں کہیں کوئی اشکال ہوتا تو نشان لگا لیتا اور شام کو قبلہ ابا جی وضاحت طلب مقامات کی توضیحات فرماتے اور اشکال بھی رفع کرتے۔ مطالعہ خود کرتا تھا مگر مقامات وہ تجویز کرتے تھے۔ پھر خاص مقامات پر نشان لگا دیتے کہ یہ ضرور پڑھیں اور ان کے علاوہ بھی میں اپنے چناؤ سے پڑھتا تھا۔ اِس طرح میں اُن کی براہ راست نگرانی میں اُن کتب کا مطالعہ کرتا تھا تاکہ صرف درسی کتب پر ہی انحصار نہ رہے بلکہ اُس کے ساتھ اور دیگر کتب کے مطالعہ سے علم میں وسعت آئے، بنیاد بنے کہ تشریحات اور توضیحات کیسے ہوتی ہیں۔ [ان تمام کتب کا تذکرہ گزشتہ سطور میں کر چکے ہیں۔]

’’اِس طرح بہت سی کتب پڑھانے کا یہ اُسلوب تھا۔ یہاں یہ بات بھی بطور خاص قابل غور ہے کہ حدیث کی کتب ’صحیح بخاری‘ اور ’صحیح مسلم‘، ’سنن اربعۃ‘ اور ’موطا‘ میں نے تین بار پڑھی ہیں۔ پہلی مرتبہ بارہ سال کے عرصے کے آخری تین چار سال میں متداول اُسلوب کے مطابق پورے اسباق پڑھے اور پوری کتب ختم کی تھیں۔ اُس وقت اباجی قبلہ اور مولانا عبدالرشید رضوی صاحب نے پورا دورہ کرایا۔‘‘

مختلف علماء کے دروس میں شامل ہوکر سماعِ کتب

شیخ الاسلام نے 1970ء میں دورۂ حدیث ختم کر لینے کے بعد صحاح ستہ کی کتب کے منتخب اَسباق دو مرتبہ مختلف اساتذہ سے پڑھے اور کئی دیگر سے سماع بھی کیا۔

☆ لاہور میں 1972ء-1973ء کے دو سالہ قیام کے دوران میں ابو البرکات حضرت علامہ سید احمد قادریؒ (1344ھ-1399/1906ء-1978ء) کے درسِ حدیث میں شریک ہوتے رہے اور ان سے ’صحیح بخاری‘، ’صحیح مسلم‘ اور ’سنن اَربعۃ‘ کے بعض اسباق دہرائے۔

☆ اسی دوران میں جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا ادریس کاندھلوی کے دروس میں بھی جا کر وقتاً فوقتاً صحاح ستہ کا سماع کیا۔

☆ بعد ازاں غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی

امروہی (1331ھ-1413ھ/ 1913ء-1995ء) کی صحبت اور شاگردی اختیار کی۔ 1973ء کے اواخر اور 1974ء کے اوائل میں کچھ ماہ علامہ کاظمی شاہ صاحب کے گھر شام کو 'بخاری' 'مسلم' اور 'سنن اربعۃ' کے بعض ابواب دہرائے اور ان سے اکتسابِ فیض کیا۔ جہاں سے آپ کی دینی قابلیت اور علمی استعداد و بصیرت کے پیشِ نظر طریقِ محدثین پر آپ کو سندِ حدیث عطا کی گئی۔

نامور شیوخ سے سماعِ کتب اور حصولِ اِجازات و اسانید

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بعد کے زمانوں میں نامور شیوخ کے پاس جاکے اُن سے کچھ مقامات کی قرأت کی اور سماع کیا۔ کچھ احادیث اُنہوں نے قرأت کی اور شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے سماع کیا اور پھر اُنہوں نے شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو اجازات و اسانید دیں۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے علم الحدیث، علم التفسیر، علم الفقہ، علم التصوف والمعرفۃ، علم اللغۃ والادب، علم النحو والبلاغۃ اور دیگر کئی اِسلامی علوم وفنون اور منقولات ومعقولات کا درس اور اَسانید و اِجازات اپنے والد گرامی سمیت ایسے جید شیوخ اور کبار علماء سے حاصل کی ہیں، جنہیں گزشتہ صدی میں اِسلامی علوم کی نہ صرف حجت تسلیم کیا جاتا ہے بلکہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ تک مستند و معتبر اَسانید کے ذریعے منسلک ہیں۔ آپ نے اپنے سلسلۂ سند کی دو کتبِ اَسانید (الاثبات) ''اَلْجَوَاهِرُ الْبَاهِرَة فِي الْأَسَانِيْدِ الطَّاهِرَة'' اور ''اَلسُّبُلُ الْوَهَبِيَّة فِي الْأَسَانِيْدِ الذَّهَبِيَّة'' میں اپنے پانچ سو سے زائد طُرقِ علمی کا ذِکر کیا ہے۔

☆ آپ کے اساتذہ میں عرب وعجم کی معروف شخصیات شامل ہیں، جن میں الشیخ المعمّر حضرت ضیاء الدین احمد القادری المدنی، محدّث الحرم الامام علوی بن عباس المالکی المکی، الشیخ السید محمد الفاتح بن محمد المکی الکتانی، محدثِ اَعظم علامہ سردار احمد قادری، علامہ سید ابو البرکات احمد محدث الوری، علامہ سید احمد سعید کاظمی امروہی، علامہ عبد الرشید الرضوی اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی رحمہم اللہ جیسے عظیم المرتبت علماء شامل ہیں۔

☆ آپ کو اِمام یوسف بن اِسمٰعیل النبہانیؒ سے الشیخ حسین بن احمد عسیران اللبنانیؒ کے صرف ایک واسطے سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

☆ اِسی طرح آپ کو حضرت حاجی اِمداد اللہ مہاجر مکیؒ سے اُن کے خلیفہ الشیخ السید عبد المعبود الجیلانی المدنیؒ کے صرف ایک واسطے سے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

☆ اِمام الہند حضرت الشاہ احمد رضا خانؒ کے ساتھ صرف ایک واسطہ سے تین الگ طُرق کے ذرِیعے شرفِ تلمذ حاصل ہے۔

علاوہ اَزیں آپ نے بے شمار شیوخِ حرمین، بغداد، شام، لبنان، طرابلس، مغرب (مراکش)، شنقیط (موریطانیہ)، حضرموت (یمن) اور پاک و ہند سے اِجازات حاصل کی ہیں۔ اِس طرح شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ذاتِ گرامی میں دُنیا بھر کے شہرہ آفاق مراکزِ علمی کے لامحدُود فیوضات ہیں۔

گویا 1970ء میں بارہ سال کا دورہ حدیث بالالتزام درسیات مکمل کر لینے کے بعد پھر منقطع نہیں کیا۔ مختلف اساتذہ اور شیوخ کے ساتھ دنیا بھر سے اِکتسابِ علم کا یہ سلسلہ 2003ء-2004ء تک جاری رکھا۔ یعنی تیس سال تک جہاں جہاں اساتذہ و شیوخ ملے، علم ومعرفت کے فیوض و برکات اپنے دامن میں سمیٹتے رہے۔

یہ وہ کتب تھیں جن کا مطالعہ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ اپنی ابتدائی زندگی میں فرما چکے تھے۔ جس طرح میں نے عرض کیا کہ بعض ایسے خوش قسمت شاگرد ہوتے ہیں کہ اساتذہ جنہیں اپنا شاگرد بنانے میں فخر محسوس کرتے ہیں اور روحانی شیوخ انہیں اپنا مرید بنانے میں ایک خاص روحانی لذت و فرحت اور کیف و سرور محسوس کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بھی ایسے لوگوں کی فہرست میں ہمیں نہایت اعلیٰ مقام پر فائز نظر آتے ہیں کہ آپ کے اساتذہ بھی آپ پر جا بجا فخر کا اظہار فرماتے اور آپ کے روحانی شیخ حضور قدوۃ الاولیاءؒ بھی آپ کے روحانی اور علمی مقام کے پیشِ نظر آپ سے حد درجہ محبت وشفقت کا اظہار فرماتے۔ اللہ تعالیٰ اس نابغۂ روزگار شخصیت کا سلسلہ ہم پر تادیر سلامت رکھے اور ہمیں ان کے علمی، فکری اور روحانی فیض سے مستفیض فرمائے۔

گُل سے گلستاں تک خوشبو کا سفر

9 برس کی عمر میں مشنری سکول میں زیر تعلیم مسلم بچوں کو مذہبی حدود اور شعائر پر پہلا لیکچر دیا

آپ نے مشنری سکول میں مسلمان بچوں کے لئے صبح کی الگ دعا کروانے کا مطالبہ منظور کروایا

محمد شفقت اللہ قادری

یہ میری زندگی کی چند شیریں اور پرکیف یادیں ہیں جو ماضی کے بند دریچے کھلنے پر باہر آ گئیں۔ انہیں قرطاس وقلم کے حوالے کر رہا ہوں تاکہ حسین یادوں کے کنول میری زندگی کی جھیل میں ہمیشہ تیرتے رہیں۔

حضرت فرید ملت ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کی دعائے مُستجاب کا ''ثمر'' آنگنِ فرید میں ظہور پذیر ہوا۔ یہ ثمر 19 فروری 1951ء کو دامنِ مطہورِ خورشید میں گرا۔ اب آنگنِ فریدالدین قادریؒ میں بیک وقت دو خورشید پوری تابانی کے ساتھ جلوہ افروز تھے۔ آج فریدالدین قادریؒ مسرّت و انبساط سے پھولے نہ سما رہے تھے۔ ایک خورشید آسمانِ قسمتِ فرید پر ضوفشانی کر رہا تھا اور دوسرا خورشیدِ فرش اسم بامُسمیٰ یعنی کہ والدہ محترمہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری تھیں جو اپنی خوش نصیبی پر فرحاں وشاداں تھیں۔

محمد طاہر کے آنے سے گلشنِ فرید میں بہار آ گئی تھی۔ ہر سمت صدقہ، خیرات اور شادمانی کا سماں تھا۔ نعمتِ عظیم پر مٹھائیاں بٹ رہی تھیں۔ فریدالدین قادریؒ اپنی دعائے قبول پر شکرانے کے نوافل ادا کر رہے تھے۔ جھنگ، بستیِ اولیاء اور مسکنِ سلطان باہوؒ کے دامنِ عطا میں خوشیوں کی بارات وجد کناں تھی اور عالمِ بےخودی میں دھمال ڈال رہی تھی! منظر دیدنی تھا۔

عمرِ مہد یعنی کہ ماں کی گود میں محمد طاہر کی مروّجہ روائتی اور دقیانوسی انداز سے ہٹ کر عین اسلامی طریق سے پرورش اور بود و باش ہوتی اور گھر میں ہر چھوٹا بڑا اس معصوم اور خاص بچے کی بلائیں لیتا۔

1955ء کو طفلِ مرادِ فرید محمد طاہر کو ابتدائی تعلیم کے لیے انگریزی کرسچن مشنری سکول سیکرڈ ہارٹ میں داخل کرا دیا گیا، اس پر بھی فریدالدین قادریؒ کی خوشی دیدنی تھی۔ 1960ء میں فرزندِ فریدالدین قادریؒ نے تعلیم کا پہلا مرحلہ یعنی کہ پرائمری پاس کر لیا تھا۔

1961ء میں فرزند عزیز محمد طاہر یعنی اقبالؒ کے شاہین نے پہلی انگڑائی لی اور بال و پر کھولے۔ ہوا کچھ یوں کہ محمد طاہر نے 9 برس کی عمر میں سیکرڈ ہارٹ سکول کے تمام مسلمان بچوں کو اکٹھا کر کے انہیں اپنی مذہبی حدود اور شعائر سے آگاہی دی اور اپنے حقوق سے آشنا کیا کہ کرسچن Pray (اسمبلی کی دعا) مسلمان بچوں کی مذہبی آزادی پر بہت بڑی قدغن ہے اور پھر باقاعدہ مسلمان بچوں سے سکول میں ناروا سلوک پر سکول انتظامیہ کے خلاف پہلا باقاعدہ احتجاج کیا اور خود قیادت کی۔

یاد رہے کہ یہ قلبِ محمد طاہر پر نمودار ہونے والی مستقبل کے انقلاب کی پہلی چنگاری تھی۔ بالآخر سکولوں کی تاریخ میں رونما ہونے والا اپنی نوعیت کا پہلا اور منفرد احتجاج رنگ لایا اور انتظامیہ حیران وششدر تو تھی ہی، اب گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی اور مسلمان بچوں کے لیے علیحدہ Pray (دعا) کا باقاعدہ بندوبست کیا گیا، جس پر سیکڑوں بچوں کے والدین کا سکول کے گیٹ پر تانتا بندھ گیا۔ کیونکہ اگلی صبح مسلمان بچوں کے والدین کم سن لیڈر کی دید و ملاقات کے لیے باقاعدہ اکٹھے ہوئے تھے اور فریدالدین قادریؒ کو اس عجوبۂ روزگار ''طفلِ خاص'' کے حیران کن تاریخی عمل پر مبارک باد پیش کی۔ تب سے اب محمد

طاہر بچوں میں ایک لیڈر کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا۔ اس قیادت اور اس واقعہ کے عینی شاہد آج بھی نہ صرف موجود ہیں بلکہ شیخ الاسلام کی اس تاریخی قیادت، سیادت جس پر سب حیران اور انگشت بدنداں تھے، آج اِطمینانِ قلب کے ساتھ گواہی دیتے نظر آتے ہیں۔ یہ احباب فقط پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں موجود ہیں اور بڑے بڑے اجتماعات اور مجالسِ علمی میں برملا اظہار کرتے نظر آتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ ہمیں اس سپوتِ جھنگ پر صرف فخر ہی نہیں بلکہ اپنی شان اور آن سمجھتے ہیں۔

1963ء میں فریدالدین قادری والدِ عظیم المرتبت ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خواب دیکھا کہ آقائے دو جہاں نے حکم دیا کہ ہمارے محمد طاہر کو ہمارے پاس لاؤ۔ لہٰذا 1963ء کو ہی بغرضِ حج مقدس بارگاہِ محتشم میں پیش کر دیا۔ یاد رہے کہ محمد طاہر اس وقت آٹھویں کلاس کے طالب علم تھے۔

فرزندِ ارجمند مُرادِ فریدالدین قادریؒ محمد طاہر نے لرزاں جسم اور سراپائے عجز و انکساری بن کر بارگاہِ بے کراں بے حد و حساب میں حاضری دی۔ محمد طاہر کی آنکھیں ادب و نیاز سے مکمل بند تھیں، ساکن جسم کے ساتھ تصویرِ ادب بنے کھڑے تھے کہ والیِ کونینﷺ نے کمال شفقتِ کریمانہ فرماتے ہوئے قبول فرمایا اور دعائے فریدالدینؒ کو ایک دودھ کا مٹکا عطا کیا اور فرمایا: ''طاہر! یہ میری امت میں بانٹ دو''۔ معصوم و مطہور محمد طاہر تھوڑی دیر کے لیے لرز گئے اور پھر آقائے دو جہاںﷺ نے خود ہی سنبھال لیا۔۔۔ اور پیشانیِ محمد طاہر پر پھولوں کی پنکھڑی جیسے لبوں سے بوسہ دیا۔ سبحان اللہ!

جب حاضری سے فراغت ہوئی، پیچھے ہٹے تو آپ پسینے سے شرابور ہو چکے تھے اور عجب کپکپی سی طاری تھی! جو معصوم محمد طاہر تو نہ سمجھ سکے مگر عاشقِ رسول منگتائے بارگاہِ مصطفٰی کریمﷺ فریدالدین قادریؒ سمجھ گئے اور فوری محمد طاہر پر پیار کا اظہار اپنی بانہوں میں لے کر گلے لگا کر کیا اور بوسۂ مصطفٰی کو باوضو ہونٹوں سے چوم لیا!۔۔۔ فریدِ ملت کے چہرے پر خاص مسکراہٹ رقصاں تھی۔ آج بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری 57 برس گزرنے کے بعد بھی اس بوسۂ مصطفٰی کریمﷺ کا لمس اور خوشبو نہ صرف فقط محسوس کرتے ہیں بلکہ اپنی کامران زندگی کا راز اور سرمایۂ حیاتِ جاودانی سمجھتے ہیں۔

1964ء، جب فرزندِ ارجمند فریدالدین قادریؒ نے اپنے والدِ گرامیٔ قدر کے روبرو احتجاج کیا کہ قبلہ ابا جان! میں کرسچن مشنری سکول میں مڈل پاس کر چکا ہوں، یہاں کیونکہ لڑکیوں اور لڑکوں کی مشترکہ تعلیم ہے، میں مزید تعلیم یہاں جاری نہیں رکھ سکتا۔ والدگرامی جانتے تھے کہ آنے والے وقت کے تقاضے اور ہیں، لہٰذا انہوں نے کہا: بیٹا محمد طاہر! میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ میٹرک ہر صورت یہاں سے کریں۔ معصوم محمد طاہر مخاطب ہوئے: اباجان! اگر ایسا ہی ہونا تھا تو مجھے دینی تعلیم دینا، نمازِ تہجد کا خوگر بنانا اور پھر حجازِ مقدس کا سفر کیوں کرایا تھا۔۔۔؟ مجھے اس شعورِ دینی سے دور کیوں نہ رکھا۔۔۔؟ اتنی قومی اور ہمہ جہت استدلالی گفتگو کے بعد یہ احتجاج بھی محمد طاہر کے حق میں کارگر ثابت ہوا اور فریدالدین قادریؒ نے محمد طاہر کو جھنگ کے ایک عام سکول اسلامیہ ہائی سکول میں داخل کرادیا۔ جہاں سے محمد طاہر نے 1966ء میں ہائی فرسٹ ڈویژن کے ساتھ میٹرک پاس کیا۔ اب نماز، روزہ، تہجد اور دیگر نفلی عبادات اور اوراد و وظائف پسرِ فریدالدینؒ یعنی محمد طاہر القادری کی روح میں مکمل سرایت کر چکے تھے۔

فریدِ ملتؒ نے محمد طاہر کو گورنمنٹ کالج فیصل آباد میں پری میڈیکل میں داخل کروا دیا۔ 1969ء میں محمد طاہر نے اعلیٰ فرسٹ ڈویژن کے ساتھ FSc کی اور فریدِ ملتؒ نے میڈیکل میں داخلہ کی کوشش شروع کر دی لیکن محمد طاہر القادری جو روحانی اور علمی لحاظ سے مکمل طور پر آقائے دو جہاںﷺ کی غلامی اور دسترس میں آ چکے تھے، اصولی اور نظریاتی طور پر والد گرامی کے سامنے اپنے مؤقف پر ڈٹ گئے اور عرض کی: ابا جان! میں دنیوی ڈاکٹر نہیں بلکہ میں آپ کی دعا اور حضور نبی اکرمﷺ کی عطا کا مظہر بننا چاہتا ہوں۔ میری یہ دنیاوی لائن نہیں ہے۔ اتنے اعلیٰ نمبروں کے باوجود ایک نمبر سے داخلہ نہ ہوا تو فرید ملت نے ڈویژن improve کروائی۔ زیادہ نمبر تو آئے مگر داخلہ نہ ہوا کیونکہ معاملہ آقائے دو جہاںﷺ کے محمد طاہر کا تھا۔ اب فریدِ ملت سوچوں کی وادی میں ڈوب گئے۔۔۔ اسی تفکر کے عالم میں سوئے تو رات بشارت مصطفویﷺ نے محمد

طاہر کو فتح یاب کر دیا اور فریدِ ملت کو بھی نویدِ نصرت سنادی۔

خواب میں آقائے دو جہاں ﷺ نے بشارت دی کہ فریدالدین تم اپنے ارادے میں کامیاب و کامران ہو گئے ہو اور محمد طاہر اپنے ارادے میں محبت کی بازی جیت گیا ہے۔ ہم آپ کے محمد طاہر کو ایسا ڈاکٹر بنائیں گے۔۔۔ اور پھر گاڑی میں پچھلی سیٹ پر بیٹھے علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کی طرف اشارہ فرمایا۔۔۔ خواب میں فریدالدین قادریؒ کی چیخ نکلی اور حضور انور ﷺ کے قدموں میں گر گئے۔

صبح تہجد میں اٹھتے ہی محمد طاہر کے کمرے میں گئے اور آواز دی: ''محمد طاہر صاحب'' اٹھو! تم مؤقف اور ارادے میں جیت گئے ہو! ابھی ابھی آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا ہے کہ فریدالدین دونوں کی دعائیں مستجاب کرتا ہوں، آپ کا محمد طاہر ڈاکٹر بنے گا مگر میرے دین کا ڈاکٹر بنے گا جو آپ کی خواہشات کا امین اور ضامن ہوگا اور شرق تا غرب میرے دین کی بھی نگرانی کرے گا۔

اب عقدہ جان گسل کشا ہو چکا تھا۔ فریدِ ملت نے محمد طاہر کا پیشانی پر بوسہ لیا اور یہ الفاظ دہرائے: بیٹا جی! اب آگے جو کرنا ہے، خود دیکھو! میں راضی ہوں۔ اس کشمکش میں وقت گزرنے کا پتہ بھی نہ چلا اور BA کے پرائیویٹ امتحان میں تین ماہ رہ گئے۔ یہ میرا ذاتی آنکھوں دیکھا مشاہدہ ہے کہ محمد طاہر جو اب محمد طاہر القادری بن چکے تھے، انہوں نے BA کا امتحان فقط تین ماہ میں ہائی فرسٹ ڈویژن کے ساتھ پاس کیا اور scholarship کے تحت ایم اے اسلامیات میں پنجاب یونیورسٹی میں بغیر کسی پریشانی اور مشکل کے داخلہ ہوگیا۔

محمد طاہر القادری کا روزانہ کا معمول تھا کہ رات عشاء کے وضو کے ساتھ پڑھنے بیٹھتے تھے اور اسی وضو سے فجر ادا کرتے اور تھوڑی دیر آرام فرما کر دن بھر تعلیمی معمولات جاری رکھتے۔ اب نگرانی فریدالدین قادریؒ نہیں بلکہ آقائے دو جہاں ﷺ خود فرما رہے تھے۔ فرق اتنا ضرور آ گیا تھا کہ شفیق والد اور بے مثل ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ بیٹے کے سارا دن کھانے پینے اور صحت کے فکر میں لگے رہتے اور جب بھی مخاطب کرتے تو محمد طاہر صاحب کہہ کر مخاطب فرماتے مگر محمد طاہر عرض کرتے: ابا جان! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ میں شرمندہ ہوتا ہوں۔ فرماتے: بیٹا جی! آپ کا مقام جب سے میں نے دیکھا ہے! پھر ایسے کیوں نہ کروں؟ مجھے یہ سب کر کے خوشی ہوتی ہے۔

1972ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات میں Top کیا اور 28 سالہ سابقہ ریکارڈ توڑا اور 1972ء میں پنجاب یونیورسٹی کے تحت منعقدہ آل پاکستان تقریری مقابلہ جیتا اور پہلا گولڈ میڈل قائداعظم گولڈ میڈل حاصل کیا۔ جب گولڈ میڈل کی تقریب ہو رہی تھی تو فریدِ ملت اپنے من موہن بیٹے کی پہلی کامرانی پر یادگار پاکستان کے گراؤنڈ میں خوشی سے آب دیدہ ہوگئے۔ بڑے بڑے نامی گرامی مشہور لوگ آپ کے گرد جمع تھے، مبارک باد دے رہے تھے اور فریدِ ملتؒ فرماتے جا رہے تھے کہ بس جی! یہ آقائے دو جہاں ﷺ کا ہی کرم ہے، وگرنہ میں کہاں ہوں۔

اب ان تمام آزمائشوں سے گزر کر سونا کندن بن چکا تھا۔ یونیورسٹی میں تعلیم اور روحانیت ہم نشین رہے۔ ہفتہ وار دو روزے اور اختیاری فاقہ کشی نے چھوٹی عمر میں ہی پردیس میں فقرِ مصطفیٰ ﷺ کی چاشنی اور لذت سے آشنا کر دیا تھا۔

1972ء میں ہی تعلیم کے دوران ''قرآنی فلسفہ انقلاب'' کی تعلیمات پر غور وخوض جاری رہا۔ 1973ء میں LLB میں داخلہ لیا اور 1974ء میں اعلیٰ فرسٹ ڈویژن کے ساتھ کامیاب ہوئے۔

اب گلشنِ فرید میں پروان چڑھنے والی اور فریدالدینؒ کے خونِ جگر سے سینچی ہوئی یہ کلی خوش رنگ دیدہ زیب خوشبو آگیں سرمست پھول بن چکی تھی لیکن شومئی قسمت کہ 1974ء میں باغبانِ گلشنِ فرید خالقِ حقیقی سے جا ملے (انا للہ وانا الیہ راجعون) یعنی کہ فریدِ ملت ڈاکٹر فریدالدین قادری وصال فرما گئے اور خالق حقیقی سے جا ملے:

ہے کل کلی کو پھول بنتے گلشن میں سبھی نے دیکھا ہے شفقت
اس کی خوشبو چار سُو پھیلی تو خوب مگر اُف باغباں نہ رہا!

❁❁❁❁❁

قرآن کی آیتوں سے خیرات لینے والا دامانِ شہر میں سورج اگا رہا ہے
ملت کی کشتیوں کو گردابِ ابتلاء میں طیبہ کے ساحلوں کا رستہ دکھا رہا ہے

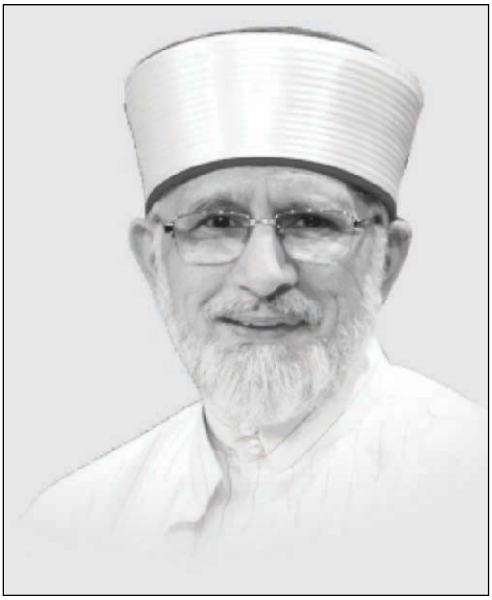

ہم نابغۂ عصر، مفکرِ اسلام
سفیرِ امن، دانشِ عہدِ حاضر

شیخ الاسلام
ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

کو ان کی 70 ویں سالگرہ پر

صمیمِ قلب سے **مبارکباد** پیش کرتے ہیں۔

امتِ مسلمہ کی راہنمائی اور اسلام کے پیغامِ امن و سلامتی کو چہار دانگِ عالم میں پہنچانے کیلئے آپ کی کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمرِ خضر سے نوازے

منہاج القرآن انٹرنیشنل یونان

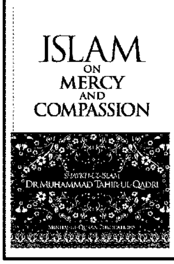

ہشت پہلو علمی الماس

شیخ الاسلام کے گوشہ علمیت کے 8 امتیازی پہلو

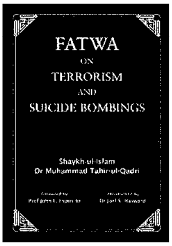

محمد شفقت اللہ قادری

یوں تو فضیلتِ مآب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اپنی منفرد اور ممتاز علمی و فکری شخصیت کے باعث اپنی مثال آپ ہیں اور عمومی طور پر آپ کی ہمہ جہت شخصیت کے کئی پہلو ہیں لیکن اجمالی طور پر میں علم پرور فضیلتِ مآب عمیق ولطیف شخصیت کو نئی اصطلاح دیتے ہوئے ''ہشت پہلو علمی اَلماس'' قرار دیتا ہوں۔ یعنی کہ شیخ الاسلام کی باکمال شخصیت کے علمی اعتبار سے منفرد آٹھ خصوصی نظریاتی گوشے اور پہلو ہیں۔ ذیل میں ان پہلوؤں کو بیان کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں:

ا۔ گوشۂ علمیت

شیخ الاسلام کے گوشۂ علمیت میں آٹھ جزویات کی جانب توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ جس سے آپ کی علمیت کی وضاحت ہوسکے گی:

ا۔علمِ اخلاق: جس کے ذریعے لوگوں کے اخلاقی اوصاف کی اصلاح ہوتی ہے۔

۲۔علمِ حقیقت: وہ علم جو حقائقِ اشیاء سے بحث کرتا ہے۔ مثلا بساط، حیثیت، حالت، کیفیت، سچائی، اصلیت اشیاء کا باقاعدہ علم ہے۔

۳۔علمِ معیشت: معاشیات اور اقتصادیات کا باقاعدہ علم میسر آتا ہے۔

۴۔علمِ لدنی: وہ علم جو کسی کو خدا کی طرف سے براہ راست کسی استاد کے بغیر محض فضلِ الٰہی اور خیرات وفیضِ مصطفیٰ ﷺ سے ملے۔

۵۔علمِ کلام: بحث و مباحثہ اور فنِ تقریر کا علم، فصاحت و بلاغت کا علم جو باقاعدہ آپ کا جزو لاینفک ہے۔

۶۔علمِ سخن وری: نظم، نثر اور علم انشاء پردازی کا باقاعدہ علم جس میں مضمون نویسی اور ادب نگاری ہے۔

۷۔علمِ مجلس و آدابِ مجلس: تہذیب و ادبی ترغیب اور شرکائے مجلس کا نظم و ضبط قائم رکھنے کا علم۔

۸۔علمِ تسخیر قلوب و اذہان: یہ دانشمندی، آگاہی اور عمل تسخیر قلوب و اذہان کا علم ہے۔ اس علم سے باقاعدہ لوگوں کے قلوب و اذہان پر اپنے جوہرِ علمی سے قبضہ کرنا نہ کہ جادو یا مختلف وظائف کے ذریعے۔

۲۔ گوشہ انقلابیت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ انقلابی، دلپذیر، پسندیدہ اور مقبولِ عام روحانی شخصیت ہیں۔ آپ نے ''قرآنی فلسفہ انقلاب'' قرآنی تعلیمات کی روشنی میں مکمل مرتب فرما کر انقلابی جدوجہد کا باقاعدہ آغاز تحریک منہاج القرآن کی صورت میں 1980ء میں لاہور سے کیا۔ شیخ الاسلام نے امتِ مسلمہ کو بالعموم اور تحریکی وابستگان کو بالخصوص انقلابی جدوجہد کے چودہ تقاضے عنایت فرمائے جنہیں ذیل میں بیان کیا جارہا ہے:

ا۔ بیداریِ شعور ۲۔ جہدِ مسلسل کا عہد
۳۔ مصائب، اِبتلاء و آزمائش پر صبر
۴۔ اُسوۂ حسنہ پر یقینی عمل داری
۵۔ قائد اور مشن سے غیر مشروط وفاداری
۶۔ ایثار و قربانی کا تسلسل
۷۔ شب و روز محنتِ شاقہ اور جانفشانی کی ضرورت
۸۔ نظم و ضبط میں سنجیدگی ۹۔ اعمالِ صالحہ پر گامزن رہنا
۱۰۔ جدوجہد پر استقامت ۱۱۔ بے لوث خدمتِ خلق

۱۲۔ کام چوری اور خود غرضی سے گریز کرنا
۱۳۔ ہمہ وقت نئے چیلنجز پر نظر رکھتے ہوئے آگے بڑھنا
۱۴۔ ظالم کے آگے سینہ سپر ہونا اور کمزور کی مدد کرنا

۳۔ گوشۂ تصوف اور پابندیِ صوم وصلوٰۃ

شیخ الاسلام کے ہشت پہلو علمی الماس کا تیسرا گوشہ تصوف ہے۔ یوں تو تقویٰ اور پرہیزگاری شیخ الاسلام کا بچپن کا شیوہ رہا ہے۔ تاہم عنوان مذکورہ بالا کے تحت آپ اپنی جوانی تا حال سنتِ نبوی ﷺ پر عمل پیرا رہے۔ تزکیۂ نفس اور نورِ معرفت کے چراغ وابستگان کے قلوب میں منور کیے۔ بے جا دنیاوی خواہشات سے توجہ ہٹا کر رخ دیدارِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی طرف موڑا۔ نوجوانوں کو نماز کی پابندی کا حکم دیا اور ہفتہ وار روزے رکھنے کی پابندی لگا دی تاکہ تزکیہ نفس کا تسلسل مؤثر انداز سے جاری رہے۔

۴۔ گوشۂ عشقِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ

شیخ الاسلام کے ہشت پہلو علمی الماس کا چوتھا گوشہ عشقِ الٰہی اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ یہ پہلو آپ کی پوری زندگی پر محیط و غالب ہے۔ آپ نے عشقِ الٰہی اور عشقِ رسول ﷺ لاکھوں نوجوانوں کے دلوں میں بھی جاگزیں کر دیا ہے۔ اسی طاقت کو آپ علمی، معاشی، معاشرتی اور نظریاتی سطح پر ہر برائی کے سدِ باب کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور ہر سطح پر کامیابی کی ضمانت سمجھتے ہیں۔

۵۔ گوشۂ قرآن وسنت کی کامل اتباع

شیخ الاسلام مدظلہ کی زندگی کاملاً قرآن اور سنت سے حقیقی طور پر مزیّن و آراستہ ہے اور ان کی تحریکی جدوجہد میں کامرانی اور نصرت کی واحد ضمانت ہے۔ آپ کے علم وعمل میں مکمل طور پر قرآنی تعلیمات، شریعتِ محمدی ﷺ اور احیائے اسلام کی جدوجہد کے جذبے کا مکمل عمل دخل ہے۔ اس کے بغیر شیخ الاسلام زندگی کو ایک ایسی عمارت سے تعبیر کرتے ہیں جس میں اندر جانے کا راستہ تو ہو مگر باہر جانے کا راستہ نہ ہو۔ اس میں روشنی اور ہوا کا دخل قطعی نہ ہو بلکہ مکمل اندھیرا اور گھٹن ہو اور زندگی کے آثار نہ ہونے کے برابر ہوں۔ آپ کے نزدیک قرآنی تعلیمات اور اتباع و متابعتِ رسالتِ مآب ﷺ کا فروغ وقت کا سب سے اہم تقاضا ہے۔

۶۔ گوشۂ حکمت و بردباری

شیخ الاسلام کے ہشت پہلو علمی الماس کا چھٹا گوشہ حکمت و بردباری ہے۔ یہ درحقیقت آپ کی زندگی اور تحریکی جدوجہد میں جزو لا ینفک کی حیثیت سے غالب اور محیط ہے۔ یہ شیخ الاسلام کی خصوصی حکمتِ عملی اور بردباری کے علاوہ آقائے دو جہاں ﷺ کی عاطفتِ رحیمانہ اور نصرتِ الٰہی کا ثمرۂ شیریں ہے۔ میرا ذاتی مشاہدۂ عمیق ہے کہ شیخ الاسلام کی نگاہ دوربیں، خصوصی حکمت اور بردباری، صبر و استقلال نے تجدید و احیاءِ دین کی اس جدوجہد کو نہ صرف چار چاند لگا دیئے ہیں بلکہ تمام ابتلاء و آزمائشیں بطریقِ احسن مشفق قائد کی ہم نشینی میں عبور ہوتی چلی گئیں اور آئندہ بھی ان شاء اللہ تمام دروازے وا ہوتے چلے جائیں گے۔

۷۔ گوشۂ تعظیم اہلِ بیت اطہار اور ادبِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

شیخ الاسلام کے ہشت پہلو علمی الماس کا ساتواں گوشہ تعظیمِ اہلِ بیت اطہار علیہم السلام اور ادبِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہے۔ شیخ الاسلام کی پوری زندگی تعظیمِ اہلِ بیت اور ادبِ صحابہ کرام اور محبتِ اولیائے عظام سے عبارت ہے۔ آپ کے نزدیک اہلِ بیت کی مکمل اتباع اور محبت کا تقاضۂ اولین محبتِ رسول ﷺ ہے اور صحابہ کرام کی زندگیاں ہمہ وقت مشعلِ راہ ہیں۔ خلفائے راشدین، راشدین اس لئے ہیں کہ انہوں نے قربانیوں کی جو داستان رقم کی ہے، وہی درحقیقت حضورِ انور ﷺ کا بتایا ہوا صراطِ مستقیم ہے۔

۸۔ گوشہ شجاعت اور جواں مردی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کے ہشت پہلو علمی الماس کا آٹھواں گوشہ شجاعت (بہادری) اور جواں مردی ہے۔ شیخ الاسلام تحریکی جدوجہد میں اغیار کے لیے ہمیشہ شجاعتِ علوی کے امیں اور استقامت میں طریقِ حسین علیہ السلام پر گامزن رہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں مسافرِ کربلا ہوں اور میری منزل مدینہ ہے۔

میرا روزِ اوّل سے ذاتی مشاہدہ ہے کہ آپ نے اپنی جواں مردی اور بلند حوصلگی سے ہر کوہِ گراں کو شجاعتِ علوی اور استقامتِ حسینی سے پاش پاش کر دیا۔

❁❁❁❁❁

شیخ الاسلام کی تجدیدی خدمات کا اجمالی تعارف

شیخ الاسلام نے علمی و تجدیدی کام کی بنیاد عصری ضروریات کے حقیقت پسندانہ تجزیاتی مطالعہ پر رکھی

ترجمہ عرفان القرآن، ذخیرۂ حدیث کی تدوینِ نو، عقیدۂ ختمِ نبوت ﷺ کے تحفظ، دفاعِ شانِ علی و شانِ صحابہ اور احیائے تصوف آپ کی قابلِ رشک دینی و علمی اور تحقیقی خدمات ہیں

حافظ ظہیر احمد الاسنادی

دورِ حاضر کے عظیم اِسلامی مفکر، محدّث، مفسر اور نابغۂ عصر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دینی و دنیاوی تعلیم اور روحانی نسبت کے اعتبار سے نہایت ہی اعلیٰ مقام و مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ نے دورِ جدید کے چیلنجز کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے علمی و تجدیدی کام کی بنیاد عصری ضروریات کے گہرے اور حقیقت پسندانہ تجزیاتی مطالعے پر رکھی، جس نے کئی قابلِ تقلید نظائر قائم کیں۔ فروغِ دین میں آپ کی دعوتی و تجدیدی اور اِجتہادی کاوشیں منفرد حیثیت کی حامل ہیں۔ آپ نے دین کے ہمہ جہتی زوال کو عروج میں بدلنے کے لیے 17 اکتوبر 1980ء (بمطابق 8 ذوالحجہ 1400ھ) کو ادارہ منہاج القرآن کی بنیاد رکھ کر اپنی عالمگیر تجدیدی کاوشوں کا آغاز کیا اور آج تک صرف 40 سال کے قلیل عرصہ میں علمی و فکری، تحقیقی و تعلیمی اور عملی میدانوں میں اَیسے ہمہ جہت کارہائے نمایاں سر انجام دیئے جن کے لیے صدیاں درکار ہوتی ہیں۔ اِختصار کے پیشِ نظر ذیل میں آپ کے چند تاریخ ساز کارنامے پیشِ خدمت ہیں:

ا۔ ترجمہ عرفان القرآن

شیخ الاسلام نے ’عرفان القرآن‘ کے نام سے اردو اور The Glorious Quran کے نام سے انگریزی زبان میں عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق عام قاری کو تفاسیر سے بے نیاز کر دینے والا قرآنِ مجید کا نہایت جامع اور عام فہم ترجمہ کیا ہے، جو قرآن حکیم کے اُلو ہی بیان کا لغوی ونحوی، ادبی و علمی، اعتقادی، فکری اور سائنسی خصوصیات کا آئینہ دار ہے۔ یہ ترجمہ کئی جہات سے عصرِ حاضر کے دیگر تراجم کے مقابلے میں زیادہ جامع اور منفرد ہے۔

۲۔ عصرِ حاضر اور ذخیرۂ حدیث کی تدوینِ نو

علم الحدیث میں آپ کی تالیفات ایک گراں قدر علمی سرمایہ ہیں:

☆ امام نوویؒ کی رِیَاضُ الصَّالِحِيْن اور خطیب تبریزیؒ کی مِشْكَاةُ الْمَصَابِيْح کے اُسلوب پر دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق الْمِنْهَاجُ السَّوِيّ مِنَ الْحَدِيْثِ النَّبَوِيّ پوری دنیا میں ہر خاص و عام سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہے۔

☆ هِدَايَةُ الْأُمَّة عَلٰى مِنْهَاجِ الْقُرْآن وَالسُّنَّة اڑھائی ہزار اَحادیث کا دو جلدوں پر مشتمل ایمان اَفروز تربیتی نوعیت کا عظیم مجموعہ ہے جو آیاتِ قرآنی اور اَحادیثِ نبوی کے ساتھ ساتھ آثارِ صحابہ و تابعین اور اَقوالِ اَئمہ و سلف صالحین کا بھی نادر ذخیرہ ہے۔

☆ عقائد و عبادات، فضائلِ اَعمال، حقوق و فرائض، اَخلاق و آداب، اَذکار و دعوات اور معاملات و عمرانیات جیسے اَہم موضوعات پر مشتمل مَعَارِجُ السُّنَنِ لِلنَّجَاةِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْفِتَنِ کے نام سے پندرہ ضخیم جلدوں کا تاریخی مجموعہ عصر حاضر کے تقاضوں کے عین مطابق ایک نادرِ علمی کاوش ہے۔ اس عظیم کتاب کا ہر موضوع آیاتِ قرآنیہ سے مزین ہونے کے ساتھ ساتھ مستند و معتبر احادیثِ

☆ ریسرچ سکالر FMRi

مبارکہ کا گراں قدر ذخیرہ ہے۔ یہ ائمہ سلف صالحین کی تصریحات و توضیحات کا بھی عظیم مرقع ہے جس میں مفسرین و محدّثین کی تشریحات بھی بکثرت پائی جاتی ہیں۔ عام قارئین کے لیے سلیس و بامحاورہ اُردو ترجمہ مع جدید تحقیق و تخریج پیش کیا گیا ہے۔

☆ احکام کے بیان پر مشتمل آیات و احادیث اور توضیحات و تصریحات پر مشتمل آٹھ جلدوں کا ایک الگ مجموعہ بھی ہے جس کی مثال پچھلی کئی صدیوں کے علمی سرمائے میں ناپید ہے۔۔۔ اِسی طرح اَلْأَنْوَار فِي فَضَائِلِ النَّبِيِّ الْمُخْتَار ﷺ کے عنوان سے حضور نبی اکرم ﷺ کے فضائل، شمائل، خصائص اور معجزات کے حوالے سے بارہ جلدوں میں پانچ ہزار احادیث پر مشتمل مجموعہ بھی زیرِ ترتیب ہے۔۔۔ مزید برآں قاضی عیاض کی اَلشِّفَا کی طرز پر مَکَانَةُ الرِّسَالَة وَالسُّنَّة کے موضوع پر عربی زبان میں ایک عظیم علمی شاہکار ہے۔۔۔ اُردو زبان میں سیرۃ الرسول ﷺ کی بارہ جلدوں پر مشتمل سب سے بڑی تصنیف بھی آپ ہی کی ہے۔۔۔ علاوہ ازیں ایمانیات، اِعتقادیات، تصوف و روحانیت، معاشیات و سیاسیات، سائنس اور جدید عصری موضوعات پر بھی آپ کی متعدد تصانیف دنیا کی بڑی زبانوں میں منتقل ہورہی ہیں۔

☆ (حدیث کے باب میں شیخ الاسلام کی خدمات پر تفصیلی مضمون زیرِ نظر شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

۳۔ دہشت گردی کے خلاف تاریخی فتویٰ

وطنِ عزیز میں جہاں ہزاروں بے گناہ اَفراد حالیہ دہشت گردی کی نذر ہورہے تھے وہیں دہشت گردوں کو بہت سی نام نہاد مذہبی جماعتوں کی خاموش حمایت بھی حاصل تھی۔ اَیسے پُر خطر ماحول میں اگر کسی نے کھلے الفاظ میں دہشت گردی کی نہ صرف مذمت کی بلکہ کمال جرأت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے سیکڑوں دلائل کے ساتھ دہشت گردوں کو دورِ حاضر کے خوارج ثابت کرتے ہوئے اُن کے کفر پر 600 صفحات پر مبنی فتویٰ جاری کیا، تو وہ شخصیت شیخ الاسلام ہی کی ہے۔

یہ تاریخی فتویٰ دنیا بھر میں قبولِ عام حاصل کر چکا ہے جسے دنیا بھر کے محققین نے سراہا ہے۔ عالم اسلام کے سب سے بڑے تحقیقی ادارے مجمع البحوث الاسلامیۃ (قاہرہ، مصر) نے بھی اس کے مشتملات کی تائید کی ہے اور اس پر مفصل تقریظ لکھی ہے۔ آپ کا یہ تاریخی فتویٰ اِس وقت تک اردو، انگریزی، عربی، ہندی اور دنیا کی کئی زبانوں میں شائع ہو چکا ہے۔ دنیا کی لاکھوں ویب سائٹس پر ڈسکس کیا گیا، دنیا کے ہزاروں بڑے اخبارات نے پہلے صفحات پر نمایاں کوریج دی، سیکڑوں ٹی وی چینلز نے اُس پر تبصرے نشر کیے، بے شمار عرب اخبارات نے اُس فتویٰ کو خوب سراہا۔ یہ ساری کوریج منہاج القرآن کی ویب سائٹ www.minhaj.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔ عرب ممالک میں شائع ہونے والے کثیر الاشاعت اخبار 'الشرق الاوسط' نے چار بڑے صفحات پر فتویٰ کو کوریج دی اور لکھا:

''ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے اِس تاریخی فتویٰ کے ذریعے ایک تیر سے دو شکار کیے ہیں؛ اوّل اُن اسلام دشمن طاقتوں کی محنت پر پانی پھیر دیا جو اسلام کو مغرب میں ایک دہشت گرد مذہب کے طور پر متعارف کروارہی تھیں دوسری طرف خود دہشت گردی میں ملوث تنظیموں اور ان کے حامیوں، ہمدردوں کے خلاف اس دلیرانہ اقدام سے دیگر اہل فکر و نظر کو جرأت مندی سے اپنا مؤقف پیدا کرنے کا حوصلہ دیا۔''

۴۔ عقیدۂ عشقِ رسول ﷺ کا فروغ

پچھلی صدی کے اختتام پر عقیدۂ عشقِ رسول ﷺ کو اس قدر متنازعہ بنا دیا گیا تھا کہ عشق و محبتِ رسول ﷺ کی بات کرنا بدعت تصور ہونے لگا تھا۔ ایسے میں شیخ الاسلام نے عقیدۂ عشقِ رسول ﷺ کے دِفاع و فروغ کو اپنے مقاصد میں سر فہرست رکھا۔ ادب و تعظیم مصطفیٰ ﷺ اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ پر بیسیوں کتب لکھیں اور ہزاروں خطابات کیے۔ اس علمی دفاع کے نتیجے میں نوجوان طبقہ پھر سے اپنے محبوبِ نبی ﷺ سے والہانہ محبت و عقیدت کا اظہار کرنے لگا۔ یوں آپ نے عقیدۂ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کو دِفاعی پوزیشن سے نکال کر قرونِ اُولیٰ کی طرز پر غالب پوزیشن پر لا کھڑا کیا۔

۵۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ

عقیدۂ ختم نبوت پر علماء کرام عموماً چند دلائل پر ہی اکتفا کیا کرتے تھے، مگر شیخ الاسلام نے اپنی کتاب میں پہلی دفعہ

تیری تحریر قرآن کی ترجمان تا ابد وجہِ رُشد و ہدایت رہے
چار سو تیری آواز گونجے سدا ساری دنیا پہ تیری نظامت رہے
تو سلامت رہے تا قیامت رہے

ہم دورِ حاضر کے غبارِ تشکیک میں یقین و ایمان کی چاندنی بن کر ابھرنے والی عظیم انقلابی شخصیت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو ان کی

70 ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کی قیادت میں امتِ مسلمہ کو سربلندی عطا فرمائے۔

محمد جمیل چودھری (امیر MAC)
ساؤتھ کوریا

علی عمران قادری (صدر MAC)
جاپان

محمد حفیظ (ناظم MAC)
چائنہ

فیصل نجیب (ناظم میڈیا MAC)
ہانگ کانگ

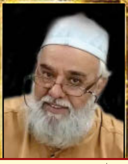
محمد سلیم قادری (ممبر MAC)
ملائیشیا

شہزاد علی بھٹی (ممبر MAC)
ساؤتھ کوریا

احمد حسن سلہری (ممبر MAC)
چلی

محمد عمر القادری (ممبر MAC)
ملائیشیا

محمد طارق (ممبر MAC)
ہانگ کانگ

خالد جاوید (ممبر MAC)
انڈونیشیا

محمد ناصر چودھری (ممبر MAC)
تائیوان

منہاج ایشین کونسل - Minhaj Asian Council (MAC)

امت کے مقدر کا ستارہ میرا قائد ہر درد کے دکھ کا مداوا میرا قائد
اس عہد میں ہے دین کے ماتھے کا وہ جھومر اسلام کی خاتم کا نگینہ میرا قائد
ہم نابغۂ عصر، مفکر اسلام، سفیر امن، مجدّد دورِ رواں صدی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو ان کی
70th
1951-2021ء
سالگرہ کے پرمسرت موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔
دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شیخ الاسلام کی سنگت میں استقامت عطا فرمائے۔
عبدالستار چوہان
(کوآرڈینیٹر TMQ سانگھڑ ڈویژن اپر سندھ)
محمد اسحاق سمیجو
(کوآرڈینیٹر TMQ سکھر ڈویژن)
شکیل احمد قادری
(صدر PAT اپر سندھ)
مخدوم ندیم احمد ہاشمی
(امیر TMQ اپر سندھ)
انور حسین قریشی
(صدر PAT سانگھڑ)
امیر احمد چنا
(کوآرڈینیٹر TMQ لاڑکانہ اپر سندھ)
وہ جس نے ملت کے زخم خوردہ بدن پہ دی ہے ردائے حکمت
علوم و دانش کی مملکت میں اسی کا سکہ رواں دواں ہے
ہم عالمِ اسلام کے عظیم مفکر مجدّد دورِ رواں صدی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ
کو ان کی
سالگرہ کے موقع پر
70th
1951-2021ء
ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔
اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ شکر بجا لاتے ہیں کہ جس نے ہمیں اس عظیم قائد کی رفاقت عطا کی۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قائد کو عمرِ خضر عطا فرمائے۔
سجاد احمد ساہی
(انفارمیشن سیکرٹری نظامتِ تعلیمات منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈنمارک)

100 قرآنی آیات اور 250 سے زائد احادیث سے عقیدۂ ختم نبوت ثابت کرکے ایک تاریخی کارنامہ سر انجام دیا، جو اس موضوع پر انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتا ہے۔

۶۔ دفاعِ شانِ علی علیہ السلام وشانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

شیخ الاسلام نے جہاں سیدنا علی علیہ السلام کی شان پر تہمت لگانے والوں کی علمی سرکوبی کی، وہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو بھی قرآن وسنت کے دلائل سے اس قبیح عمل سے روکا۔ دفاعِ شانِ علی علیہ السلام کے نام سے 12 گھنٹے طویل خطاب کیا تو دفاعِ شانِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام سے خطابات کا سلسلہ دو ہفتے جاری رہا۔ آپ کے ان خطابات سے شیعہ سنی اتحاد کی راہیں ہموار ہوئیں اور صدیوں سے جاری مخاصمت کو علمی دلائل کی بنیاد پر ختم کرنے کا آغاز ہوا۔ اگلی نسلیں یقیناً اس کا ثمر پائیں گی۔

۷۔ آمدِ امام مہدی علیہ السلام۔۔۔ اشکالات کا ازالہ

یوں تو پہلی جنگ عظیم کے ساتھ ہی عالمِ اسلام دورِ فتن کی لپیٹ میں آگیا تھا، مگر چودھویں صدی ہجری کے اختتام کے بعد اُن فتنوں کی سنگینی میں نہایت تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔ آئے دن نت نئے فتنے سر اٹھانے لگے۔ موجودہ دورِ فتن کی سنگینیوں کو دیکھ کر حدیث کا باقاعدہ علم نہ رکھنے والے بہت سے 'کم علم علماء' اسے آخری دورِ فتن سمجھ کر امام مہدیؑ کی جلد آمد کے مغالطے میں پڑ گئے اور ان کی آمد کو محض چند سالوں تک محیط گردانتے لگے۔ اس صورتحال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی لوگوں نے خود کو امام مہدی ظاہر کرکے لوگوں سے عقیدتیں اور نذرانے بٹورنا شروع کر دیے۔ اس نئے فتنے کی علمی سطح پر سرکوبی کے لیے شیخ الاسلام نے 'آمدِ امام مہدی علیہ السلام' کے موضوع پر اَحادیثِ مبارکہ کی روشنی میں سیر حاصل خطابات سے ثابت کیا کہ امام مہدی علیہ السلام کی آمد کو ایک طویل زمانہ باقی ہے۔

۸۔ امام ابوحنیفہؒ اور علمِ حدیث

پچھلی صدی میں امام ابو حنیفہؒ کے علم حدیث پر بہتان اس قدر شدت اختیار کر گیا تھا کہ ایک مخصوص طبقے کے پروپیگنڈا کے زیرِ اثر لوگ معاذ اللہ اُنہیں منکرِ حدیث سمجھنے لگے تھے۔ شیخ الاسلام نے 'امام ابو حنیفہؒ امام الائمۃ فی الحدیث' کے نام سے اپنی ۳ جلدوں پر مشتمل ضخیم کتاب میں دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ امام اعظمؒ علمِ حدیث میں بہت سے ائمہ کے بھی امام ہیں۔ یوں آپ نے اپنی تجدیدی نگاہِ حکمت سے صدیوں کا قرض اُتارا۔ علاوہ ازیں آپ نے علمِ حدیث پر سیکڑوں خطابات میں بھی امام اعظمؒ کے علم حدیث کی شان ثابت کی ہے۔

۹۔ گوشۂ درود وفکر اور حلقہ ہائے درود کا قیام

تحریک منہاج القرآن پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے پناہ نوازشات ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان کرم نوازیوں میں سے سب سے بڑی کرم نوازی منہاج القرآن کے مرکز پر 2005ء سے قائم گوشہ درود ہے۔ گوشہ درود حرمین شریفین کے بعد زمین پر وہ مقام ہے جہاں چوبیس گھنٹے سال کے ۳۶۵ دن ہر لمحہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام کے نذرانے پیش کیے جاتے ہیں۔

☆ مرکزی گوشۂ درود کے قیام کے بعد تحریک منہاج القرآن نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود و سلام پیش کرنے کے عمل کو تحریک بنانے کے لیے دنیا بھر میں حلقہ ہائے درود کے قیام کا آغاز کیا ہے۔ اِس وقت دنیا بھر میں ہزاروں مقامات پر تحریک منہاج القرآن اور اس کے فورمز - منہاج القرآن علماء کونسل، منہاج القرآن ویمن لیگ، منہاج القرآن یوتھ لیگ اور دیگر فورمز - کے زیر اہتمام حلقہ ہائے درود قائم ہیں، جہاں ہزاروں عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح و شام بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہدیہ درود وسلام پیش کرتے ہیں۔

حلقہ درود کے قیام کا یہ سلسلہ تیز رفتاری سے جاری ہے۔ ملک بھر میں یونین کونسل کی سطح تک حلقہ درود کا قیام تحریک منہاج القرآن کے مقاصد میں شامل ہے۔

۱۰۔ اِحیائے تصوّف

شیخ الاسلام نے تصوّف کو کاروباری اور پیشہ ور لوگوں کے چنگل سے نکال کر اَصل روح کے ساتھ دوبارہ زندہ کیا۔ تصوّف و روحانیت کے موضوع پر 40 سے زائد کتب، سیکڑوں دروس، اِجتماعی اِعتکاف، شب بیداریوں اور محافلِ ذکر کے

ذریعے عوامُ الناس کو تصوّف کی صحیح تعلیمات سے روشناس کرایا، جو یقیناً ایک تجدیدی کارنامہ ہے۔ علاوہ ازیں کبار ائمہ صوفیاء پر ان اعتراضات کا رد کیا جن میں ان کی علمی حیثیت کا انکار کیا جاتا تھا۔ شیخ الاسلام نے دلائل سے ان ائمہ تصوف کا علمی اور محدثانہ مقام و مرتبہ واضح کیا اور ان ائمہ کی مکمل اسناد کے ساتھ مرویات جمع کرنے کا اہتمام کیا۔

☆ شیخ الاسلام نے امت مسلمہ کی بالخصوص نوجوانوں روحانی واخلاقی تربیت کے لیے شہرِ اعتکاف کی صورت میں ایک عظیم اور بے مثال اخلاقی و روحانی نظام تربیت دیا، جو حرمین شریفین کے بعد دنیا کا سب سے بڑا اعتکاف بن چکا ہے۔ یہاں ہر سال ہزارہا افراد اعتکاف میں بیٹھتے ہیں، جنہیں تزکیہ نفس کے لیے منظّم تربیتی نظام سے گزارا جاتا ہے۔

۱۱۔ تحقیقی خدمات

ڈاکٹر طاہر القادری کا شمار اُن حکیم و دانا اور مدبر و مصلح اَربابِ قلم میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی علمی وفکری اور فقہی و اِجتہادی مساعی سے نہ صرف ملت کی عروقِ مردہ میں زندگی کی لہر دوڑائی ہے بلکہ تعمیرِ ملت اور تدبیرِ منزل کے لیے بھی بنیادی کردار ادا کیا۔ قوم کی وحدتِ فکری، تکریمِ انسانیت اور امنِ عالم کے قیام میں ان کا لٹریچر اِکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی تحریریں لاشعوری طور پر ایک قاری کے ذہن میں حُبِّ ملت، حُبِّ دین اور حُبِّ وطن کا احساس پیدا کرتی ہیں۔

ملک وقوم کے لیے اِن کی کتب کے مفید ہونے کا اندازہ یہاں سے لگالیں کہ مورخہ 8 جنوری 2015ء کے تمام قومی اخبارات کے مطابق حکومت پنجاب کے حکم پر متحدہ علماء بورڈ نے سیکڑوں علماء اور مصنفین کی کتب، رسائل و جرائد، سی ڈیز اور ڈی وی ڈیز کا تنقیدی جائزہ لیا، جس کے نتیجے میں 150 سے زائد کتب کی نشر و اشاعت اور خرید وفروخت پر پابندی لگا دی گئی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری کی 600 سے زائد مطبوعہ کتب، پانچ ہزار سے زائد خطبات کی سی ڈیز، ڈی وی ڈیز اور دنیا بھر سے جاری ہونے والے درجنوں رسائل و جرائد میں سے نہ صرف یہ کہ کسی ایک کتاب، خطاب یا رسالے پر انگشتِ اعتراض بلند نہیں کی گئی بلکہ اس کے برعکس شیخ الاسلام کے خلاف لکھی جانے والی کتب اور سی ڈیز پر بھی پابندی لگادی گئی۔

☆ شیخ الاسلام نے پاکستان میں اور بیرونِ ملک خصوصاً امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، سکینڈی نیویا، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا اور ایشیا خصوصاً مشرقِ وُسطی اور مشرقِ بعید میں اِسلام کے مذہبی و سیاسی، روحانی و اَخلاقی، قانونی و تاریخی، معاشی و اِقتصادی، معاشرتی و سماجی اور تقابلی پہلوؤں پر مشتمل مختلف النوع موضوعات پر ہزاروں لیکچرز دیے۔ آپ کے سیکڑوں موضوعات پر سات ہزار سے زائد لیکچرز ریکارڈڈ ہیں، جن میں بعض موضوعات ایک ایک سو سے زائد خطابات کی سیریز کی شکل میں ہیں۔

۱۲۔ پیغام اَمن کا فروغ

آج شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی قائم کردہ تحریکِ منہاجُ القرآن دنیا کے 100 سے زائد ممالک میں اِسلام کا آفاقی پیغامِ اَمن و سلامتی عام کرنے کے لیے مصروفِ عمل ہے۔ اس وقت عالمی سطح پر دو متضاد قسموں کی انتہا پسندی کا ماحول پروان چڑھ رہا ہے: ایک طرف مذہبی انتہا پسندی ہے تو دوسری طرف سیکولر انتہا پسندی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے انتہا پسندی کی ان دونوں انتہاؤں کے درمیان عالمی سطح پر پُر اَمن بقائے باہمی اور Moderation کا ایجنڈا متاثر کن اور مدلل انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔

آپ کو عالمی سطح پر اَمن کے سفیر کے طور پر پہچانا جاتا ہے؛ جب کہ بہبودِ اِنسانی کے لیے آپ کی علمی وفکری اور سماجی و فلاحی خدمات کا بین الاقوامی سطح پر اِعتراف بھی کیا گیا ہے۔ عالمی امن کے حوالے سے آپ کی خدمت کے پیشِ نظر سال 2011ء میں اقوام متحدہ نے تحریکِ منہاج القرآن کو 'خصوصی مشاورتی درجہ' دیا ہے۔

☆ (بین المذاہب اور بین المسالک ہم آہنگی و رواداری کے فروغ کے لیے شیخ الاسلام کی خدمات کے موضوع پر تفصیلی مضامین زیرِ نظر شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

۱۳۔ تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ

جب 2006ء میں مغربی دنیا میں موجود اِسلام دشمن

عناصر کی طرف سے آزادیٔ اظہار کے نام پر ’توہین آمیز خاکوں کا فتنہ ظاہر ہوا تو شیخ الاسلام نے پاکستان کی سڑکوں پر ٹائر جلانے اور اپنی اَملاک تباہ کرنے کی بجائے عالمی سطح پر مؤثر احتجاج کیا۔ اَقوام متحدہ کے علاوہ یورپ اور امریکہ سمیت تمام عالمی رہنماؤں کو خطوط لکھے۔ ’عوامی دستخط مہم‘ کے ذریعے اقوام متحدہ کے نام 12 کلو میٹر طویل کپڑے کا مراسلہ بھجوایا اور ان کوششوں کے ذریعے عالمی سطح پر یہ رائے ہموار کی کہ ’آزادیٔ رائے‘ کے نام پر ’کردار کشی‘ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

☆ جب 2010ء میں امریکی پادری کی طرف سے فلوریڈا کے ایک بند کمرے میں قرآن مجید کو نذرِ آتش کرنے کے بعد اُس کی وِیڈیو جاری کی گئی اور بعد ازاں کھلے مقامات پر قرآن کو جلانے کی مہم کا اِعلان ہوا تو شیخ الاسلام نے اَمریکی صدر باراک حسین اوبامہ کو تنبیہ پر مبنی خط لکھا کہ ایسی غیر ذمہ دارانہ حرکتوں سے عالمی اَمن کی کوششوں کو دھچکا لگ سکتا ہے۔ جلسوں جلوسوں کی بجائے سفارتی سطح پر کی گئی اس کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ امریکی حکومت نے فوری اُس پادری کو اِس قبیح حرکت سے روک دیا۔

☆ حال ہی میں ایک مرتبہ پھر جب فرانس میں آزادی اظہارِ رائے کے نام پر توہین رسالت کے فتنے نے سر اٹھایا تو شیخ الاسلام نے ایک مرتبہ پھر دلائل و براہین کے ساتھ تمام عالمی رہنماؤں اور اداروں کو خطوط لکھے جن میں حضور نبی اکرم ﷺ کے مقام و مرتبہ، انسانیت کے لیے آپ ﷺ کی لازوال خدمات اور آپ ﷺ کی پرامن تعلیمات کو واضح کرتے ہوئے آزادیِ اظہارِ رائے کی حدود و قیود کو بھی واضح کیا اور متنبہ کیا کہ ایسے اقدامات دنیا میں قیامِ امن کے لیے کی جانے والی کاوشوں کے لیے حوصلہ افزاء نہیں ہیں۔ لہٰذا عالمی قیامِ امن کے لیے اس طرح کے قبیح فعل کے ارتکاب کو روکنا نہ صرف ضروری و لازمی ہے بلکہ ناگزیر ہے۔

۱۴۔ مضبوط تنظیمی و انتظامی نیٹ ورک

شیخ الاسلام نے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق عالمی سطح پر تنظیمی نیٹ ورک قائم کیا اور تحریک منہاج القرآن کو نہ صرف ملک پاکستان کے کونے کونے میں UC لیول تک پھیلایا بلکہ بین الاقوامی سطح پر دنیا کے 100 سے زائد ممالک میں مذہبی، تعلیمی اور فلاحی سرگرمیوں پر مشتمل تنظیمی نیٹ ورک قائم کر کے تحریکِ منہاج القرآن کو اپنی نوعیت کی دنیا کی سب سے بڑی تحریک بنا دیا۔ آج یورپ کے ہر بڑے شہر میں آپ کو پاکستان کی کوئی اور پہچان ملے نہ ملے مگر منہاج القرآن کا عظیم الشان اسلامک سینٹر ضرور ملے گا۔ جو وہاں کی مقامی مسلم کمیونٹی کے لیے دینی، دعوتی اور ثقافتی سرگرمیوں کے مراکز کے طور پر استعمال ہو رہے ہیں۔

۱۵۔ دینی و دنیاوی تعلیم کی یکجائی

دین اور دنیا کی دوئی اور ثنویت (duality) کو ختم کرنے کے لیے دینی و دنیاوی تعلیم کو ایک چھت تلے جمع کرنا شیخ الاسلام کا عظیم تجدیدی کارنامہ ہے۔ مسلمانانِ پاکستان میں تعلیمی نظام دینی و عصری دو نظام ہائے تعلیم میں بٹ جانے کی وجہ سے تحقیق و اجتہاد کے دروازے بند ہو چکے تھے۔ شیخ الاسلام نے احیائے ملتِ اسلامیہ کے جذبے کے ساتھ ’جامعہ منہاجُ القرآن‘ کی بنیاد رکھی، تاکہ دو سو سال سے تعلیم میں پیدا ہونے والی ثنویت کا خاتمہ کرکے دینی و دنیاوی تعلیم کو یکجا کیا جا سکے؛ ایسے طلباء تیار کیے جائیں جو تحقیق و اجتہاد کے دروازے کھولیں؛ معاشرے سے اور خصوصاً مذہبی طبقات سے نفرت اور کدُورت کے ماحول کو پاک و صاف کریں۔ قوم کو ایسی قیادت دی جائے جو نہ صرف وطن عزیز بلکہ پوری امتِ مسلمہ کو بحرانوں سے نکال سکے۔ چنانچہ آپ نے روایتی مذہبی تعلیم کے نصاب میں دَورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق انقلابی تبدیلیاں کیں اور جدید عصری تعلیم کو لازمی قرار دیا، جس سے معاشرے میں علماء کے وقار میں اِضافہ ہوا۔ آج 40 سال گزرنے کے بعد بہت سے مدارس اس ’تجدیدی حکمت‘ کو سمجھنے کے بعد اپنے ہاں دنیاوی تعلیم کا انتظام شروع کر چکے ہیں۔

☆ (تعلیم اور شعور میں اضافہ کے لیے شیخ الاسلام کی خدمات پر مبنی تفصیلی مضمون زیرِ نظر شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں)

۱۶۔ سیاسی، فکری اور شعوری تحریک کا آغاز

سیاسی سطح پر شیخ الاسلام کی خدمات پاکستان کی تاریخ کا

ایک روشن باب ہیں۔ پاکستان میں فروغِ شعور و آگہی کی تحریک کا آغاز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 40 سال قبل تحریک منہاج القرآن کے قیام کے ساتھ ہی کر دیا تھا۔ 23 دسمبر 2012ء کو مینارِ پاکستان کے تاریخی سبزہ زار میں آپ کا فقید المثال عوامی اِستقبال - جو'سیاست نہیں ...... ریاست بچاؤ' کے نعرے کے تحت منعقد کیا گیا - بھی اِسی سلسلہ کی ایک کڑی تھا۔ اس اجتماع میں قائد تحریک نے پاکستانی قوم کو آئین اور دستور سے آگاہ کیا اور باور کرایا کہ ہمارے ملک کے حکمران اس آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوکر حکومت کے ایوانوں میں براجمان ہوتے ہیں۔ چنانچہ 13 تا 17 جنوری 2013ء یخ بستہ راتوں اور بارش میں بھیگے ہوئے دنوں میں وابستگانِ تحریک کے عزم و حوصلے سے ایک جہاں متاثر ہوا۔

اِسلام آباد لانگ مارچ اور دھرنا بھی ریاستی جبر، انسانی حقوق کی پامالی اور جمہوریت دشمن قوتوں کے خلاف آئینی جد و جہد کی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ اِس کے بعد مختلف شہروں میں عوامی اِجتماعات منعقد کیے گئے تاکہ عوام میں اِس ملک کے اَبتر حالات اور اِس میں رائج اُس فرسودہ نظام کو بدلنے کے لیے شعور بیدار کیا جائے جو سراسر دجل و فریب، ظلم و ناانصافی، خیانت و بددیانتی، کرپشن و لوٹ مار اور غریبوں کو اُن کے حقوق سے محروم رکھنے پر قائم ہے۔

اگست 2014ء میں پاکستان عوامی تحریک کے پلیٹ فارم پر عظیم الشان انقلاب مارچ اور دھرنا ہوا۔ اس عالمگیر، پرامن اور علم و اخوت جیسی خصوصیات کی حامل تحریک کے جانثار کارکنان نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی قیادت میں جرأت، عزیمت، تحمل، برداشت، صبر اور قربانی کی ایسی مثالیں قائم کی ہیں جن کا وجود عصرِ حاضر کی کسی تحریک، کسی تنظیم اور کسی مذہبی و سیاسی پارٹی کے ہاں ملنا مشکل ہے۔ شیخ الاسلام نے جہاں پاکستان کو درپیش مسائل کی اصل وجہ (root cause) سے عوام کو آشنا کیا، وہیں انہوں نے پاکستان کے روشن و مستحکم اور خود مختار مستقبل کے لیے اپنا اِنقلابی ویژن بھی پیش کیا ہے۔

❁❁❁❁❁

علم و عرفاں سکھایا طاہر نے

جامِ الفت پلایا طاہر نے
سچا رستہ دکھایا طاہر نے

اپنے رستے دکھاتے تھے سبھی
مدنی رستہ دکھایا طاہر نے

نظریاتی اندھیرے چھائے تھے
علم و عرفاں سکھایا طاہر نے

سارے عالم سکھاتے تھے مسلک
دین و ایماں سکھایا طاہر نے

سبھی اپنی طرف چلاتے تھے
سوئے طیبہ چلایا طاہر نے

شرک و بدعت کے فتویٰ تھے ہر سو
نورِ قرآں پھیلایا طاہر نے

اڑتے طائر بھی آئے محفل میں
ایسا نغمہ سنایا طاہر نے

جلوہ فرما فلک پہ نامِ نبیؐ
سوہنا خطبہ سنایا طاہر نے

نورِ حق کی تلاش والوں کو
رستہ حق کا دکھایا طاہر نے

غمزدہ اور اداس تھے سارے
سب کے دل کو لبھایا طاہر نے

پھیلا ہر سو اجالا پروانہؔ
دِیا ایسا جلایا طاہر نے

(محمد حبیب الرحمٰن پروانہ قادری۔ مقبوضہ کشمیر)

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی 2020ء میں 7 کتب شائع ہوئیں

آئندہ چند سالوں میں تفسیر القرآن، انسائیکلوپیڈیا آف سُنہ، مُسند امامِ علی ؓ، الموسوعۃ القادریۃ اور دیکھو سرکار کیسے ہیں! سمیت متعدد ضخیم کتب شائع ہوں گی

شیخ الاسلام نے لاک ڈاؤن کے باوجود تصنیف و تالیف، تحریر و تقریر کا سلسلہ بلاتعطل جاری رکھا

عصرِ حاضر میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب کا مطالعہ ایمان و اِعتقاد میں پختگی اور قلب و روح کی بالیدگی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ یہ ایک ایسا بیش قیمت اثاثہ ہے جن کا کوئی دنیاوی نعم البدل نہیں ہے۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی تصانیف و تالیفات کا موضوعاتی تنوع اتنا وسیع ہے کہ دانشِ اِنسانی ورطۂ حیرت میں ڈوب کر پکار اُٹھتی ہے کہ ایں کارِ محال است۔ ربِ ذو الجلال کی عطا کردہ توفیقات اور تاجدارِ کائنات ﷺ کے اِحسانات کے سبب شیخ الاسلام آئندہ نسلوں کی تربیت و اِصلاح کے لیے نادر ذخیرہ تیار کر رہے ہیں جو کہ تجدید و اِحیاء دین کی اِس عالمی تحریک کے توسط سے آئندہ صدیوں تک راہ نُمائی کا فریضہ سرانجام دیتا رہے گا۔

گزشتہ سال 2020ء میں پوری دنیا Covid19 کے باعث لاک ڈاؤن کا شکار رہی اور کاروبارِ حیات معطل رہا، لیکن شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے ہر سال کی طرح گزشتہ برس بھی تصنیف و تالیف اور لیکچرز کا سلسلہ جاری رکھا بلکہ اِس عرصہ میں پہلے سے بھی زیادہ لیکچرز اور دروس و خطبات ہوئے ہیں۔

ذیل میں آپ کی سال 2020ء میں طبع ہونے والی کتب کا اِجمالی تعارف پیش کیا جا رہا ہے اور آخر میں آئندہ منظرِ عام پر آنے والے پراجیکٹس کی بھی جزوی تفصیلات درج ہوں گی:

2020ء میں طبع ہونے والی کتب

یوں تو فضائل و خصائصِ نبوی ﷺ کے موضوع پر آپ کی درجنوں کتب زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظرِ عام پر آ چکی ہیں، مگر گزشتہ سال شیخ الاسلام نے اس ضمن میں ایک فقید المثال سلسلۂ کتب شروع کیا ہے، جس کا عنوان ہے:

كَأَنَّكَ تَرَاهُ ﷺ (دیکھو! سرکار ﷺ کیسے ہیں)

ہر بندۂ مومن اور سچے مسلم کی یہ شدید خواہش ہوتی ہے کہ وہ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ کی زیارت سے شرف یاب ہو سکے۔ زیارت کا ایک طریقہ یہ ہے کہ محبوب ﷺ کے تذکروں کو پڑھا جائے، محبوب ﷺ کی باتوں کو سنا جائے، محبوب ﷺ کی اداؤں کا ذکر چھیڑا جائے، محبوب ﷺ کی سنن و اَفعال اور اَقوال کا مطالعہ کیا جائے۔ یہ ایک ایسا طریقہ ہے کہ جو ہر شخص کو بہ آسانی میسر ہے۔ ہر فرد تذکارِ رِسالت ﷺ کو پڑھ کر یہ جان سکتا ہے کہ سرکار ﷺ کیسے ہیں۔

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے قدر شناسیِ رسول ﷺ کی اِسی راہ پر چلانے اور معرفتِ مصطفیٰ ﷺ کرانے کے اس نئے سلسلۂ تصنیف کا آغاز فرمایا ہے۔ اِس سلسلے کی اب تک درج ذیل 4 کتب طبع ہو کر منظرِ عام پر آ چکی ہیں:

۱۔ خلقِ عظیم کا پیکرِ جمیل ﷺ

(أَطْيَبُ الشِّيَمِ مِنْ خُلُقِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ﷺ)

☆ ڈائریکٹر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

۲۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا پیکرِ جمال
(أَطْيَبُ السُّوْل فِي شَمَائِلِ الرَّسُوْل ﷺ)
۳۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے خصائلِ مبارکہ
(اَلْأَنْوَار فِي خِصَالِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ ﷺ)
۴۔ جامع کلماتِ نبوی ﷺ
(اَلْمَحْصُوْل فِيْ جَوَامِعِ كَلِمِ الرَّسُوْلِ ﷺ)

ذیل میں ان چاروں کتب کا تعارف درج کیا جا رہا ہے:

۱۔ خلقِ عظیم کا پیکرِ جمیل ﷺ

(أَطْيَبُ الشِّيَم مِنْ خُلُقِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَم ﷺ)

یہ کتاب حضور نبی اکرم ﷺ کے اَخلاق اور اُسوہ کے بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فرمان كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن ۔ کی تفصیلات کا نہ صرف احاطہ کرتی ہے بلکہ اُنہیں مزید کھول کر بیان کرتی ہے۔

اِس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اَخلاقِ حسنہ کے بے شمار پہلو مع اُردو ترجمہ اور حوالہ جات بیان کیے گئے ہیں۔

اس کتاب میں شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے ایک جامع اور مُوجز مقدمہ میں اِس موضوع کے دقیق نکات کو انتہائی سہل انداز میں واضح کیا گیا ہے۔

۲۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا پیکرِ جمال

(أَطْيَبُ السُّوْل فِي شَمَائِلِ الرَّسُوْل ﷺ)

اِس بزمِ ہستی میں وہ مبارک شخصیت جس میں حسنِ صورت اور حسنِ سیرت کے تمام محاسن بدرجہ اَتم جمع کر دیے گئے، پیغمبر آخر الزماں ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔ آپ ﷺ کا سراپا، کمال درجہ حسین و متناسب، دِل کشی و رعنائی کا حامل اور حسن و خوبی کا خزینہ تھا۔ آپ ﷺ کے اَعضاے مبارکہ کی ساخت اِس قدر مثالی اور حسنِ مناسبت کی آئینہ دار تھی کہ اُسے دیکھ کر ایک حسنِ مجسم پیکرِ انسانی میں ڈھلتا دکھائی دیتا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے حسین سراپا کی مدح میں ہر وقت رطبُ اللّسان رہتے تھے۔ اُن کی بیان کردہ روایات سے واضح ہوتا ہے کہ حسنِ ساخت کے اِعتبار سے آپ ﷺ کے جسدِ اَطہر کی خوبصورتی اور رعنائی و زیبائی اپنی مثال آپ تھی۔

اِس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اِسی حسین سراپا کو آپ ﷺ کے اَعضاے جسمانی کی ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔ اندازِ بیان سادہ اور یوں مترتب ہے کہ پڑھنے والا یہ محسوس کرے گا کہ گویا آپ ﷺ کا حسین سراپا اُس کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

۳۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے خصائلِ مبارکہ

(اَلْأَنْوَار فِي خِصَالِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ ﷺ)

حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی کا ہر پہلو اپنے اندر اَعلیٰ معیار کی خوبصورتی لیے ہوئے ہے۔ آپ ﷺ کے اَخلاقِ کریمانہ اور شمائلِ مقدّسہ کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کے ذاتی خصائل اور عاداتِ مبارکہ بھی انتہائی اعلیٰ اور نفیس تھیں۔

آپ ﷺ کی عاداتِ مبارکہ میں ہر وقت مسکرانا، چلنے میں تواضع اختیار فرمانا، لباس اور کھانے پینے میں نفاست اور سادگی اختیار فرمانا، داڑھی مبارک و موئے اَقدس کو اِنتہائی خوبصورتی اور تراش خراش کے ساتھ سنوار کر رکھنا، خوشبو اِستعمال فرمانا وغیرہ شامل ہیں۔

آپ ﷺ کا حسنِ معاشرت، گھریلو اُمور کی انجام دہی، آپ ﷺ کے پیکرِ شرم و حیاء اور جود و سخا ہونے، نیز آپ ﷺ کے روز مرّہ کے معمولات اور عادات مبارکہ کا تذکرہ اس کتاب میں کیا گیا ہے۔ قاری ان عاداتِ مبارکہ کا مطالعہ کر کے آپ ﷺ کے اُسوہ حسنہ کو اپنی زندگی میں اختیار کرنے کی سعی کر سکتا ہے۔

۴۔ جامع کلماتِ نبوی ﷺ

(اَلْمَحْصُوْل فِيْ جَوَامِعِ كَلِمِ الرَّسُوْلِ ﷺ)

حضور نبی اکرم ﷺ کو اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ سے خصوصی اِمتیازات عطا ہوئے، جنہیں آپ ﷺ کے خصائص مبارکہ کہا جاتا ہے۔ ان خصائص میں سے آپ ﷺ کا مختصر اور جامع کلمات میں حکمت و معانی کے جہاں بیان کر دینا بھی شامل ہے۔ ان کلمات کو جوامع الکلم کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے خصائص بیان کرتے ہوئے خود فرمایا کہ مجھے بارگاہِ الٰہی

سے یہ جوامع الکلم خصوصی طور پر عطا کیے گئے ہیں۔

اِس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے انہی جوامع الکلم میں سے منتخب کلمات کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ کلمات قاری کو زندگی کے ہر شعبہ میں راہ نُمائی فراہم کریں گے۔ ان کلمات کے مطالعہ سے جہاں قاری حضور نبی اکرم ﷺ کے حسنِ کلام اور عربی زبان و ادب کی چاشنی سے مستفید ہوگا، وہیں اُسے حکمت و دانش کے موتیوں سے آشنائی بھی ہوگی۔

اِس کتاب میں حضور نبی اکرم ﷺ کے جوامع الکلم سے منتخب 231 کلمات آپ ﷺ کے معجزانہ کلام کی شان کو واضح کرتے ہیں۔

۵۔ نبوتِ محمدی ﷺ کا آغاز کب ہوا؟

(اَلتَّذْكِرَةُ السَّنِيَّةُ فِي بَدْءِ النُّبُوَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ)

سال 2020ء میں منظرِ عام پر آنے والی شیخ الاسلام کی پانچویں کتاب کا عنوان ہے ''نبوتِ محمدی ﷺ کا آغاز کب ہوا؟'' حضور سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت و عقیدت اور آپ ﷺ کی عزت و تکریم، عفت و عصمت اور حرمت کی پاس داری ایمان کا جزوِ لاینفک ہے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عصمت کا عقیدہ رکھنا ضروریاتِ دین میں سے ہے اور اس میں کسی بھی قسم کی جھول ایمان کے لیے خطرناک ہوسکتی ہے۔

عقیدۂ رسالت ﷺ کے باب میں یہ کتاب ایک ناگزیر اِضافہ اور فقید المثال تصنیف ہے۔ اِس علمی و تحقیقی کتاب کا اُسلوب نہایت عمدہ، سادہ اور عام فہم ہے۔ اِس کتاب کے ضخیم مقدمہ میں وجودِ نبوی کی ابتداء اور تخلیق کے مراحل کو نہایت مدلل انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز قرآن و حدیث اور آثارِ ائمہ کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے کہ تخلیق کے اِعتبار سے بھی حضور نبی اکرم ﷺ ہی شانِ اَوّلیت کے حامل ہیں۔ اِسی طرح عالمِ اَرواح میں میثاقِ انبیاء علیہم السلام کے موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ کی نبوت کا اِعلان کرکے تمام اَنبیاء کرام علیہم السلام سے آپ ﷺ کی نبوت پر ایمان لانے کا پختہ عہد لیا گیا تھا جس سے آپ ﷺ کی نبوت کی تقدیم اور اَوّلیت ثابت ہوتی ہے۔ یوں سلسلۂ نبوت کے اَوّل و آخر میں آپ ﷺ ہی ہیں۔

اس موضوع پر بھی سیر حاصل بحث ہے کہ عالمِ بشریت میں خاتم الانبیاء ہونے کا شرف بھی آپ ﷺ کو ہی عطا ہوا ہے۔

کتاب کے آخری باب میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کی عصمت اور حفاظت کا ذمہ خودلیا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ بعثتِ مبارکہ سے قبل بھی اُسی طرح زمانۂ جاہلیت کے جملہ معائب، نقائص اور آلائشوں سے محفوظ اور معصوم تھے، جس طرح بعثت مبارکہ کے بعد۔

۶۔ سلسلہ تعلیماتِ اِسلام: 13

دعوت وتبلیغِ دین میں خواتین کا کردار

شیخ الاسلام کی کتب کے معروف سلسلہ تعلیماتِ اِسلام کی 13ویں کتاب: دعوت و تبلیغِ دین میں خواتین کا کردار 2020ء میں طبع ہوکر منظر عام پر آئی۔ یہ کتاب دعوت و تبلیغِ دین کی خدمت سر انجام دینے والوں کے لیے بالعموم اور بناتِ اِسلام کے لیے بالخصوص ایک نادر تحفہ ہے۔ اِس کتاب کی اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ ماہِ اکتوبر 2020ء میں MPhil اور PhD اسکالرز سے ہونے والا شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کا خصوصی خطاب ''دورِ حاضر میں دعوتِ دین کے تقاضے اور داعی کے اَوصاف'' بھی اِس کتاب میں سوالاً جواباً شامل کیا گیا ہے۔

اِس کتاب میں دعوت و تبلیغِ دین سے متعلق بیان کردہ اَہم اور منفرد موضوعات کا اِجمالی خاکہ کچھ یوں ہے:

☆ دعوت و تبلیغِ دین کا شرعی حکم اور اِس کے تقاضے کیا ہیں؟

☆ داعی/داعیہ کے لازمی اَوصاف کیا ہیں؟

☆ داعی/داعیہ اپنے مخاطبین کی نفسیات کا جائزہ کس طرح لیں؟

☆ کیا دعوت و تبلیغِ دین کرنے میں عورت کا درجہ مرد کے برابر ہے؟

☆ حضور نبی اکرم ﷺ نے مؤثر دعوت و تبلیغ کے لیے کیا ذرائع اِختیار فرمائے؟

☆ تاریخِ اِسلام میں خواتین کا دعوت و تبلیغِ دین میں کیا کردار رہا ہے؟

☆ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خواتین کی دینی تربیت میں کیا کردار ادا کیا؟

☆ منہاج القرآن ویمن لیگ (MWL) دعوت و تبلیغِ دین میں کیا کردار ادا کر رہی ہے؟

☆ فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ (FMRi) کا شعبۂ خواتین دعوت و فروغِ دین میں کیا کردار ادا کر رہا ہے؟

☆ مختلف ذہنی سطح اور مختلف پسِ منظر رکھنے والی خواتین کو دعوتِ دین کیسے دی جائے؟

☆ محلّہ یا یونٹ کی سطح پر داعیہ دعوتِ دین کا کام کیسے سرانجام دے؟

۷۔ سلسلہ تعلیماتِ اِسلام: 9

نکاح اور طلاق (نظرِ ثانی و اِضافہ جات شدہ ایڈیشن)

شیخ الاسلام کی کتب کے معروف سلسلہ تعلیماتِ اِسلام کی 9 ویں کتاب ''نکاح اور طلاق'' کا نظرِ ثانی و اِضافہ جات شدہ ایڈیشن دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ 2020ء میں طبع ہوا۔ اِس کتاب کے مطالعہ سے آپ جان سکیں گے کہ:

☆ شادی کا اِسلامی طریقہ کیا ہے؟

☆ جہیز کی شرعی حیثیت کیا ہے اور یہ کتنا ہونا چاہیے؟

☆ کیا اِسلام میں پسند کی شادی (love marriage) کرنا جائز ہے؟

☆ کیا کورٹ میرج (court marriage) کرنا جائز ہے؟

☆ رضاعت کتنی عمر تک ثابت ہوتی ہے؟

☆ طلاق دینے کا شرعی طریقہ کیا ہے؟

☆ وصیت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

☆ وارث کو میراث سے محروم کرنا کیسا ہے؟

☆ والدین کا نفقہ کس کے ذمہ ہے؟

اِس کتاب کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ محترمہ ڈاکٹر غزالہ حسن قادری کے Ph.D مقالہ ''پاکستان میں قانونِ خلع میں اِصلاحات'' سے ضروری مواد خلع کے باب میں شامل کیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام کی نئی آنے والی کتب کا اِجمالی جائزہ

شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے بے پایاں صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ آپ کو طیِّ زمانی اور طیِّ مکانی کا فیضِ وافر عطا ہوا ہے۔ اِسی فیض کا اثر ہے کہ آپ نے بیک وقت تصنیف و تالیف کے کئی پراجیکٹس شروع کیے ہوتے ہیں اور سب پر یکساں توجہ سے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ دروس و خطابات اور عالمی سطح پر تحریک کے معاملات کو ڈیل کرنا بھی ساتھ ساتھ جاری رہتا ہے۔ اس فیضِ وافرہ کا اِدراک اُس وقت ہوتا ہے کہ جب ہم آپ کے جاری پراجیکٹس پر نظر دوڑاتے ہیں۔ اِس وقت جاری پراجیکٹس میں سے چند ایک کے عناوین ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

١. اَلْمُقَدِّمَة فِي التَّفْسِيْر وَعُلُوْمِ الْقُرْآن

٢. اَلْفُتُوحَاتُ الْمَدَنِيَّةُ (تفسير القرآن)

٣. اَلدُّرَر فِي فَضَائِلِ وَمَطَالِبِ السُّوَر

٤. جَامِعُ الْأَحْكَام مِنْ أَحَادِيْثِ خَيْرِ الْأَنَام ﷺ

(قسم العبادات:الأدلة الحنفية من الأحاديث النبوية)

٥. شَرْحُ مُخْتَصَرِ السُّنَّة

٦. جَامِعُ السُّنَّة فِيْمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ آخِرُ الْأُمَّة

(Encyclopaedia of Sunna)

٧. مُسْنَدُ الْإِمَامِ عَلِيّ علیہ السلام

٨. مُخْتَصَرُ الْجَامِعِ الْكَبِيْر

٩۔ موسوعة علوم الحديث

(اُصولِ حدیث پر مشتمل یہ موسوعہ 11 مختلف کتب پر مشتمل ہوگا)

١٠۔ الموسوعة القادرية

(عربی زبان میں ایک ضخیم اِنسائیکلوپیڈیا جس میں ہر موضوع پر مواد شامل ہوگا۔)

١١۔ كَأَنَّكَ تَرَاهُ ﷺ (دیکھو سرکار ﷺ کیسے ہیں!)

(اس میں 12 سے زائد موضوعات شامل ہوں گے۔)

علاوہ ازیں اُصول الدین، تصوف اور اِصلاحِ اَحوال کے موضوعات پر کئی کتب زیرِ ترتیب ہیں۔ بیشتر کتب کے انگریزی تراجم جاری ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس علم کا ایک بحرِ بیکراں موجزن ہے جو باذنہٖ و بتوفیقہٖ تعالیٰ مستقبل قریب میں اُمت کی سیرابی کے لیے دستیاب ہوگا۔

❁❁❁❁❁

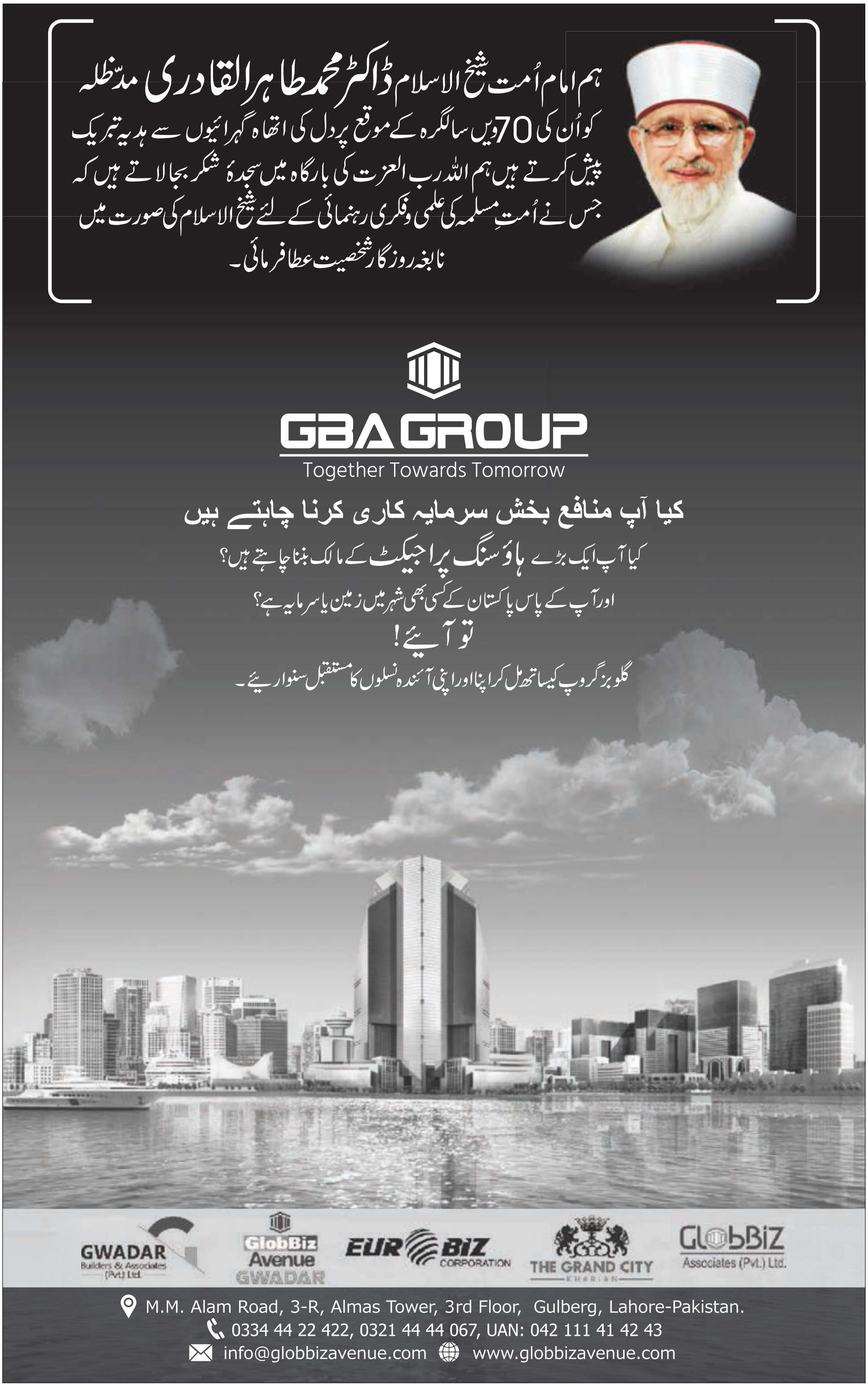
ہم امام اُمت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ
کو اُن کی 70ویں سالگرہ کے موقع پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ہدیہ تبریک
پیش کرتے ہیں ہم اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدۂ شکر بجالاتے ہیں کہ
جس نے اُمتِ مسلمہ کی علمی وفکری رہنمائی کے لئے شیخ الاسلام کی صورت میں
نابغہ روزگار شخصیت عطا فرمائی۔
GBA GROUP
Together Towards Tomorrow
کیا آپ منافع بخش سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں
کیا آپ ایک بڑے ہاؤسنگ پراجیکٹ کے مالک بننا چاہتے ہیں؟
اور آپ کے پاس پاکستان کے کسی بھی شہر میں زمین یا سرمایہ ہے؟
تو آیئے!
گلوبز گروپ کیساتھ مل کر اپنا اور اپنی آئندہ نسلوں کا مستقبل سنواریئے۔
GWADAR Builders & Associates (Pvt.) Ltd.
GlobBiz Avenue GWADAR
EURO BIZ CORPORATION
THE GRAND CITY KHARIAN
GlobBiz Associates (Pvt.) Ltd.
M.M. Alam Road, 3-R, Almas Tower, 3rd Floor, Gulberg, Lahore-Pakistan.
0334 44 22 422, 0321 44 44 067, UAN: 042 111 41 42 43
info@globbizavenue.com www.globbizavenue.com

جدید ذرائع ابلاغ اور شیخ الاسلام کا ویژن

آپ نے تحریر و تقریر، تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا انٹرنیٹ اور عصری ذرائع ابلاغ کو ذریعہ دعوت و تبلیغ بنایا

منہاج القرآن پاکستان کی واحد دینی و اصلاحی تحریک ہے جس نے سب سے پہلے اپنی ویب سائٹ قائم کی

ثناء اللہ طاہر

قرآن کریم میں ذرائع ابلاغ یا میڈیا کا مفہوم ادا کرنے کے لیے دعوت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ دعوت بلیغ ترین اور بے مثل تعبیر ہے جو نہ صرف اپنے دامن میں جامعیت، ہمہ گیریت اور عالمگیریت کو لیے ہوئے ہے بلکہ جملہ ذرائع ابلاغ کے استعمال کو بھی محیط ہے۔ یہ دعوت محض پیغام رسانی یا متعین و محدود افراد تک ندا پہنچانا نہیں بلکہ اس میں قبولیت و مؤثریت کی صفت کا ہونا بھی لازم ہے تاکہ دعوت کو کامیابی بھی مل سکے۔

دعوتِ دین کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں:

۱۔دعوتِ عامہ ۲۔دعوتِ خاصہ

دعوتِ عامہ کا مفہوم یہ ہے کہ ہر مسلمان جو کسی بھی دوسرے مسلمان کو خیر، نیکی، فلاح اور بھلائی کی طرف بلاتا ہے وہ دعوت کا فریضہ انجام دے رہا ہے۔ دعوتِ عامہ کے لیے داعی کی کوئی مخصوص شرائط نہیں ہیں، اُمتِ محمدیہ کا ہر فرد اپنے علم، تفہیم اور صلاحیت کے مطابق داعی ہے اور دعوتِ دین سرانجام دیتا ہے۔

دعوت کی دوسری قسم دعوتِ خاصہ دراصل امتِ مسلمہ کی انفرادیت ہے۔ اسی بنا پر اس کی انجام دہی کے لیے ایک ایسی جماعت مطلوب ہے جو علومِ دینیہ میں راسخ ہو، مخاطبین کی ذہنی سطح، دعوت کی نزاکتوں اور اپنے عصری تقاضوں سے واقف ہو اور اپنی زندگی دعوت کے امر میں وقف کرنے کا جذبہ رکھتی ہو۔ دین کی تعلیم و تفہیم، تبلیغ و ارشاد اور اصلاحِ احوال کی دعوت دعوتِ خاصہ کہلاتی ہے۔

عملِ دعوت کے تین تقاضے

قرآنِ مجید نے دعوت کے طریقہ کار کی وضاحت درج ذیل آیت میں یوں فرمائی ہے:

ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ. (النحل،۱۶:۱۲۵)

’’(اے رسولِ معظّم!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجئے جو نہایت حسین ہو۔‘‘

اس آیتِ مبارکہ میں دعوت کا اولین اصول یہ بیان کیا گیا ہے کہ دعوت کی سمت اللہ کی طرف ہو، یعنی دعوت میں اخلاص اور للّٰہیت ہو۔ مذکورہ آیت مبارکہ میں جن تقاضوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

۱۔دعوت بالحکمت ۲۔موعظہ حَسنہ ۳۔جدالِ احسن

(۱) دعوت بالحکمت

دعوت بالحکمت کا مطلب یہ ہے کہ داعی اپنے مدعو کی ذہنی سطح، ماحول اور اُس کے اوپر اثر انداز ہونے والے عوامل، قلبی کیفیت اور نفسیاتی صورت حال کو اچھی طرح سمجھے کہ وہ کیوں بھٹکا ہوا ہے؟ اُس کا سبب کیا ہے؟ کیا چیز اِس پر اثر انداز ہو رہی ہے؟ داعی کو چاہیے کہ مدعو کے فہم اور عقل کے مطابق اُسے اس انداز سے دعوت دے کہ اُس کے دل و دماغ پر ہونے والے سابقہ اثرات زائل ہوجائیں اور وہ راہِ ہدایت کی طرف کھنچا چلا آئے۔ اُسے خبر اور احساس ہوجائے کہ وہ جہالت کی تاریکی میں تھا اور یہ دعوتِ حق ہے۔ اس کے بعد داعی معمولی

چیزوں کے بجائے جو اس کے لیے زیادہ اہم ہیں، ان کی حکمت کے ساتھ تدریجاً دعوت دے تاکہ اس میں طلب اور خواہش مزید بڑھے۔ یہ دعوت کے عمل میں حکمت کا بنیادی پہلو ہے۔

حکمت میں یہ بھی شامل ہے کہ داعی مخاطب کی ضرورت کو سامنے رکھے۔ قرآن مجید میں ہے کہ اللہ رب العزت نے جتنے انبیاء کو بھیجا، اُس قوم کی زبان میں بھیجا:

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ.

اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کے لیے (پیغامِ حق) خوب واضح کر سکے۔ (ابراہیم، ۱۴: ۴)

زبان سے مراد صرف لغت و ادب اور زبان و بیان نہیں، بلکہ لسان کے معنٰی میں بڑی وسعت ہے، یہاں مراد یہ ہے کہ جس نبی کو کسی قوم میں مبعوث فرمایا، اُن کی نفسیات، ادبی زبان، شعور، معاشرت اور اس دور کے تقاضوں سے آراستہ کرکے بھیجا۔

(۲) موعظہ حسنہ

جب داعی کا مخاطب عام آدمی ہو جسے سائنس، فلسفہ اور منطقی موضوعات سے غرض نہ ہو بلکہ اس پر جذبات کی بات اثر کرتی ہو تو ایسی صورت میں داعی موعظہ حسنہ کے اصول پر دعوت دے گا۔ یعنی داعی مدعو کو اچھی، عمدہ اور موثر نصیحت کے ساتھ اس طرح دعوت دے کہ اس کی بات نہ صرف مخاطب کے دل پر اثر انداز ہو بلکہ اس کے جذبات اور اَحوال کو بھی بدل دے۔

(۳) جدالِ احسن

دعوت کے عمل میں کئی بار داعی کا مخاطب وہ طبقہ ہوتا ہے جو دین سے بُغض رکھتا ہے، جو دین کی دعوت کے خلاف ہے اور نصیحت کی بات نہیں سننا چاہتا۔ اس طبقے کو دعوت دینے کے لیے قرآن مجید فرماتا ہے:

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ. (النحل، ۱۶: ۱۲۵)

اور ان سے بحث (بھی) ایسے انداز سے کیجیے جو نہایت حسین ہو۔

اس طبقے کے ساتھ داعی عمدہ انداز کے ساتھ جدال (debate) کرے۔ مذکورہ آیت مبارکہ کے الفاظ ''بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ'' سے مراد بھی یہی ہے کہ صرف عمدہ طریقے سے نہیں بلکہ نہایت ہی اَحسن طریقے کے ساتھ مخالف سے بات کی جائے۔ کیونکہ قرآن مجید نے داعی کے لیے شرط لگا دی کہ جب وہ مخالف سے بات کرے تو اُس کو نہ تو للکارے، نہ جھگڑے کے انداز میں بات کرے، نہ اُس پر تہمت لگائے، نہ فتویٰ بازی کرے، نہ اُس کی تذلیل وتحقیر کرے، نہ اُسے اسلام سے خارج کرے۔ اگر وہ غیر مسلم ہے تو بات کا آغاز یہاں سے نہ کرے کہ تم کافر ہو، مشرک ہو، تم تو سیدھے جہنم میں جاؤ گے، بلکہ ایسے افراد کے ساتھ بات کرنے کا انداز اور سلیقہ بھی قرآن مجید ہمیں سکھاتا ہے اور وہ جدالِ احسن ہے کہ ایسے افراد سے صرف اچھے طریقے سے نہیں بلکہ بہت ہی اچھے طریقے سے، صرف عمدہ طریقے سے نہیں بلکہ بہت ہی عمدہ طریقے سے، صرف پیار بھرے انداز سے نہیں بلکہ بہت ہی پیارے انداز سے دعوت دی جائے۔

دعوت کی مؤثریت کیونکر ممکن ہے؟

یاد رکھیں! دعوت میں مسلسل جدوجہد، حرکت اور زندگی کا مفہوم شامل ہے اور فکری ونظریاتی اور اصلاحی و انقلابی تحریکوں کی زندگی میں دعوت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ تحریکوں کی ناکامی اور کامیابی کا انحصار بہت حد تک دعوت کی مؤثریت و غیر مؤثریت پر ہوتا ہے۔ دعوت کی مؤثریت کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ذرائع جدید اور جاذب ہوں، اس کے برعکس فرسودہ و دقیانوسی ذرائع بہت دلکش پیغام کو بھی غیر مؤثر بنا دیتے ہیں۔

اسلام ایک عالمگیر اور تا قیامت باقی رہنے والا دین ہے، اس لیے وقت کے ساتھ بدلتے ہوئے حالات کے نشیب وفراز، تہذیب وتمدن کا عروج و زوال اور معاشرے کے طرزِ زندگی کا سدھار و بگاڑ اس کو متاثر نہیں کرسکتا۔ اسلام جدید آلات و انکشافات کا استقبال کرتا ہے۔ یہ اشیاء میں جدت کو بلاتدبر و تفکر ممنوع قرار دیتا ہے اور نہ جدید سہولیات کا یک لخت انکار کرتا ہے بلکہ تعلیماتِ اسلام جدید سہولیات کے استعمال کی اخلاقی وشرعی حدود کا تعین کر کے ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔

دورِ حاضر سائنسی انکشافات و ایجادات کا دور ہے۔ انیسویں اور بیسویں صدی میں مغرب نے اخبار، ریڈیو، ٹیلی

ویژن، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا جیسے جدید ذرائع ابلاغ ایجاد کیے جنھوں نے انسانی زندگی میں کئی انقلابات بپا کر دیے۔ بدقسمتی سے یہی دو صدیاں مسلمانوں کا مشکل ترین دور تھا۔ اہلِ مغرب نے اپنی سائنسی ایجادات، نت نئی تخلیقات اور مادی ترقی سے ایک طرف صنعت و حرفت اور ضرب و حرب کے اصول بدل دیے اور دوسری طرف پورے عالمِ اسلام پر سیاسی غلبہ حاصل کر کے انہی جدید ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لاکر اسلامی عقائد میں تحریف وتشکیک کی کوششیں شروع کر دیں۔

ذرائع ابلاغ اخلاقی بے راہ روی، فحاشی و عریانی اور اسلام کے حسین وجمیل چہرے کو مسخ کرنے کے لیے استعمال ہونے لگے۔ اہلِ اسلام کے لیے یہ صورتحال بڑی مشکل تھی۔ وہ اس صورتحال میں مغرب کی ہر نئی ایجاد کو شک کی نگاہ سے دیکھتے اور اس کے استعمال سے گریز کرتے۔ برصغیر کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ اہلِ مذہب نصف صدی تک لاوڈ سپیکر کی ایجاد کو قیامت کی نشانی قرار دے کر اس کے استعمال پر کفر کا فتویٰ جاری کرتے رہے، کیونکہ لاوڈ سپیکر مغرب کی ایجاد تھا۔ مساجد میں لاوڈ سپیکر کے استعمال کی شدت سے مخالفت کی گئی۔ کیمرا، تصویر، ویڈیو، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ممانعت کے فتاویٰ تو ماضی قریب میں بھی دیکھنے کو ملتے رہے ہیں۔

یہ علماء اگرچہ خلوصِ نیت کے ساتھ اخلاقی بے راہ روی اور فحاشی و عریانی روکنے کے لیے فتاویٰ جاری کر رہے تھے، مگر اس بات کا ادراک نہیں کر پائے کہ زمانہ چال قیامت کی چل گیا۔ انہیں احساس نہیں تھا کہ جدید ذرائع ابلاغ کے منفی استعمال اور فواحشات کے پیشِ نظر اس پر کفر کا فتویٰ لگانے سے فحاشی و عریانی کے سیلاب کے آگے بند نہیں باندھا جاسکتا، ٹیلی ویژن توڑنے کی ترغیب دینے سے اخلاقی بگاڑ سدھار میں نہیں بدل جائے گا، انٹرنیٹ کا استعمال ممنوع قرار دینے سے نسلِ نُو اس کا استعمال ترک نہیں کرے گی بلکہ اس اخلاقی بگاڑ، اس منفی استعمال اور اس فحاشی کے خاتمے کے لیے انہی جدید ذرائع ابلاغ کو دعوتِ دینِ حق اور اسلام کی حقیقی، اجلی اور خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے استعمال کرنا ہوگا۔ روز مرہ کی ایجادات و انکشافات کو اچھوت سمجھ کر ان سے گریز کرنے یا کہیں ایسا نہ ہوجائے، کہیں ویسا نہ ہوجائے کے وہم میں گھِرے رہنے سے سوائے افسوس کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

دعوتِ دین کے فروغ میں شیخ الاسلام کا منفرد کردار

1980ء میں تحریکِ منہاج القرآن کا آغاز ہوا۔ یہ دور وہ تھا جس میں مذہبی اجارہ دار عامۃ الناس کو مذہب کی من پسند تعبیر دے رہے تھے۔ دینی دعوت اور اصلاحِ احوال کا کام کرنے والوں کا سارا انحصار قرآن و سنت کے قوی دلائل کی بجائے ترنم، شاعری اور خوش آوازی پر قائم تھا۔ مذہبی اجارہ داروں کی پیش کردہ دینی تعبیر اس قدر غیر جاذب اور روکھی تھی کہ جدید تعلیم یافتہ نوجوان ان کاروباریوں کے کردار و احوال سے متنفر ہو کر دین سے ہی بیزار ہو رہے تھے۔ ان حالات میں قائدِ تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنی دعوت کا آغاز سلسلہ دروسِ قرآن سے کیا جو کہ عام روایتی انداز سے بالکل ہٹ کر تھا۔ آپ کے دروس علمی اعتبار سے قرآن و حدیث کے دلائل سے مزّین اور روحانی چاشنی سے بھرپور ہوتے تھے۔ جدید سائنسی حوالے سے دین کی تشریح وتعبیر اور دل میں اتر جانے والے اندازِ بیان نے پڑھے لکھے احباب کو بالعموم اور نوجوان نسل کو بالخصوص متاثر کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے بہت کم عرصہ میں یہ دعوت کوبہ کو پھیلنے لگی اور لوگ جوق در جوق تحریک میں شمولیت اختیار کرنے لگے۔

آج سے 40 سال قبل تحریک منہاج القرآن کا قیام عمل میں لایا گیا تو اس کا اولین فریضہ دعوتِ دینِ حق قرار پایا۔ تحریک کے عناصرِ خمسہ کی روشنی میں اس کا عملِ دعوت درج ذیل چار نکات پر مشتمل ہے:

۱۔ فکرِ آخرت، اصلاحِ باطن اور رضائے الٰہی کا حصول
۲۔ ایمان وعقیدہ کا تحفظ اور عشقِ رسالت ﷺ کا فروغ
۳۔ عصرِ حاضر میں اسلام کی تعبیرِ نو
۴۔ اقامتِ دین کی دعوت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری تحریک منہاج القرآن کے آغاز کے اولین دن سے ہی اپنے اِن دعوتی اہداف اور

احیائے اسلام، تجدیدِ دین، دعوت و تبلیغ اور فروغِ پیغامِ تحریک کے لیے دستیاب جملہ ذرائع ابلاغ کو نہایت ہی مہارت کے ساتھ استعمال کرتے آرہے ہیں۔ آپ نے روایتی اور دقیانوسی سوچ وفکر کے حاملین کی طرح سائنسی ایجادات کو دین کے پیغام کے فروغ کے منافی تصور نہیں کیا بلکہ آپ نے ان جملہ ایجادات کو ایک Tool (آلہ/ ذریعہ) سمجھا جو بذاتِ خود برے نہیں بلکہ ان کا استعمال انہیں اچھا یا برا بناتا ہے۔

ذیل میں اسلامی تعلیمات کے فروغ کیلئے جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال کے حوالے سے شیخ الاسلام کے کردار، Vision اور Approach کے چند گوشے نذرِ قارئین ہیں:

(۱) خطابات کی ریکارڈنگ

80ء کی دہائی میں شیخ الاسلام کی مؤثر دعوت اور اس کی قبولیت نے حاسدین اور دقیانوس طبقے کو پریشانی میں مبتلا کر دیا۔ ایک طرف ویڈیو اور کیمرے کی حرمت کے فتوے لگا کر عوام کو آپ سے بدظن کرنے کی کوششیں کی جا رہی تھیں تو دوسری طرف کردارکشی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا جاتا۔ یہاں تک ان علماء کو تحریک منہاج القرآن کے پروگرامز میں شرکت کی دعوت دی جاتی تو ان کی شرط ہوتی تھی کہ پروگرام میں ویڈیو کیمرا نہ لایا جائے۔ اس شدید مخالفت اور دقیانوسیت کے باوجود شیخ الاسلام کے خطابات کی آڈیو اور ویڈیو ریکارڈنگ جاری رکھی گئی۔ شیخ الاسلام کے خطابات کی ریکارڈنگ کا باقاعدہ آغاز 1982ء میں ہوا اور منہاج پروڈکشنز کے نام سے مرکز پر نظامت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ منہاج پروڈکشنز کی ذمہ داری شیخ الاسلام کے خطابات کی آڈیو ریکارڈنگ، ویڈیو ریکارڈنگ، ایڈیٹنگ، تمام خطابات کی ماسٹر کاپیز کی تیاری، حفاظت اور خطابات ریلیز کرنا تھا۔ اس شعبے نے قائدِ تحریک کی ماہ و سال کی کاوشوں اور خطابات کا ریکارڈ آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کیا اور آج الحمدللہ شیخ الاسلام کے ہزاروں خطابات کا ریکارڈ موجود ہے۔

(۲) رسائل کا اجراء

الیکٹرانک میڈیا کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دینی اقدار و تعلیمات کے فروغ میں پرنٹ میڈیا کی اہمیت و ضرورت اور تقاضوں کے پیشِ نظر رسائل و جرائد کا بھی آغاز فرمایا۔ اس ضمن میں دو رسائل کا اجراء کیا گیا:

1۔ ماہنامہ منہاج القرآن 2۔ ماہنامہ دخترانِ اسلام

ماہنامہ منہاج القرآن کا اجراء اپریل 1987ء اور ماہنامہ دختران اسلام کا اجراء 1992ء میں کیا گیا ہے۔ یہ دونوں شمارے پاکستان کے کثیرالاشاعت جرائد میں شامل ہیں جن کی اشاعت ہزاروں میں ہے اور اپنی اشاعت کے اولین دن سے لے کر آج تک بلا انقطاع شائع ہورہے ہیں۔ ماہنامہ منہاج القرآن اور ماہنامہ دخترانِ اسلام تحریک منہاج القرآن کے علمی و تحقیقی جرائد کی ویب سائٹ www.minhaj.info پر پی ڈی ایف، تصویری اور تحریری روپ میں بھی شائع کیے جاتے ہیں۔ اس ویب سائٹ پر 2003ء سے اب تک شائع ہونے والے تمام شمارے استفادہ کے لیے دستیاب ہیں۔

(۳) منظّم رکنیت سازی

تحریک کی رفاقت و رکنیت کا آغاز تحریک کے قیام کے دن (17 اکتوبر 1980ء) سے ہی ہو گیا تھا، تاہم رفقاء و اراکین کو ایک جامع ڈیٹابیس کی مدد سے منظّم رکھنے اور تحریکی لٹریچر کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 1984ء میں نظامتِ ممبرشپ کا قیام عمل میں آیا۔ نوے کی دہائی سے نظامتِ ممبرشپ نے اپنا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا، بعد ازاں منہاج انٹرنیٹ بیورو نے اس نظامت کے لیے سافٹ ویئر تیار کیا جس کی مدد سے تحریک منہاج القرآن کی ممبرشپ کو منظّم کیا گیا ہے۔

(۴) تحقیق و تصنیف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دین اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ کے لیے جہاں الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا سے بھرپور استفادہ کیا وہاں تحقیق و تصنیف کے میدان میں بھی اپنا لوہا منوایا اور اس ضمن میں ہر قدم پر جدت کو مدنظر رکھا۔

80ء کی دہائی میں ہی اندرون و بیرونِ ملک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے خطبات، دروس اور لیکچرز کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ کافی بڑھ چکا تھا۔ اس علمی و تحقیقی اور فکری مواد کی

مستقل بنیادوں پر مطبوعہ صورت میں اشاعت کے لیے شیخ الاسلام کی زیرنگرانی 7 دسمبر 1987ء کو منہاج القرآن رائٹرز پینل کی بنیاد رکھی گئی اور بعد ازاں اس علمی و تحقیقی مرکز کو بانی تحریک کے والد گرامی فریدِ ملت حضرت ڈاکٹر فریدالدین قادری رحمۃ اللہ سے موسوم کرتے ہوئے فریدِ ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ (FMRi) کا نام دیا گیا۔ فریدِ ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے اسلام کے حقیقی پیغام کی تبلیغ و اشاعت اور تحریک منہاج القرآن کی فکر کی ترویج کے لیے جدید اندازِ تحقیق اپنایا اور نئی نسل کو بے یقینی، اخلاقی زوال اور ذہنی غلامی سے نجات دلانے کے لیے دورِ جدید کی ضروریات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی اشاعت کو اپنا اولین مقصد بنایا۔

اس کے مرکزی شعبہ جات میں شعبہ تحقیق و تدوین، ریسرچ ریویو کمیٹی، مرکزی لائبریری، شعبہ ترجمہ، شعبہ کمپوزنگ، شعبہ خطاطی، شعبہ مسودات و مقالہ جات، شعبہ ادبیات، دار الافتاء اور شعبہ تحقیقی تربیت شامل ہیں۔ ان شعبہ جات کے ریسرچ اسکالرز نے نہ صرف کئی اہم موضوعات پر تحقیقی مواد تیار کیا ہے بلکہ قائد تحریک کے مختلف دینی، سماجی، اقتصادی، سیاسی و سائنسی، اور اخلاقی و روحانی موضوعات پر فکر انگیز ایمان افروز خطابات کو کتابی صورت میں مرتب کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ جدید اسلوبِ تحقیق اورعصری تقاضوں کے عین مطابق اس شعبے کی وساطت سے اب تک 600 سے زائد علمی، تحقیقی اور فکری کتب شائع ہوچکی ہیں۔ شائع کردہ کتب www.minhajbooks.com پر پی ڈی ایف، تصویری، تحریری اور زِپ فارمیٹ میں استفادہ عام کے لیے مفت دستیاب ہیں۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ نے دورِ حاضر میں تحقیق کا نہ صرف انداز بدل دیا ہے بلکہ اس میں بے شمار آسانیاں بھی پیدا کی ہیں۔ فریدِ ملت ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے اِن جدید سہولیات سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ ہزارہا کتب کے مسودات کو ڈیجیٹل صورت میں محفوظ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق کے لیے آن لائن/آف لائن ڈیجیٹل لائبریریوں سے بھی استفادہ کیا جا رہا ہے جس کے لیے ریسرچ سکالرز کو باقاعدہ ٹریننگ دی جاتی ہے اور اس سلسلے میں شیخ الاسلام بھی ریسرچ سکالرز کی مسلسل رہنمائی کرتے ہیں۔ شیخ الاسلام کے کینیڈا میں 2005ء سے مستقل قیام سے لے کر اب تک ذخیرہ حدیث پر بہت جامع کام ہوا اور احادیث سمیت دیگر موضوعات پر کئی نادر کتب منصہء شہود پر آئیں۔ اس دوران شیخ الاسلام کی سکالرز کے ساتھ کئی کئی گھنٹے طویل ٹیلی فونک اور ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے میٹنگز ہوتیں اور آپ ہر کتاب کے سرورق سے لیکر پشتے تک ایک ایک چیز سے متعلق رہنمائی دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں کتب کے مسودات سکین کر کے بذریعہ ای میل شیخ الاسلام کو ارسال کیے جاتے ہیں اور آپ نظرِ ثانی کرکے واپس بھجواتے ہیں۔ اس طرح شیخ الاسلام نے تحقیق وتصنیف کے معاملے میں جدید ذرائع سے استفادہ کیا ہے۔

(۵) انٹرنیٹ سے استفادہ

بیسویں صدی کے دوسرے نصف سے ہی جدید ذرائع ابلاغ میں انٹرنیٹ کی اہمیت مسلّم ہوچکی تھی۔ انٹرنیٹ کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر شیخ الاسلام کی رہنمائی سے 1994ء میں تحریک منہاج القرآن کی مرکزی آرگنائزیشنل ویب سائٹ www.minhaj.org کے نام سے منظر عام پر آئی۔ یہ وقت وہ تھا جب پاکستان میں پڑھا لکھا طبقہ بھی انٹرنیٹ سے شناسا نہیں تھا۔ 1996ء میں اشاعتِ اسلام کی غرض سے کی جانے والی تحریک منہاج القرآن کی جملہ مساعی کو سائبر سپیس پر پیش کرنے کے لئے پاکستان میں واقع تحریک کے مرکزی سیکرٹریٹ میں باقاعدہ ایک شعبہ وجود میں آیا، جسے منہاج انٹرنیٹ بیورو کے نام سے موسوم کیا گیا۔ تحریک منہاج القرآن کی مرکزی آرگنائزیشنل ویب سائٹ www.minhaj.org کو کسی بھی آرگنائزیشن کی پہلی پاکستانی ویب سائٹ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو نے اس ویب سائٹ کو نئے تکنیکی تقاضوں کے مطابق از سر نو پروان چڑھانے کے ساتھ ساتھ بہت سی نئی ویب سائٹس موبائل فرینڈلی بھی لانچ کیں، جن میں ویب صارفین کے لئے بیش بہا نئی سروسز شروع کی گئیں۔ اس نئے لائحہ عمل سے جہاں عوام الناس کو تحریک کے پلیٹ فارم سے اسلام سے شناسائی کے گوناگوں مواقع ملے، وہاں ماہانہ لاکھوں کی

تعداد میں نئے ویب صارفین کا اضافہ بھی ہوا، جو کسی بھی پاکستانی نژاد ویب سائٹ کے لئے ایک اعزاز سے کم نہیں۔

تحریک کا پیغام عالمی سطح پر عام کرنے کے لئے جہاں انگریزی ویب سائٹس بنائی گئیں، وہیں پاکستان اور بھارت سمیت دنیا بھر کے اردو دان طبقے کو تحریک سے روشناس کرانے کے لئے ہر ویب سائٹ کا اردو ورژن بھی تیار کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں آن لائن دنیا میں یونیکوڈ اردو کے فروغ میں منہاج انٹرنیٹ بیورو کا کردار اہمیت کا حامل ہے۔

اس شعبے نے تحریک منہاج القرآن کی تنظیمی، تعلیمی و ادبی اور ادارہ جاتی ویب سائٹس کو نہ صرف ڈیویلپ کیا ہے بلکہ ان کی اپ ڈیٹنگ کا فریضہ بھی یہی شعبہ سرانجام دیتا ہے۔

(۶) ویب ٹی وی کا قیام

فروری 2003ء میں قائد ڈے کے مبارک موقع پر تحریک منہاج القرآن کی ملٹی میڈیا ویب سائٹ www.minhaj.tv کا قیام عمل میں آیا۔ اس ویب سائٹ پر شیخ الاسلام کے ہزاروں خطابات کی موجودگی اور ان کے لاکھوں ناظرین نے قائدینِ تحریک کی توجہ ایسا ویب ٹی وی چینل لانچ کرنے کی طرف دلائی جس پر شیخ الاسلام کے خطابات اور تحریکی سرگرمیاں نہ صرف براہ راست نشر کی جاسکیں بلکہ اس کی نشریات 24 گھنٹے جاری رکھی جائیں۔ چنانچہ 30 اپریل 2011ء کو تحریک منہاج القرآن کے ٹیلی ویژن چینل منہاج ٹی وی (www.minhaj.tv) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ منہاج ٹی وی کا افتتاح منہاج اسلامک سنٹر پیرس (فرانس) میں منعقدہ تقریب میں ہوا جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے براہِ راست خطاب کیا۔ اس ویب ٹی وی کی نشریات 24 گھنٹے چلتی ہیں اور شیخ الاسلام کے خطابات و تحریک منہاج القرآن کے پروگرامز براہ راست نشر کیے جاتے ہیں۔ ہر سال جامع المنہاج سے اعتکاف اور مینارِ پاکستان سے عالمی میلاد کانفرنس منہاج ٹی وی کے ذریعے ہی پوری دنیا میں نشر کی جاتی ہیں۔

(۷) ای لرننگ (E-Learning)

بیرون ملک مقیم مسلمانوں اور ان کے بچوں کو اسلامی علوم سے آراستہ کرنے کے لیے شیخ الاسلام کی رہنمائی میں فاصلاتی تدریسی پروگرام کا آغاز دسمبر 2009ء میں www.equranclass.com کی ویب سائٹ سے کیا گیا۔ اس شعبہ کے ذریعے بیرونِ ملک طلبہ و طالبات تحریک منہاج القرآن کے مرکز پر موجود ماہر اساتذہ سے آن لائن منسلک ہوکر علم و آگہی کا نور حاصل کرتے ہیں۔ 2017ء میں طالبات کے لیے www.femaletutor.com کے نام سے الگ کیمپس قائم کیا گیا ہے جس میں منہاج کالج برائے خواتین کی فاضلات تدریسی فرائض انجام دیتی ہیں۔ اس تدریسی پروگرام کے ذریعے ہونے والے کورسز میں ناظرہ قرآن کورس، تجوید و قرات کورس، عرفان القرآن کورس، ترجمہ قرآن کورس، حدیث لرننگ کورس، سیرت الرسول کورس، عقائد کورس، فقہ کورس، عربی قواعد کورس اور اردو زبان و ادب کورس شامل ہیں۔

(۸) ویڈیو کانفرنسنگ

21ویں صدی کے پہلے عشرے میں ویڈیو کانفرنس کی سہولت منظرِ عام پر آئی تو بانی تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بغیر کسی تذبذب کے اس سے استفادہ کا فیصلہ کیا۔ آپ بیرونِ ملک قیام کے دوران مرکزی عہدیداران اور مرکزی سٹاف سے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے میٹنگ کرتے۔ تحریک منہاج القرآن پاکستان کی اول اور شائد واحد تنظیم ہے جس نے عالمی ورکرز کنونشن (World-Wide Workers Convention) کا نہ صرف خیال متعارف کروایا بلکہ عملاً اس کی مثال بھی پیش کی۔ اکتوبر 2012ء میں ایسے ہی عالمی ورکر کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے پاکستان تشریف آوری کا اعلان کیا تھا جس کی مؤثریت کا اندازہ 23 دسمبر 2012ء کے عوامی استقبال کے جلسہ سے کیا جاسکتا ہے۔ اگست 2016ء میں تحریکِ قصاص کے عنوان سے پاکستان عوامی تحریک نے پاکستان کے سو سے زائد شہروں میں احتجاج کیے جن سے بذریعہ ویڈیو کانفرنس شیخ الاسلام نے خطاب کیا۔

پاکستان میں اور بیرونِ ملک تنظیم سازی اور مشاورت کے لیے مرکزی عہدیداران ویڈیو کانفرنس کا استعمال کرتے

ہیں۔ بیرونِ ملک مختلف اسلامک سنٹرز پر ویڈیو کانفرنس کے ذریعے منہاجینز کے خطابات کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔

(۹) سوشل میڈیا پیجز

تحریک منہاج القرآن نے دورِ جدید کے تیز ترین سمجھے جانے والے ذرائع یعنی سوشل میڈیا کو دعوتِ دین اور فروغِ مقاصدِ تحریک کے لیے استعمال کیا ہے۔ مرکزی سوشل میڈیا ٹیم ٹیوٹر، فیس بک، گوگل پلس، انسٹاگرام، وٹس ایپ، ساونڈ کلاوڈ، پنٹرسٹ، یوٹیوب، ویمیو، ڈیلی موشن اور فلکر سمیت ہمہ قسم سوشل میڈیا پر بنے تحریک اور قائدین تحریک کے آفیشل اکاونٹس پر باقاعدہ اپ ڈیٹس دیتی ہے۔ ماضی میں یہ شعبہ سوشل میڈیا کے استعمال اور اس کی اخلاقیات سے متعلق رضا کاران کو تربیت دینے کے لئے ورکشاپس کا انعقاد بھی کرتا رہا ہے۔ مرکزی سوشل میڈیا میں سے چند پیجز کے روابط درج ذیل ہیں:

Youtube:

www.youtube.com/DrQadri
www.youtube.com/DrHassanQadri
www.youtube.com/DrHussainQadri
www.youtube.com/MinhajulQuran
www.youtube.com/MinhajTVOfficial

Facebook:

www.facebook.com/TahirulQadri
w.facebook.com/DrHassanQadri
www.facebook.com/DrHussainQadri
ww.facebook.com/MinhajulQuran
www.facebook.com/PakistanAwamiTehreek

Twitter:

www.twitter.com/TahirulQadri
www.twitter.com/DrHassanQadri
ww.twitter.com/DrHussainQadri
www.twitter.com/MinhajulQuran
www.twitter.com/PATofficialPK

Official WhatsApp Groups

whatsapp.minhaj.tv

فہرست اہم مرکزی ویب سائٹس

تحریک منہاج القرآن کی جملہ مرکزی ویب سائٹس منہاج انٹرنیٹ بیورو کے زیرِانتظام ڈویلپ اور اپ ڈیٹ کی جاتی ہیں۔ چند اہم ویب سائٹس کے روابط درج ذیل ہیں:

www.minhaj.org
www.irfan-ul-quran.com
www.minhajbooks.com
www.minhaj.tv
www.welfare.org.pk
www.minhajsisters.com
www.pat.com.pk
www.minhaj.info
www.thefatwa.com

خلاصۂ کلام

بانی و سرپرستِ اعلیٰ تحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری بلاشبہ نابغہء روزگار اور مجددِ دین و ملت ہیں، جنہوں نے اپنی دعوتی و تنظیمی مساعی کی بنیاد روایتی فکر کی بجائے عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق جدید اسلوب پر رکھی۔ یہی وجہ ہے کہ جدتِ فکر و نظر تحریک منہاج القرآن کے خمیر میں شامل ہے۔ 80ء کی دہائی میں ہی شیخ الاسلام نے اس بات کا احساس کر لیا تھا کہ جدید ذرائع سے منہ موڑنے کی بجائے اسلام کی ترویج و اشاعت اور دعوتِ دین کے لیے ان ذرائع ابلاغ کو استعمال میں لانے کی اشد ضرورت ہے، کیونکہ اسلام دشمن قوتیں اس محاذ پر حملہ آور تھیں اور اہلِ مذہب اسے شجرِ ممنوعہ قرار دے کر اس سے گریزاں تھے۔ اسی احساس کے پیشِ نظر آپ نے تبلیغِ دین اور فروغِ تحریک کے لیے جدید ذرائع ابلاغ کا بھرپور استعمال کیا۔ بانی تحریک کی اسی جدت پسندی اور جدید سہولیات سے استفادہ نے تحریک منہاج القرآن کو عصرِ حاضر کی تحریکوں میں منفرد مقام دیا ہے۔

Administrator DHA Lahore, Brigadier Waheed Gull Satti Signed an Agreement with CEO of Value Associates Mian Zahid Islam for the Development of Value Green View Apartments in Sector G, Phase 5 DHA, Opp. LUMS

Visit us at: 66 Z Commercial Phase III DHA, Lahore

+92 42 111 150 150, +92 311 111 0888

Email us on: Valuegreenview@gmail.com

5 MARLA SMART HOMES

COMING SOON **At DHA XII (EX EME)**

منہاج کالج برائے خواتین لاہور

زیرسرپرستی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

زیرنگرانی: ڈاکٹر حسن محی الدین قادری پی ایچ ڈی (مصر)

پرنسپل: ڈاکٹر ثمر فاطمہ (پی ایچ ڈی۔ انگلینڈ)

منہاج کالج فار ویمن لاہور کی پرنسپل، جملہ سٹاف اور طالبات کی طرف سے
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو 70 ویں سالگرہ مبارک

SPRING SESSION

داخلہ جاری ہے

M.PHIL ISLAMIC STUDIES
کلاسز کا آغاز 19 مارچ 2021
ٹیسٹ وانٹرویو کی تاریخ: 20 فروری 2021

B.S English
B.S Islamic Studies
B.S Education
کلاسز کا آغاز 15 مارچ 2021

■ 2013ء ایف اے آرٹس (لاہور بورڈ) میں تیسری پوزیشن ■ سرکاری اداروں میں تعیناتی بذریعہ پبلک سروس کمیشن

منہاج کالج برائے خواتین (منہاج یونیورسٹی) نزد ہمدرد چوک ٹاؤن شپ لاہور

برائے رابطہ
Website: www.minhaj.edu.pk/mcw
Email:mcw@minhaj.edu.pk, unimcw@gmail.com
Tel: 04235116784-5,04235111013,0300-4160881

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ہم سرمایۂ امتِ مسلمہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو ان کی

70th 1951-2021ء

سال پر محیط بے مثال زندگی کے کامیاب سفر پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

پروفیسر محمد سلیم احمد چودھری

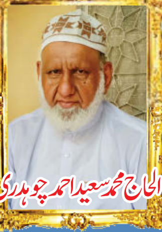

الحاج محمد سعید احمد چوہدری

متوازن و معتدل افکار کے فروغ کے لیے آپ کا کردار قابلِ صد ستائش ہے۔

حاجی محمد خان اینڈ سنز آئرن اینڈ سیمنٹ ڈیلر
جہلم میں بلڈنگ میٹریل کی سب سے قدیم فرم

چیئرمین انجمن تاجران ضلع جہلم۔ وائس چیئرمین چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز 054-4626604 نائب ناظم اعلیٰ تربیت تحریک منہاج القرآن (نگران نظامت تربیت)

''بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا''

اہم شخصیات کے شیخ الاسلام کے لئے مبارکبادی پیغامات

گورنر پنجاب چودھری محمد سرور، مولانا طارق جمیل، جاوید احمد غامدی، چودھری پرویز الٰہی ایس ایم ظفر، مجیب الرحمن شامی، حسن نثار، مبشر لقمان، اوریا مقبول جان، سہیل وڑائچ، خلیل الرحمن قمر اور سیاست، صحافت اور ثقافت کے شعبہ سے منسلک اہم شخصیات کا اظہار خیال

عبدالحفیظ چودھری

ا۔ محترم علامہ محمد امین شہیدی (چیئرمین اتحادِ اُمت)

جناب ڈاکٹر طاہر القادری اور اُن کی تحریک منہاج القرآن چالیس سالوں سے اسلام اور اُمتِ مسلمہ کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے۔ میں نے اِس تحریک کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ تعصّبات سے بالاتر ہو کر اسلام کی آفاقی تعلیمات کے فروغ کے لیے مسلم اُمہ کو جمع کر کے علمی اور فکری حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری نے احسن انداز میں خدمات سرانجام دی ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں اگرچہ شخصیات بڑی بڑی گزری ہیں لیکن کسی شخصیت کا ایسا کام جس میں علم، فکر، کلچر، روحانیت اور زندگی کے مختلف شعبوں کے حوالے سے مثبت خدمات نظر آئیں، اُن میں نمایاں ترین نام جناب پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کا ہے۔ اُن کا منہاج القرآن ہو یا پھر اُن کے باقی ادارے، یونیورسٹی ہو یا سکولوں کا سسٹم، تمام کام ظاہر کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک ویژن، جذبے اور مستقبل کی مکمل منصوبہ بندی کرتے ہوئے ان اُمور کو انجام دیا۔ اُن کی جملہ خدمات کسی قوم کی تعمیر اور ترقی کے حوالے سے اُن کو بہترین منزل تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

میں اِس موقع پر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کو اور اُن کے رفقاء کار کو مبارکباد بھی پیش کروں گا اور دعا گو بھی ہوں کہ اللہ اُن کو اور اُن کے رفقاء کار کو ہمیشہ کی طرح فرقہ وارانہ فضاء اور مسلکی تعصب سے بالکل بلند، عشقِ محمد ﷺ و آلِ محمد علیہم السلام اور نبی کریم ﷺ کے پاکیزہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے احترام کے ساتھ مسلم اُمہ کو ایک لڑی میں پرونے کے لیے جدوجہد جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ اُن کو لمبی عمر عطا فرمائے اور اِس عمر میں برکت عطا فرمائے۔

۲۔ محترم جاوید احمد غامدی (معروف مذہبی سکالر)

منہاج القرآن جیسے ادارے قومی اثاثہ ہوتے ہیں۔ یہ علم و تحقیق اور تعلیم و تعلّم کا ادارہ ہے۔ جہاں تک اِس ادارے کی ابتداء کا تعلق ہے تو یہ میرے سامنے ہوئی ہے۔ میں نے عہد بہ عہد اِس کو ترقی کرتے دیکھا ہے۔ قرآن مجید میں چالیس سال کی عمر پختگی کی عمر کہی جاتی ہے تو یہ ادارہ بھی اِس عمر کو پہنچ گیا ہے۔ اِس وقت عالمی سطح پر اِس کے مراکز قائم ہیں اور ہر جگہ ایک اعتدال و توازن کی فضا قائم رکھی گئی ہے۔ اِس کو فرقہ بندیوں سے بھی بالاتر رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر آپ لوگ ادارے میں جائیں، لوگوں سے ملیں، اُن کے ساتھ بات کریں تو آپ کو محبت اور شفقت کی فضا ملتی ہے۔ میرے اپنے گھر کے بالکل قریب منہاج القرآن کی مسجد ہے اور میں جمعہ کے لیے بالعموم اُسی مسجد میں جاتا ہوں۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ ہمیشہ اکرام سے پیش آتے ہیں، بڑی محبت کے ساتھ ملتے ہیں۔ وہاں پر آپ کو کسی فرقہ بندی کے اثرات نظر نہیں آتے۔ میں اِس کو ڈاکٹر طاہر القادری

صاحب کی ایک بڑی کامیابی سمجھتا ہوں۔

ہمارے ملک میں جس طریقے سے فرقے بنے ہوئے ہیں، جس طرح اپنی اپنی بنیادوں پر فخر کیا جاتا ہے، جس طرح دوسروں کی تقلید وتردید پر اپنے فکر کی بنیاد رکھتے ہیں، اس طرزِ عمل کو چھوڑ کر اعتدال اور توازن کے ساتھ لوگوں کو تعلیم دینا، اُن کی تربیت کرنا، اُن میں موافقت پیدا کرنا اور ایک پوری اُمت کی حیثیت سے اُن کو سامنے رکھنا، یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب نے یہ کام بڑی خوبصورتی کے ساتھ کیا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب وہ خود سیاست کی وادیوں میں نکلے تو اُس وقت بھی اُنہوں نے یہ کوشش کی کہ منہاج القرآن کو اِس سے الگ رکھیں۔

اگر یہ ادارہ اِس منزل پر پہنچ گیا ہے تو ہم سب کو ہدیہ تبریک پیش کرنا چاہیے اور دعا کرنی چاہیے کہ جس طرح اِس سے پہلے اِس اُمت میں اِس طرح کے بہت سے ادارے خدمات انجام دے رہے ہیں، یہ ادارہ بھی ایسے ہی یہ خدمات سرانجام دیتا رہے۔ جب اداروں کی ابتداء ہوتی ہے تو کسی ایک شخص کا غیر معمولی اثر بھی ہوتا ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اگر اداروں کا نظم اچھا ہو تو وہ قومی یا ملی ادارے بن جاتے ہیں۔ میں منہاج القرآن کے لیے بھی یہی دعا کرتا ہوں۔

۳۔ محترم پیر خواجہ غلام قطب الدین فریدی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ گڑھی شریف)

منہاج القرآن نے اپنے چالیس سالہ دور میں دن بہ دن ترقی کی منازل طے کیں۔ جناب مفکرِ اسلام ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب نے اپنی گراں قدر صلاحیتوں اور پوری جانفشانی کے ساتھ اِس کے لیے کام کیا ہے۔ ایک شعبہ نہیں بے شمار شعبے ہیں جن میں اُنہوں نے بڑی کامیابی کے ساتھ اپنے مقصد کو حاصل کیا۔ منہاج القرآن یونیورسٹی کو کامیاب کیا، متعدد کتب لکھیں اور تحریک منہاج القرآن کو چلایا۔ قدرت نے اُنہیں گفتگو کی اعلیٰ صلاحیت عطا فرمائی ہے۔ وہ کسی بھی موضوع پر گفتگو فرماتے ہیں تو بڑی بست کے ساتھ اُس پر گفتگو فرماتے ہیں اور اُن کی باتیں دل میں اُتر جاتی ہیں۔ قدرت نے اُنہیں بے شمار صلاحیتوں اور منفرد مقام سے نوازا ہوا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں اِس طرح کا کام کسی نے نہیں کیا جو ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب نے کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت وعافیت کے ساتھ رکھے اور اُن کو مزید ہمت اور استقامت عطا فرمائے۔ اُن کا قرآنی انسائیکلو پیڈیا اور المنہاج السوی بہت بڑا تصنیفی کارنامہ ہے۔ اِسی طرح جس شعبے اور جس موضوع پر بھی وہ قلم اُٹھاتے ہیں، اُن میں بڑی محنت اور عرق ریزی کے ساتھ کام کرتے ہیں اور ایک شاہکار تیار کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اور زیادہ ہمت عطا فرمائے۔

۴۔ محترم علامہ ڈاکٹر راغب حسین نعیمی (پرنسپل جامعہ نعیمیہ لاہور)

گزشتہ صدی میں بہت سی تحریکاتِ اسلامی شروع ہوئیں، جنہوں نے دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کے احیاء کے لیے کام کیا۔ اِن میں ایک نمایاں تحریک، تحریک منہاج القرآن بھی ہے، جس کی چالیس سال پہلے بنیاد رکھی گئی۔ یہ تحریک اندرون و بیرون ملک اسلام کے احیاء کے لیے نہایت عمدگی سے کام کر رہی ہے جس کا سہرا بانی تحریک ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کے سر پر جاتا ہے۔ آپ کی محنت اور کاوش کے بعد آج ہم تحریک منہاج القرآن کو باقی تمام تحاریک سے ممتاز مقام پر دیکھتے ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب علمی اعتبار سے دنیا میں نامور اسلامی اسکالر ہیں۔ اُن کی سیکڑوں تصانیف ہمارے سامنے موجود ہیں، ہزاروں کی تعداد میں آپ کے لیکچرز ہیں۔ اردو، عربی، انگریزی میں براہ راست آپ کا تخاطب ہے اور یہ تمام چیزیں تحریک منہاج القرآن کی افادیت میں بہت زیادہ اضافہ کر رہی ہیں۔

تحریک منہاج القرآن اگر اسی طرح دینی اور دنیاوی طور پر کام کرتی رہے گی تو پھر وہ تفریق جو دینی اور دنیاوی طور پر ہمیں عام جگہوں پر نظر آتی ہے، وہ بہت حد تک کم ہو جائے گی۔ اسلام دین اور دنیا کو ساتھ لے کر چلنے کا کہتا ہے اور اِس واضح پیغام پر

عمل درآمد کے حوالے سے جب ہم نگاہ دوڑاتے ہیں تو ہمیں تحریک منہاج القرآن اس پیغام پر بہت عمدگی کے ساتھ کاربند نظر آتی ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ تحریک منہاج القرآن کو آئندہ آنے والے وقت میں مزید بلندی اور عروج عطا فرمائے۔

۵۔محترم مولانا طارق جمیل (رہنما تبلیغی جماعت)

ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کے بارے میں بات کرتے ہوئے مجھے عربی کا ایک شعر یاد آرہا ہے:

وليس على الله بمستنكر ‏ ‏ ‏ ‏ أن يجمع العالم في واحد

اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی مشکل نہیں کہ ایک انسان میں وہ پورے جہاں کی خوبیوں کو سمو دے۔

مجھے ڈاکٹر صاحب سے بڑی محبت ہے۔ ان سے اختلافِ رائے بھی ہے لیکن اُن کے علم کی قدر بھی ہے۔ ایک آدمی ہو کر 90 ملکوں میں اعلیٰ معیار کی دینی درسگاہیں قائم کرنا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ میں دنیا میں جس ملک بھی گیا ہوں، وہاں مجھے منہاج کے ادارے ملے، میں نے سب کا وزٹ کیا، ایک ایک جگہ گیا، میرے دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو قبول کیا۔ کتابوں کی کثرت سے لگتا ہے کہ ابنِ جوزی کو کاٹ گئے ہیں۔ میں اُن کی اِس محنت کو سلام پیش کرتا ہوں۔ یہ ایک بہت بڑی کاوش ہے۔ ماشاء اللہ! اُنہوں نے دینی اور دنیاوی علوم جمع کیے، یہ اِن کا تجدیدی کارنامہ ہے۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں جب منہاج القرآن میں گیا تھا اور مجھے گوشہ درود دکھایا گیا تھا تو اس وقت مجھے وہیں کے ذمہ دار دوست بتا رہے تھے کہ اب تک ایک ارب مرتبہ درود پاک پڑھا جا چکا ہے۔ وہ شخص کتنا خوش نصیب ہوگا کہ جس کے ادارے میں ایک ارب مرتبہ درود پاک پڑھا گیا ہے۔ یہ آج سے کوئی دس سال پرانی بات ہے، اب وہ عدد کہاں پہنچا ہوا ہوگا۔ میں آپ سب کے لیے دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں، اہلِ علم میں اختلافِ رائے ہوتا ہے، ڈاکٹر صاحب کو مجھ سے ہوگا، مجھے اُن سے ہوگا لیکن اِس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ ہم اُن کی عظمت کا انکار کریں اور اُن کی محنت کا انکار کریں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إنَّ من الناس ناسًا مَفاتيح للخير مَغاليق للشَّرِّ، وإنَّ من الناس ناسًا مَفاتيح للشَّرِّ مَغاليق للخير، فطُوبَى لِمَن جعَل الله مَفاتيح الخير على يدَيْه، ووَيْلٌ لِمَن جعَل الله مفاتيح الشَّرِّ على يدَيْه.

یعنی بے شک لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خیر کی چابیاں اور شر کے لیے تالے (**Lock**) ہوتے ہیں اور بے شک لوگوں میں سے بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو شر کے لیے چابیاں اور خیر کے لیے تالے (**Lock**) ہوتے ہیں۔ بہت بڑی مبارک ہو اُس بندے کو جسے اللہ تعالیٰ خیر کی چابی بنا دے اور برباد ہو گیا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے شر کے لیے چابی بنا دیا۔

اس چابی کا مطلب ہے کہ خیر کو دنیا میں پھیلانے کا ذریعہ بنایا اور تالے کا مطلب ہے کہ شر کو کم کرنے کا ذریعہ بنایا۔ بربادی اُس کے لیے جو شر کو پھیلانے والا ہو اور خیر کو مٹانے والا ہو۔

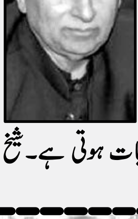

۶۔محترم چوہدری محمد سرور (گورنر پنجاب)

تحریک منہاج القرآن آج اِس منزل پر کھڑی ہے کہ اُس کا امن، محبت اور بھائی چارے کا پیغام دنیا بھر میں پہنچ چکا ہے۔ لاکھوں لوگ منہاج القرآن کے ساتھ وابستہ ہو کر دینِ مبین کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھ کر ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر دیا، جس سے ہمیشہ دین کی سربلندی، بھائی چارے، بین المذاہب ہم آہنگی اور بین المسالک رواداری کی بات ہوتی ہے۔ شیخ

الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے علم، امن اور تحقیق پر مبنی قرآن وسنت کی تعلیمات کے فروغ کے ساتھ ساتھ تعلیم وتربیت کے شعبے میں قابلِ فخر انسانی خدمات سرانجام دی ہیں۔ شیخ الاسلام نے بے مثال تعلیمی وتربیتی ادارے قائم کیے ہیں جن سے لاکھوں خاندان ہرعمر کے افراد بالخصوص ہمارے نوجوان مستفید ہو رہے ہیں۔ میں تحریک منہاج القرآن کی مزید ترقی، ڈاکٹر طاہر القادری کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لیے دعا گو ہوں۔

۷۔محترم ڈاکٹر فاروق ستار (سینئر سیاستدان)

ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کی تحریک دینِ اسلام اور احترامِ انسانیت کی بلندی کے لیے کام کرتی ہے۔ تحریک منہاج القرآن نے اسلام کے پیغامِ امن کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچایا اور اِس طرح نہ صرف دین کی خدمت کی بلکہ انسانیت کی بھی بڑی خدمت کی اور ہمیشہ فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے کام کیا۔ اتحاد بین المسلمین کے ساتھ ساتھ اتحاد بین المذاہب کے لیے بھی کام کیا۔تحریک نے اسلام کا بیانیہ دراصل علم اور دلیل کی بنیاد پر رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں تحریک کا نیٹ ورک قائم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ، برطانیہ اور یورپ میں تحریک کے کارکنوں اور رضا کاروں نے اپنے بانی کی سرپرستی میں سب سے بڑا کام جو سرانجام دیا وہ وہاں کے نوجوان کو جو مغربی اقدار اور مغربی ثقافت کو اپنا چکا تھا، اپنی جڑوں سے بہت لاتعلق ہو چکا تھا، اُسے دوبارہ اسلام کی اساس سے آگاہ کیا، اُسے دوبارہ اپنی اقدار اور اپنی ثقافت سے آشنا کیا۔ یہ بجا طور پر ایک بہت بڑا کام ہے۔ دعا گو ہوں کہ تحریک منہاج القرآن ہمیشہ رہتی دنیا تک مذہبِ اسلام کے صحیح فہم کو آسان بنا کر عام لوگوں تک پہنچانے کا کام کرتی رہے اور دین و دنیا میں اپنے لیے ایک اعلیٰ مقام حاصل کرے۔ آمین

۸۔محترم ابرار الحق (چیئرمین ہلالِ اُحمر پاکستان)

ڈاکٹر علامہ طاہر القادری صاحب نے کردار سازی، قرآن پاک کی تعلیمات کو عام کرنے، انتہاپسندی کو ختم کرنے، محبت کا درس دینے، انسان کو انسان سے جوڑنے اور سوشل ورک کی نہ صرف لوگوں کو ترغیب دی بلکہ اُس کا ایک عملی نمونہ بھی لوگوں کے سامنے پیش کیا، صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے بے شمار ممالک میں اُن کا جو سلسلہ جاری ہے، میں اُس پر اُن کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ دعا گو ہوں کہ آئندہ نسلیں بھی اُس کام کو جاری رکھیں، اُس کام کا ایک اثر ہو، دنیا اور آخرت میں اُن کو اِس کا اجر ملے اور بہت سارے لوگ اُن سے متاثر ہوکر مزید اِس طرح کے کام کرنا شروع کریں جس سے ملت کی بہتری ہو۔

۹۔محترم میاں محمد اظہر (سابق گورنر پنجاب)

میں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کو بڑی دیر سے جانتا ہوں، اُن کی محنت اور اُن کی کارکردگی کسی پاکستانی سے خفیہ نہیں ہے بلکہ اُن کا جو کردار ہے اور جس طرح سے وہ محنت کرتے ہیں، وہ قابلِ تقلید بھی ہے اور قابلِ مثال بھی، پوری دنیا میں ان کا اپنا مشن پھیلا ہوا ہے۔ یہ کوئی مردِ مومن ہی کرسکتا ہے اور کوئی نہیں کرسکتا۔ وہ انتھک محنت کررہے ہیں، عمر گزر رہی ہے لیکن اُن کا جذبہ بڑھ رہا ہے، کم نہیں ہورہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ سال اِسی طرح گزرتے جائیں گے اور ہمارا منہاج القرآن دن بہ دن ترقی کرتا جائے گا۔

۱۰۔محترم میاں منظور احمد وٹو (سابق وزیرِ اعلیٰ پنجاب)

قبلہ پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی achievements ہم سب کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔اُنہوں نے نہ صرف یہ کہ ملک وقوم کی خدمت کی بلکہ اندرون و بیرون ممالک سیکڑوں ادارے قائم کیے ہیں۔ بہت شروع سے ان کے ساتھ میری نیاز مندی کا تعلق ہے۔ میں نے ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے پیروکاروں، ساتھیوں، کارکنان اور طلبہ میں جتنا نظم وضبط دیکھا ہے اتنا کسی اور ادارے میں نہیں دیکھا۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے اِس ادارے کو اور زیادہ ترقی دے، یہ پھلے پھولے اور ملک وقوم کی اور زیادہ خدمت کرے۔ میں ڈاکٹر صاحب کو دلی طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

۱۱۔محترم محسن خان لغاری (صوبائی وزیر پنجاب برائے آبپاشی)

میں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اُنہوں نے دین کی تبلیغ، قرآن شریف کو سمجھنے اور اِس میں لگاؤ پیدا کرنے کے حوالے سے اہم کردار ادا کیا۔ ان کی تحریک کی کاوشوں کی وجہ سے آج لاکھوں لوگ اور خصوصاً نوجوان اِس طرف متوجہ ہوئے ہیں۔ پروفیسر صاحب کی تحریک ہر قسم کی فرقہ واریت سے بالاتر ہوکر امن ومحبت کا پیغام دے رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس تحریک کو کامیاب کرے اور ہر طرف اِس کا پھیلاؤ ہو تاکہ لوگ دین کی اصل روح کی طرف متوجہ ہوں۔

۱۲۔محترم چوہدری پرویز الٰہی (سپیکر پنجاب اسمبلی)

اِس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب اور منہاج القرآن مسلک سے بالاتر ہوکر قرآن وسنت کی خدمت کررہے ہیں، بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ منہاج القرآن کی دین کے لیے خدمات ہر اعتبار سے مثالی ہیں اور آج بھی لوگ اُس کو یاد رکھتے ہیں اور ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں کہ جس محنت، کوشش اور لگن سے اِس ادارے کو اُنہوں نے قائم کیا ہے اس سے کئی خاندان اور ہر عمر کے افراد مستفید ہو رہے ہیں۔ آئندہ آنے والی ہماری نسلوں کو دین کی طرف راغب کرنا ایک بہت ہی بڑی مثالی خدمت ہے۔

۱۳۔محترم رضا ہارون (سینئر سیاستدان)

تحریک منہاج القرآن نے چار دہائیوں پر مشتمل تحقیقی اور کردار سازی کی اپنی جدوجہد میں پاکستان سمیت دنیا بھر میں دین کی خدمت کی ہے اور اصلاحِ احوال کا فریضہ انجام دیا ہے۔منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے خدمتِ خلق کے سلسلے میں دکھی انسانیت کی فلاح و بہبود میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا ہے۔ذاتی طور پر بھی میرا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے ساتھ عقیدت و احترام اور محبت کا رشتہ ہے۔ میں انہیں اور ان کے تمام ذمہ داران، کارکنان اور ممبران کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

۱۴۔محترم سردار عتیق احمد خان (سابق وزیرِ اعظم آزاد جموں وکشمیر)

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اِس تحریک کے بانی اور مربی و سرپرست شیخ الاسلام علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کو اِس بات کی توفیق دی کہ وہ دنیا کے سو سے زائد ممالک میں اہلِ اسلام، غیر اسلامی دنیا، مغربی ممالک اور دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کا کام کررہے ہیں۔ یہ امن و آشتی، پیار اور محبت کا پیغام

ہے جو صوفیاء کرام نے ہر زمانے میں دیا ہے۔ یہ اللہ کا کرم ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر علامہ محمد طاہر القادری کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ایسی ہمہ گیر شخصیت عطا فرمائی جو عالمِ دین بھی ہیں، مفسرِ قرآن بھی ہیں، محدث بھی ہیں، فقیہ بھی ہیں، فلاسفر بھی ہیں، منطقی علم سے بھی واقف ہیں، فلسفے کے علم پر بھی دسترس ہے، تاریخ کا بھی مکمل مطالعہ ہے، سیاست کے نشیب وفراز سے بھی پوری طرح آگاہ ہیں اور صرف پاکستان کے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر کے معاشی حالات پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں۔

تمام مکاتبِ فکر کے لیے منہاج القرآن کا اسٹیج دستیاب ہے۔ علامہ صاحب پُرامن بقائے باہمی کی ایک تحریک چلائے ہوئے ہیں۔ آج پُرامن بقائے باہمی دنیا کا سب سے بڑا اور سب سے مشکل چیلنج ہے جسے شیخ الاسلام تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے بہت خوبصورتی، دانشمندی، بڑی حکمت عملی اور بڑی بصیرت کے ساتھ آگے پہنچا رہے ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ شیخ الاسلام کے مشن کو جاری و ساری رکھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی صحت وعمر میں برکت دے، اُن کے رفقاءِ کار، تحریک منہاج القرآن کے تمام منتظمین اور دنیا بھر میں موجود ان کے مشن میں شریک احباب کو، اہل کشمیر کی جانب سے، آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کی جانب سے دل کی گہرائی سے مبارکباد اور خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں اِس مشن میں ترقی عطا کرے۔

۱۵۔ محترم سردار لطیف کھوسہ (سابق گورنر پنجاب۔ (سینئر رہنما پی پی پی)

منہاج القرآن کی خدمات کے حوالے سے علامہ ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کی جتنی بھی تعریف کی جائے، میرے خیال میں کم ہوگی۔ اِس چالیس سالہ عرصے میں جس طریقے سے اُنہوں نے اِس کو پروان چڑھایا ہے اور اسلام، مسلمانوں اور انسانوں کی جتنی خدمت کی ہے، اُس کا احاطہ کرنا اِتنے قلیل وقت میں ممکن نہیں ہے۔ سو ممالک میں اُنہوں نے درس وتدریس کا جو سلسلہ شروع کیا ہے، منہاج القرآن کی جو تنظیمیں وہاں ہیں اور جس طریقے سے دنیا میں اسلام کو پھیلایا ہے، یہ سب قابلِ تحسین ہے۔ اُنہوں نے جس طرح لٹریچر کو پروموٹ کیا ہے اور کتب لکھی ہیں، یہ بھی کمال ہے۔ جس طرح ملک کے اندر انہوں نے خدمات انجام دیں، اسی طرح ملک سے باہر بھی دے رہے ہیں۔ وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہمارا بہت پرانا تعلق ہے، میں نے ہمیشہ اُن کو ایک جذبے کے ساتھ اپنے نظریہ پر قائم دیکھا ہے۔ تہذیبوں کے تصادم کے فلسفے اور نظریات میں موجود تضادات اور غلط فہمیوں کو دور کرنے میں علامہ صاحب نے اہم کردار ادا کیا۔ اسی طرح دہشت گردی اور انتہا پسندی کے تدارک کے لیے بھی ڈاکٹر صاحب نے بہت کام کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی پرامن تعلیمات کی عکاسی خوبصورت طریقے سے اپنی کتب میں کی ہے۔ اُنہوں نے کالجز اور یونیورسٹیز کا ایک نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تعلیم اور تربیت کے فروغ میں اہم اقدام اٹھائے ہیں۔ مشعلِ راہ کے طور پر ڈاکٹر صاحب ہماری راہنمائی کرتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن کو صحت وتندرستی دے اور اِس جذبے کو قائم ودائم رکھے۔

۱۶۔ محترمہ سیدہ عابدہ حسین (سینئر سیاستدان)

میں منہاج القرآن کے بانی ڈاکٹر طاہر القادری صاحب اور اُن کے ساتھیوں کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ یہ ادارہ فعال ہے اور اِس نے نوجوانوں کو بیدار کرنے، خواتین کی empowerment اور سب لوگوں کو حوصلہ اور ہمت دینے کے حوالے سے بہترین کام کیا ہے۔ میں منہاج القرآن کے اپنے مقصد پر گامزن رہنے اور کامیابی کے لیے دعا گو ہوں۔

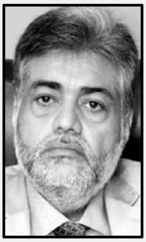

۱۷۔ محترم سید صمصام علی شاہ بخاری (صوبائی وزیر برائے وائلڈ لائف اینڈ فشریز پنجاب)

میں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے آج سے چالیس سال پہلے تجدید دین کا جو بیڑا اُٹھایا تھا اور جتنی تحقیق اُنہوں نے کی، وہ اسلام کی عین روح ہے اور میں محبت، امن، آشتی، محبتِ اہلِ بیت اور رسول کریم ﷺ کی شان کے بیان کا اظہار ہے۔ اللہ کریم اپنے نبی ﷺ کے صدقے اور اُن کی آل کے صدقے اُن سے جو کام لے رہا ہے، وہ قابلِ ستائش ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کی تعلیمات سب لوگوں کے لیے ایک گائیڈ لائن ہیں۔ آج کے اس دورِ فتن میں طرح طرح کے لوگوں نے اختلافی مسائل پیدا کرکے حقائق کو بدلنے کی کوشش کی مگر ڈاکٹر صاحب کی کتب، اُن کے بیانات اور خطابات نے حقیقت کو دلائل اور حوالہ جات کے ساتھ روزِ روشن کی طرح واضح کردیا ہے۔ ایک اور چیز جس کا میں بڑا معترف ہوں کہ ڈاکٹر صاحب کے وعظ میں ڈر نہیں بلکہ امید ہے۔ جب آپ نے قوم کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہو، اصل عقائد کی طرف متوجہ کرنا ہو، مذہب کی طرف متوجہ کرنا ہو تو وہ زبان کی مٹھاس اور نہایت ہی آسان انداز میں اپنی بات کو سامع کے دل میں اتارتے چلے جاتے ہیں۔

۱۸۔ محترم یاسر ہمایوں سرفراز (صوبائی وزیر ہائر ایجوکیشن)

میں علامہ طاہر القادری صاحب اور اُن کے رفقاءِ کار کو تہہ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اُنہوں نے بلاشبہ مسلک سے بالا تر ہوکر اسلام کیلئے اور اسلام کی بہتری کے لیے جد وجہد کی ہے، اُس کیلئے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ خصوصاً نوجوانوں کو دین کی طرف لانے پر اُن کے کام کی دل سے قدر کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو مستقبل میں اِسی طرح کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۹۔ محترم سید یوسف رضا گیلانی (سابق وزیر اعظم پاکستان)

میں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کو دل سے مبارک باد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ تحریک منہاج القرآن اِسی طرح اسلام اور انسانیت کی خدمت کرتی رہے۔ منہاج القرآن نے اسلام کی علم اور امن والی تعلیمات کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا ہے۔ یہ دین اور انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ ہمیں خوشی بھی ہے اور فخر بھی ہے کہ تحریک منہاج القرآن آج تک کسی فرقہ واریت کی لہر کا حصہ نہیں بنی۔ منہاج القرآن کا نیٹ ورک پاکستان سمیت پوری دنیا میں قائم ہے۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ منہاج القرآن اسلام کا بیانیہ علم اور دلیل کی بنیاد پر دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ جسے سنا بھی جا رہا ہے اور سراہا بھی جا رہا ہے۔ فی زمانہ منہاج القرآن کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ امریکہ، برطانیہ، یورپ میں ہماری نوجوان نسل جو مغربی ثقافت کا حصہ بن گئی تھی، تحریک منہاج القرآن کے تربیتی اور اصلاحی کردار کی وجہ سے وہ اسلام کے راستے پر چل پڑی ہے۔ اِس پر بھی میں ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں اور دعا گو بھی ہوں کہ اللہ تعالیٰ تحریک منہاج القرآن کو ہمیشہ قائم ودائم رکھے اور آئندہ نسلیں بھی علم، امن، تحقیق اور اصلاح کے اِس پیغام کو سنتی رہیں۔

۲۰۔ محترم حسن صابر (سیکرٹری جنرل پی ایس پی)

بانی وسرپرست اعلیٰ تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب اور اُن کی تمام ٹیم کو پاک سرزمین پارٹی اور سید مصطفیٰ کمال کی جانب سے بہت بہت مبارک باد ہو۔ تحریک منہاج القرآن اور ڈاکٹر صاحب نے اِس ملک وقوم کے لیے بہت سی خدمات انجام دی ہیں اور آپ سے امید یہی کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ بھی اپنے بہترین کاموں سے اِس ملک کی خدمت کرتے رہیں گے۔

۲۱۔محترم ایس ایم ظفر (سینئر قانون دان)

ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔کسی ادارے کا پاکستان میں تسلسل، ترقی اور بہتر طریقے کے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے چالیس سال پورے کر لینا عام طور پر ایک معجزہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ بڑی کمال کی بات ہے اور اِس میں بلا شک وشبہ وہ انتظام اور وہ قیادت ہے جس نے مل جل کر اب تک اِس ادارے کو کامیاب کیا ہے۔ بہت کم لوگ شاید جانتے ہیں کہ ادارے میں 35 کے قریب مختلف شعبے ہیں۔ میرا جن شعبوں سے تعلق ہوا، اُس میں ایجوکیشن کا خاص ذکر کرنا چاہوں گا۔ ڈاکٹر حسین محی الدین جو ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے صاحبزادے ہیں، بہت پڑھے لکھے ہیں۔ اُنہوں نے بے شمار ڈگریاں حاصل کی ہوئی ہیں، وہ یونیورسٹیز اور کالجز کا انتظام سنبھالتے ہیں۔تعلیم کے فروغ کے لیے منہاج ایجوکیشن سوسائٹی قائم ہے، میں نے کچھ سال اُس کے چیئرمین کے طور پر وہاں اپنے فرائض انجام دیئے تھے۔ وہاں ایک انتظام اور ایک طریقہ کار تھا، جس میں ایک خوبصورتی تھی۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب بے شمار خصوصیات کے مالک ہیں۔تحریر لکھتے ہیں تو خوبصورت، بولتے ہیں تو خطابت بہت اچھی، گفتگو بھی خوشگوار، اُنہوں نے 6 سو سے زائد کتابیں لکھیں جو مختلف موضوعات پر شائع ہو چکی ہوئی ہیں۔''دہشت گردی اور فتنہ خوارج'' کے حوالے سے انہوں نے جو کتاب لکھی، وہ میری لائبریری کا حصہ ہے۔ اِس میں اُنہوں نے پوری تفصیل کے ساتھ اسلام کے پرامن چہرے اور اس کی تعلیمات کو بیان کیا ہے۔ میں کئی بار منہاج القرآن جا چکا ہوں۔ صاف ستھرا ماحول ہے، لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ منہاج القرآن آئندہ بھی بہت جگہوں پر اور بہت سے معاملات میں مسلمانوں کی راہنمائی کرے گا۔ اُنہوں نے اپنے آپ کو دین کے لیے مختص کر لیا ہے اور اس حوالے سے کئی موضوعات پر اُن کے ہزاروں لیکچرز موجود ہیں، یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ساری دنیا میں انہوں نے تبلیغ کی ہے، اللہ اُن کو اور توفیق دے اور صحتِ کاملہ عطا کرے۔ علاوہ ازیں جو لوگ اُن کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور جس انداز کے ساتھ اُن کی عقیدت ہے، وہ بھی ایک بڑی قوت ہے۔

۲۲۔محترم عارف حمید بھٹی (سینئر صحافی، تجزیہ کار)

میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب اور اُن کے تمام رفقاء کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اُنہوں نے منہاج القرآن کی شکل میں وہ کام کر دیا ہے جو پچھلے ستر سالوں میں حکومت نہیں کر سکی۔ ڈاکٹر صاحب نے سکولوں کا ایک وسیع جال بچھایا۔ آپ نے بہت کم وقت میں نہ صرف پاکستان میں دینِ اسلام کی خدمت کی اور لوگوں کو اُن کے حقوق دلانے کی جدوجہد کی بلکہ تقریباً سو سے زیادہ ممالک میں تعلیم وتدریس کا ایک عمل جاری کیے ہوئے ہیں۔ ایسی شخصیات پاکستان میں بہت کم ہیں جو اپنی زندگی لوگوں کے لیے وقف کریں۔ ڈاکٹر صاحب دین کی خدمت کے ساتھ ساتھ انسانی خدمت میں بھی وہ ہمیشہ ہراول دستے کے طور پر سامنے آئے۔ ڈاکٹر صاحب نے علم اور دین کی جو شمع پاکستان اور دنیا میں روشن کی، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے تقریباً ایک ہزار سے زیادہ کتابیں لکھیں جن کی بدولت ہم جیسے لاعلم شخص کو دین کے بارے میں سمجھنے میں آسانی ہوئی۔ میں ڈاکٹر صاحب اور ان کے تمام رفقاء کار کو جنہوں نے منہاج القرآن میں ایک کارکن سے لے کے سربراہ تک اپنا کردار ادا کیا، اُن کو مبارک باد دیتا ہوں۔ ایسے لوگ ہمارے لیے اثاثہ ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو صحت وتندرستی دے اور دینی و دنیاوی علم کے فروغ میں اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ کامیابیاں عطا فرمائے۔

۲۳۔ محترم اسد اللہ خان (سینئر صحافی و اینکر)

تحریک منہاج القرآن کے چالیس سال بہت حوالوں سے بڑے تعمیری ہیں۔ بانی تحریک نے جو تحقیق اور تدریس کا کام کیا، اُس پر کوئی دو آراء نہیں ہیں۔ اِس کا اعتراف وہ بھی کرتے ہیں جو مخالفین ہیں کہ اُنہوں نے مسلکی معاملات، مسلکی بحثوں اور وہ تمام خرافات جو ہمارے معاشرے میں موجود ہیں، ان سے بالاتر ہو کر خالصتاً تحقیق کا کام کیا اور ایک نئی نسل تعلیمی اداروں میں تیار کی۔ ان کے بنائے ہوئے ادارے پاکستان اور دنیا میں اپنا بھرپور کردار ادا کررہے ہیں۔ اسلام کی اصل اور ماڈریٹ شکل کے فروغ کے لیے ڈاکٹر صاحب کی خدمات قابلِ تعریف ہیں۔ تحریک منہاج القرآن اور شیخ الاسلام کے لیے میری طرف سے بہت سی نیک خواہشات کا اظہار بھی ہے اور دعا بھی ہے کہ اِسی طرح سے یہ درخت پھلتا پھولتا رہے، اگلے کئی سو سال اِسی طرح سے آگے بڑھتا رہے۔

۲۴۔ محترم ڈاکٹر انیق احمد (سینئر اینکر، صحافی، تجزیہ کار)

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کی خدمات کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب ایک فرد کا نام نہیں بلکہ ایک ادارے کا نام ہے۔ بذاتِ خود وہ ایک انجمن ہیں۔ اُنہوں نے اِتنے بڑے بڑے کارنامے انجام دیئے ہیں جو تنہا فرد کے بس کی بات نہیں تھی۔ یہ سب تائیدِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ نوے ممالک میں ڈاکٹر صاحب کے سنٹرز کام کررہے ہیں۔ اللہ اکبر! یہ کتنی بڑی بات ہے بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب سے کام لے رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے علمی اور فلاحی سطح پر بہت بڑے بڑے کام ہیں۔ آپ کے علمی کمالات سے ہم سب واقف ہیں۔ میں نے ان کی کتب کا مطالعہ کیا ہے، ڈاکٹر صاحب جس طرح وحدتِ اُمت کے لیے کام کررہے ہیں، یہ ڈاکٹر صاحب کا خاصہ ہے۔ میں ڈاکٹر صاحب کی علمی خدمت کو ہمیشہ عقیدت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میری تمام دعائیں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو صحت، تندرستی اور اِسی طرح تندہی کے ساتھ کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ اس مشن میں اللہ تعالیٰ اُنہیں مضبوط رکھے اور اپنے دین کا کام اُن سے لیتا رہے۔

۲۵۔ محترم حسن نثار (سینئر تجزیہ کار، دانشور، کالم نویس)

اِس عظیم ادارے اور اِس کے عظیم تر راہنما کے بارے میں بات کرتے ہوئے میں خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کے بارے میں بات کرنے کا موقع مجھے اِس لیے بھی بڑا خوبصورت لگا کہ میں نے جنون، جوش اور جذبہ کے ساتھ ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کو آفتاب بنتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ گورنمنٹ کالج لائل پور میں جسے اب گورنمنٹ کالج فیصل آباد کہتے ہیں، ڈاکٹر صاحب مجھ سے سینئر تھے۔ بطور سٹوڈنٹ ہی نہیں ایک مقرر کے طور پر بھی اُس زمانے میں ڈاکٹر صاحب کا طوطی بولتا تھا۔ حتی کہ اساتذہ یہ بات کہا کرتے تھے کہ یہ ایک extra ordinary ہے۔ اُس وقت کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ کس فیلڈ میں اِتنی بلندیوں کو چھوئیں گے۔ میں فیلڈ کی بات اِس لیے کررہا ہوں کہ پاکستان کی 73 سالہ تاریخ میں شاید ہی کوئی دوسرا فرد ہو جس نے دینی، علمی، فکری، فلاحی، بے شمار میدانوں میں کام کیا ہو اور اِتنا contribute کیا ہو۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ عام طور پر جو لوگ اِتنے innovative، creative اور اِتنے ذہین ہوتے ہیں، میرا زندگی بھر کا ایک مشاہدہ ہے کہ اُن کے اندر انتظامی صلاحیتوں کی کمی ہوتی ہے لیکن یہ زندگی کی عجیب وغریب آمیزش (combination) ہے کہ ڈاکٹر صاحب ایک بڑے ذہین، ایک فلاسفر اور ایک دانشور ہونے کے ساتھ ساتھ بے تحاشہ

انتظامی صلاحیت کے مالک بھی ہیں۔ حیران کن بات ہے کہ اِتنے کاموں کے کرنے کے ساتھ ساتھ پوری دنیا میں سو سے زائد ممالک میں اِن کا نیٹ ورک ہے۔ ان تمام کو یہ کیسے manage کرتے ہیں، سچی بات ہے کہ یہ میرے فہم سے باہر ہے۔

تحریک منہاج القرآن نے اپنے چالیس سالہ سفر کے دوران علم، امن، تحقیق، قرآن وسنت کی حقیقی تعلیمات کے حوالے سے جو کچھ contribute کیا ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ بے مثال قسم کے تعلیمی و تربیتی ادارے اور پھر بے شمار فلاحی کام انتہائی خاموشی سے کیے ہیں کہ اگر ڈاکٹر صاحب سیاست میں نہ آتے تو شاید لوگوں کو اندازہ ہی نہ ہوتا کہ یہ فردِ واحد ہے، جو پورے لشکر پر بھاری ہے اور اِس ملک میں کیا کچھ contribute کر رہا ہے۔ یعنی تعلیمی ادارے بنانا، مستحقین کی خاموشی سے بے تحاشہ مدد، میڈیکل پروگرام، روزگار سکیم، ملک بھر میں غریب بچیوں کی اجتماعی شادیوں کی تقریبات، آرفن ہوم کا سلسلہ۔ یہ ایک انتہائی multidimensional شخصیت ہیں، مجھے ان جیسا دور دور تک اور کوئی دکھائی نہیں دیتا۔ میرے لیے یہ باعثِ مسرت بھی ہے اور باعثِ فخر بھی ہے کہ میں آج اُس شخصیت کے بارے میں بات کر رہا ہوں جن کے ساتھ میرا پیار، محبت اور احترام کا تعلق عشروں پر محیط ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو اللہ پاک صحت اور سلامتی کے ساتھ ایک لمبی اِتنی ہی creative اور productive زندگی عطا فرمائے۔

۲۶۔ محترم سید ارشاد احمد عارف (سینئر صحافی، تجزیہ کار، دانشور)

ادارہ منہاج القرآن سے میری وابستگی کم وبیش چار عشروں پر محیط ہے۔ جناب ڈاکٹر علامہ محمد طاہر القادری صاحب نے ادارہ منہاج القرآن کی تشکیل سے بھی پہلے شادمان کی ایک مسجد میں جب درس قرآن شروع کیا تو میں ان شرکاء اور سامعین میں شامل تھا۔ جب ڈاکٹر صاحب نے ادارے کی تشکیل کا سوچا تو جو لوگ شریکِ مشاورت تھے، میں بھی اُن میں تھا اور ابتدائی ٹیم میں بھی شامل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو نہ صرف زبان وبیان کی قدرت عطا کی ہے بلکہ تحریر کا ملکہ بھی عطا کیا ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیت سے بھی نوازا ہے۔ ادارہ منہاج القرآن نے تشکیل کے بعد ترقی کی جو منازل بہت جلد طے کیں، وہ کوئی اور ادارہ تو کجا ایک ریاست اور ایک حکومت بھی وسائل کے باوجود اِتنی جلدی کسی پروجیکٹ کو پایہ تکمیل نہیں پہنچا سکتی۔ یہ اُن کی قائدانہ صلاحیتیں تھیں جن کی بدولت تحریک منہاج القرآن بلندیوں کو عبور کر گئی ہے۔

۲۷۔ محترم مظہر برلاس (سینئر صحافی، تجزیہ کار، کالم نویس)

چار دہائیوں کے سفر میں پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے قوم کے معماروں کی کردار سازی کی ہے۔ آپ یقین کیجئے جو منہاج القرآن کے فارغ التحصیل لوگ ہیں، اُن میں اور عام تعلیمی اداروں سے پڑھے ہوئے لوگوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اِس وسیع وعریض نیٹ ورک کے تحت قوم کے بچوں اور بچیوں کی کردار سازی کی ہے۔ درس وتدریس ہی نہیں، اُن کی اخلاقیات کو بھی سنوارا ہے اور اُنہیں جینے کا ہنر سکھایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اِس جیسے ادارے ہمارے ہاں مزید ہونے چاہیں۔ منہاج القرآن ایک ایسی تحریک ہے۔ جسے قوم کبھی فراموش نہیں کر سکے گی۔ ایک طرف تو لاکھوں انسان اِن اداروں سے مستفید ہو رہے ہیں اور دوسری طرف منہاج القرآن ویلفیئر کے حوالے سے بھی نمایاں کام سرانجام دے رہی ہے۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر صاحب کا جو درس وتدریس کا منہج ہے، وہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ پاکستان میں سوشل ٹریننگ کا کوئی پروگرام نہیں ہے، ہمارے عام سکولوں اور کالجوں میں کوئی سوشل ٹریننگ نہیں کی جاتی، لوگوں کو بات کرنے کی تمیز نہیں، لوگوں کو بحث کرنے کی عادت نہیں اور بحث کرنے کا ہنر بھی اُنہیں نہیں آتا۔ صبر کیسے کیا جاسکتا ہے اور استقامت کے ساتھ کیسے رہا جاسکتا ہے؟ عام طلبہ اور لوگ ان چیزوں سے ناآشنا ہیں لیکن یہ سب باتیں ڈاکٹر صاحب نے اپنے اداروں میں قوم کے بچوں اور بچیوں کو سکھائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اُنہوں نے ایک عمدہ قوم بنانے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں اِس کوشش پر اُنہیں سلام کرنا چاہیے اور یہ بھی دعا کرنی چاہیے کہ یہ ادارہ مزید پھلے پھولے اور ترقی کرے۔

۲۸۔ محترم مبشر لقمان (سینئر صحافی، تجزیہ کار، دانشور)

میرے لیے آج بڑا ہی خوشی کا دن ہے۔ منہاج القرآن سے میری وابستگی کو اب کئی سال ہو چکے ہیں۔ مجھے ادارہ منہاج القرآن کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میری ناقص معلومات کے مطابق شاید دنیا میں کوئی بھی پرائیوٹ ادارہ درس وتدریس کا اِتنا بڑا کام نہیں کر رہا جتنا منہاج القرآن کر رہا ہے۔ اِس کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک سحر انگیز شخصیت کے مالک ہیں۔ علم ودانش میں اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت زیادہ نوازا ہے۔ جب وہ بات کرتے ہیں تو دل کرتا ہے کہ بات کرتے رہیں اور انسان اُن کی بات سنتا رہے۔ منہاج القرآن کی ایک خاص بات جو میں کرنا چاہتا ہوں، وہ تربیت سے متعلق ہے۔ تعلیم کے ساتھ تربیت ایک لازمی جز ہے۔ ہمارے ہاں تعلیم کے اوپر تو زور ہے، مگر تربیت کے اوپر زور نہیں ہے۔ ادارہ منہاج القرآن جس طرح اپنے لوگوں، اپنے طلبہ وطالبات اور اپنے کارکنان کی تربیت کرتا ہے، میرا نہیں خیال کے دنیا میں اُس کا کوئی ثانی ہے۔ میں نے منہاج کے جتنے بھی لوگ دیکھے سارے امانت دار، قربانی دینے والے اور پختہ دیکھے ہیں۔ وہ بکاؤ نہیں ہیں، اُن کو خریدا نہیں جا سکتا۔ اُن کو اپنے علم، ایمان، اپنے مسلمان ہونے اور حضور ﷺ کے اُمتی ہونے پر فخر ہے۔

میں خاص طور پر سانحہ ماڈل ٹاؤن کا ذکر کروں گا، آپ یقین مانیں کہ شہداء ماڈل ٹاؤن کے بچوں کے اوپر پولیس کا پریشر رہا، وہ متوسط اور غریب گھرانوں سے تھے، اُن کو پتہ نہیں کتنے کتنے پیسوں کی آفر ہوئی کہ اپنے مقدمے سے دستبردار ہو جائیں مگر ان بچوں نے بھی انکار کر دیا۔ یہ تو انتہائی اعلیٰ کردار اور انتہائی اعلیٰ تربیت کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ میں نے اِتنے زیادہ پختہ، امانت دار، تربیت یافتہ اور اللہ کی راہ میں بچھ جانے والے اور نبی پاک ﷺ کی ذات کے لیے کھڑے ہو جانے والے اِتنے زیادہ لوگ ایک جگہ پر نہیں دیکھے۔ میں نے باہر کی دنیا میں اُن کو دیکھا ہے کہ اُن کا اپنے کارکنان سے نہایت قریبی تعلق ہے، کارکنان کے ذاتی اور نجی مسائل اور اُن کے بچوں تک کو اُن کے نام سے جانتے اور ان پر شفقت کرتے ہیں۔ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بہت بڑا رتبہ دیا ہے۔ میں نے اُن کے ساتھ بہت دفعہ سفر کیا ہے، اس دوران میں نے ڈاکٹر صاحب کو کسی ہوٹل میں رہتے ہوئے نہیں دیکھا، وہ کسی نہ کسی کارکن کے گھر میں جا کر رہتے ہیں، وہیں پر وہ کھانا وغیرہ کھاتے ہیں اور وہیں لوگ آتے اور ان سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔

تحریک منہاج القرآن بہت بڑی تحریک ہے۔ میں آج ان لوگوں سے ایک خاص درخواست کروں گا جو اِس سے واقف نہیں کہ آپ لوگ بھی آگے آئیں اور دین کی حقیقی تعلیمات کے فروغ میں ان کا ساتھ دیں۔ میں اپنے خاندان میں دیکھتا ہوں تو مجھے کہیں نہ کہیں قحط الرجال نظر آتا ہے لیکن میں منہاج القرآن کی تین نسلوں سے مل چکا ہوں۔ دادا کو، بیٹے کو، پوتے کو، سب کا فکر اور سوچ کا لیول نہایت اعلیٰ ہے۔ خود ڈاکٹر صاحب بڑے خوش نصیب آدمی ہیں کہ اُن کے بیٹے بھی سکالرز اور انتہائی منکسر المزاج ہیں۔ منہاج القرآن سے میری بہت زیادہ یادیں اور بہت بڑی اُمیدیں وابستہ ہیں۔ میں ہر حوالے سے منہاج القرآن کے ساتھ ہوں، بالخصوص سانحہ ماڈل ٹاؤن کے انصاف کے لیے میں ہر قدم پر اُن کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کبھی نہیں بھول سکتا اور آج بھی جہاں ہمیں موقع ملتا ہے، میں بھی اور میرے ساتھی بھی ہم لواحقین کے ساتھ ہم آواز ہوتے ہیں۔ ہم تب تک چپ نہیں ہوں گے، جب تک اُن کو انصاف نہیں مل جاتا۔ اِن شاء اللہ میرا ایمان ہے کہ اُن کو انصاف ملے گا اور میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ منہاج القرآن کو مزید ترقی اور مزید بلندیاں عطا فرمائے گا۔ امین ثم امین۔

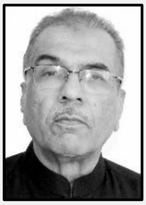

۲۹۔محترم مجیب الرحمان شامی (سینئر صحافی، تجزیہ کار، کالم نگار)

تحریک منہاج القرآن نے حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر علامہ محمد طاہر القادری کی قیادت میں جو مثالی کام کیا ہے، اس نے گذشتہ کئی عشروں پر اَن مٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ اُن کا اعتراف ہر وہ شخص کرے گا جسے اللہ تعالیٰ نے دیکھنے اور سمجھنے کی کوئی تھوڑی بہت صلاحیت عطا کی ہے۔تحریک منہاج القرآن ایک غیر فرقہ وارانہ تحریک ہے۔ اِس کا پیغام پوری انسانیت کے لیے اور پورے عالمِ اسلام کے لیے ہے۔ اِس کی نظر میں سب کلمہ گو برابر ہیں۔ اِس کا دامن کسی قسم کے فروعی یا مسلکی تنازع میں آلودہ نہیں ہوا۔فکری، علمی، تحقیقی، تعلیمی میدان میں جو کارنامے اِس تحریک نے سرانجام دیئے اور حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی قیادت میں اس تحریک نے جس طرح منزلیں سر کی ہیں، اُس کا اعتراف کرنا اور اُس پر مبارک باد پیش کرنا ہم سب پر لازم ہے۔ انہوں نے معیاری تعلیمی ادارے قائم کیے ہیں جن میں لاکھوں لوگ علم حاصل کر رہے ہیں۔ تحقیق کے میدان میں، تفسیرِ قرآن ہو، تفہیمِ حدیث ہو، فقہی اُمور ہوں یا بین المذاہب معاملات ہوں، ہر میدان میں آگے بڑھ کر اسلام کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ دلیل، اعتدال اور منطق کے ساتھ اپنی بات واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور مجھے امید ہے یہ تحریک اسی طریقے سے آگے بڑھتی رہے گی۔ اِس تحریک کا جو مزاج، اُسلوب، مقاصد اور منزل ہے، وہی ہر پاکستانی اور ہر مسلمان کی منزل ہونی چاہیے۔ یعنی پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی ریاست بنانا، پورے عالمِ اسلام بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک مثال بنانا، ایسا پاکستان جس میں سب لوگ محبت اور پیارے سے رہیں، ایک دوسرے کا احترام کریں، ایک دوسرے سے محبت کریں، ایک دوسرے کا ساتھ دیں اور ایک دوسرے کی طاقت بنیں۔ میری ساری دعائیں حضرت شیخ الاسلام ڈاکٹر علامہ محمد طاہر القادری کے ساتھ ہیں اور تحریک منہاج القرآن کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اِسی جذبے اور ثابت قدمی کے ساتھ آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

۳۰۔محترم اوریا مقبول جان (سینئر تجزیہ کار، کالم نگار، دانشور)

تحریک منہاج القرآن ایک طویل عرصے سے جس جدوجہد اور راستے پر گامزن ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِس میں اُن کے لیے بہت شاندار طریقے سے بہت سارے نصرت کے پیمانے بنا رکھے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی فصاحت وبلاغت بے مثال ہے۔ ان کی تحریک نے بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ اس وقت آپ دنیا کے کسی بھی ملک میں جائیں، آپ کو کہیں نہ کہیں، کسی نہ کسی جگہ پر اِن کا مرکز مل جائے گا۔ اِن کا لگایا ہوا پودا کسی نہ کسی جگہ ضرور نظر آ جائے گا۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ دین کو جدید حوالوں اور موجودہ دور کے تقاضوں کے حساب سے جس طرح ڈاکٹر صاحب نے پیش کیا، یہ اُن کا بہت بڑا کمال ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس طرح اُنہوں نے اپنے کارکنان کی تربیت کی ہے اور جس طرح اُن کے اندر حلم، بردباری کی اقدار پیدا کی ہیں، یہ بھی ڈاکٹر صاحب کا ہی کمال ہے۔ اُن کی یونیورسٹی میں ایم فل اور پی ایچ ڈی لیول تک بہت اعلیٰ درجے کی ریسرچ ہو رہی ہے۔ یہ بندے کے اپنے بس کی بات نہیں ہوتی بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق ہوتی ہے اور ڈاکٹر صاحب پر یہ توفیق بہت زیادہ ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب علمی دلائل کے ساتھ جس طرح گفتگو کرتے ہیں، اس میں اُن کو ملکہ ہے اور سحر طاری کر دیتے ہیں اور جس موضوع پر بھی بات کرتے ہیں، اُس کا پورا احاطہ ہوتا ہے۔ اُن کی تقریر کے بعد بہت کم ایسا ہوا ہے کہ سوال وجواب کی گنجائش باقی رہتی ہو، گفتگو comprehensive ہوتی ہے۔ جہاں تک اُن کی تصنیفات کا تعلق ہے، وہ گننے میں نہیں آ سکتیں۔ حیران کن بات یہ ہے کہ اُن کی تصنیف سیرت الرسول ﷺ اور قرآنی انسائیکلو پیڈیا اتنا اعلیٰ کام ہے کہ آپ سوچ نہیں سکتے کہ اِتنا معیاری کام ہے۔ کسی بھی آیت کو تلاش کرنے میں ڈاکٹر صاحب کا Index (قرآنی انسائیکلو پیڈیا) بہت مدد دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِنہیں استقامت دے، اُن کی عمر میں برکت دے اور اُن کے اِس کام کو مزید پھیلائے۔

۳۱۔محترم صابر شاکر (سینئر صحافی، تجزیہ کار، کالم نویس)

ہمارے دین کا انتہا پسندی اور دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ مغرب کی تخلیق کردہ اصطلاحات ہیں، اُن کا مقصد یہی تھا کہ دینِ اسلام اور مسلمانوں کا چہرہ خراب کیا جائے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب نے اِس کا اچھا جواب دیا ہے۔ قرآن مجید کے حوالے سے میں خاص طور پر ذکر کروں گا کہ قرآن مجید کا اُنہوں نے آسان اور عام فہم ترجمہ کیا ہے، اسے ضرور پڑھنا چاہیے۔ عام آدمی کے لیے ایک بہت اچھا تحفہ ہے۔ دینِ اسلام کا ایک صحیح تصور جس طرح انہوں نے پیش کیا ہے، اِس میں کوئی شبہ نہیں۔

۳۲۔محترم سہیل وڑائچ (دانشور، سنئیر صحافی، کالم نویس)

میں نے پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب اور ان کی تحریک کو قریب سے دیکھا ہے۔ غیر فرقہ وارانہ اور غیر لسانی اور کسی کے ساتھ متعصّبانہ رویہ رکھے بغیر اِس تحریک کو چلایا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ جو چیز مجھے بہت متاثر کرتی ہے، وہ ان کے ہاں خواتین کا خاص مقام ہے۔ تحریک منہاج القرآن نے خواتین کو ایک اعلیٰ مقام دیا ہے اور خواتین بھی تحریک منہاج القرآن کے دعوتی، تربیتی، تحقیقی اور تبلیغی کاموں میں اُسی جوش وجذبے سے شریک ہیں، جس جوش وجذبے سے مرد حضرات شریک ہیں۔

تحریک منہاج القرآن کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ اِنہوں نے دنیاوی علوم کو بھی اُسی طرح سے اپنے جذبے میں شامل کر رکھا ہے، جس طرح دینی علوم۔ چنانچہ منہاج القرآن سے وابستہ جو بھی طالب علم، جو بھی نوجوان، جو بھی عالم آپ کو نظر آئے گا، ایک طرف تو اس نے دینی علوم پڑھے ہوئے ہوں گے اور دوسری طرف وہ دنیاوی علوم کے بارے میں مکمل آگاہی رکھتا ہوگا۔ منہاج القرآن کے جو منصوبے ہیں، اُن میں دینی اور دنیاوی دونوں رنگ نظر آتے ہیں اور یہی آگے جانے کے لیے واحد راستہ ہے، جو ڈاکٹر صاحب نے نوجوان نسل کو دکھایا ہے۔ میری ہمیشہ سے اُن کی بہت سی خوبیوں پر نظر رہتی ہے تو آج بھی میں اُن کی تعریف کروں گا اور کہوں گا کہ اللہ اِنہیں اور ترقی دے۔

۳۳۔محترم عبداللہ حمید گل (چیئرمین تحریک نوجوانانِ پاکستان)

منہاج القرآن، ایک تو لفظ ہی اِتنا خوبصورت ہے اور اُس کے بعد اس کی خدمات بھی نہایت اعلیٰ ہیں۔ علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب ایک ایسی شخصیت ہیں جنھوں نے تعلیم اور تربیت سے لوگوں کے اندر ایک شعور بپا کیا اور اِس قوم کے اندر بہت پذیرائی حاصل کی۔ نہ صرف اِس پاکستان کے اندر بلکہ دنیا کے سوممالک کے اندر۔ یہ ایک غیر معمولی کام ہے۔ میری ڈاکٹر صاحب کے بیٹے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری صاحب سے بھی ملاقات ہے، میں نے انہیں بھی علمی وفکری شخصیت پایا وہ بھی کئی کتب کے مصنف ہیں اور علمی، دینی اور معاشرتی سطح پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی صورت میں منہاج القرآن کی فلاحی خدمات بھی قابلِ تحسین ہیں، جس کے زیر اہتمام اجتماعی شادیوں کی تقاریب ہوتی ہیں، الحمدللہ خوش اُسلوبی سے رنگ ونسل اور مذہب کی تفریق کے بغیر صرف پاکستانیت کی بنیاد پر لوگوں کا سہارا بنا جاتا ہے اور انہیں خوشیاں فراہم کی جاتی ہیں۔ منہاج القرآن کی علمی خدمات بھی لائقِ تحسین ہیں۔ اِس وقت عصری علوم اور شرعی علوم کے اندر ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ بچے بچیاں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ تعلیم اور نظم وضبط کا معیار نہایت اعلیٰ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مقصد کے لیے چنا اور اُنہوں نے ظاہر ہے کہ اپنا کام خوش اُسلوبی سے انجام دیا اور دے رہے ہیں۔ اللہ اُن کو لمبی زندگی اور صحت کاملہ سے نوازے۔

۳۴۔ محترم احمد شاہ (صدر کراچی آرٹس کونسل)

ڈاکٹر علامہ محمد طاہر القادری صاحب اسلامی دنیا کا بہت معتبر نام ہے، اُنہوں نے اپنی زندگی اِسلام کے لیے وقف کی ہوئی ہے۔ اسلام کے لیے وہ بہت بڑا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ جب اسلام کو دہشت گرد مذہب کے طور پر دنیا میں بدنام کیا جارہا تھا، اس وقت نہ صرف پاکستان بلکہ کینیڈا، امریکہ، برطانیہ، پورے یورپ اورافریقہ ہرجگہ انہوں نے اپنے لیکچرز اور تحریروں کے ذریعے اس منفی پروپیگنڈے کا بھرپور جواب دیا۔ اُس کے علاوہ اُنہوں نے تعلیم ،ویلفیئر پر بھی کام کیا اور لاکھوں لوگوں کو فائدہ ہوا۔ وہ ایک بڑے عالم ہیں اور ایک بڑے عالم کا جو impact سوسائٹی میں ہونا چاہیے، اُن کا وہ impact ہے۔ آپ نے دنیا کو اسلام کے صحیح چہرہ سے روشناس کرایا۔ جس طرح اسلام کا image سبوتاژ کیا گیا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ اِس اعتراض کو دور کرنے میں سب سے بڑا کردار علامہ محمد ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کا ہے۔

۳۵۔ محترم صاحبزادہ کاشف محمود (فرزند جناب واصف علی واصفؒ)

جناب شیخ الاسلام نے منہاج القرآن کی صورت میں ایک پودا 1980ء میں لگایا اور استقامت کے ساتھ اپنے مشن پر کاربند رہے۔ جو پودا لگایا گیا آج وہ تناور درخت بن چکا ہے۔ میں دنیا میں جہاں بھی گیا مجھے منہاج القران کی تنظیم نظر آئی۔ کسی نے کہا تھا کہ اگر اپنے ملک کے اگلے پانچ یا دس سال کے بارے میں سوچنا ہے تو آپ ملک میں قلعے بنائیں۔ اگر آپ نے ملک کے اگلے بیس سال کے بارے میں سوچنا ہے تو آپ زراعت کریں اور اگر آپ ملک کے لیے سو سال کی منصوبہ بندی کرنا چاہتے ہیں تو آپ اُن کو تعلیم دیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس قوم کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کا بیڑا اٹھایا یعنی آئندہ سو سال کے لیے اس قوم کی حفاظت کا سوچا۔ جس خوبصورت اور پیارے انداز میں یہ سارا کام ہو رہا ہے۔ اِس میں تعلیم، تربیت معاشرت، روحانیت الغرض ہر موضوع پر بات ہوتی ہے۔ میں شیخ الاسلام اور ان سے وابستہ تمام لوگوں کو مبارک باد پیش کرنا چاہوں گا کہ وہ اِس مشن کے ساتھ جُڑے رہیں، اِس پر کام کرتے رہیں، یہ تحریک عالمِ اسلام کے لیے ایک دن بہت بڑی خیر ثابت ہوگی۔

۳۶۔ محترم خلیل الرحمٰن قمر (ڈرامہ نگار، ادیب، دانشور)

میں جہاں بھی جاتا ہوں تو میرے وہاں جانے کی وجہ ہمیشہ کوئی دلیل ہوتی ہے۔ محبت کو میں دلیل کے بعد مانتا ہوں کیونکہ میرا ایمان ہے کہ دلیل کے بغیر محبت ہوتی نہیں ہے۔ مجھے ملنے والے اور مجھے جاننے والے جانتے ہیں کہ میں کبھی کسی سے متاثر نہیں ہوتا اور میں نے کبھی نہیں کہا ہوگا کہ میں کسی آدمی سے impress ہوگیا ہوں بلکہ میں اپنے چاہنے والوں کو بھی منع کیا کرتا ہوں کہ کسی سے impress مت ہوں۔ کسی کے کام کی تعریف کیجئے کیونکہ impress ہوجانے سے آپ کی قابلیتوں کو زنگ لگ جاتا ہے۔ مگر میں آج یہ بتاتا ہوں کہ ایک دن میری ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب سے فون پر تفصیلی بات ہوئی، اُس گفتگو کے بعد میں بالکل سناٹے کی حالت میں اپنی کرسی کی ٹیک پر سر رکھ کر کافی دیر سوچتا رہا۔ میرے سامنے بیٹھے ہوئے شاہد صاحب نے پوچھا کہ خلیل الرحمٰن صاحب کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ دعا کیجئے کہ یہ شخص ہم سے جلد جدا نہ ہوجائے۔ اپنی پوری زندگی میں کسی شخص سے گفتگو کرنے کے بعد میری یہ حالت نہیں ہوئی۔ علم اور زبان وبیان پر عبور، دلیل اور دلالت، یادداشت اِس ایک شخص کو اللہ نے اِس قدر عطا کیا۔ میری ان سے دو دفعہ بات ہوئی ہے۔ اِس بات چیت سے میں اِس اندازے پر پہنچا کہ شاید مذہبی جماعتوں میں وہی ایک شخص ہے جو عالم کہلانے کا حقدار ہے اور وہی ایک شخص ہے جو مسلک سے بالاتر ہو کر دین کی خدمت کررہا ہے اور کرنا چاہتا ہے۔ میرا ڈاکٹر صاحب کو ادب بھرا سلام ہے۔

۳۷۔محترم افضل خان (ریمبو) (سینئر اداکار)

میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور اُن کے تمام رفقاءِ کار کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔چار دہائیوں کا یہ سفرِ علم، تحقیق، اصلاح اور قرآن وسنت کے علوم کے فروغ کے اعتبار سے قابلِ تعریف ہے۔تحریک منہاج القرآن ایک مذہبی اصلاحی تحریک ہے، اِس تحریک اور اِس کے بانی کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ اُنہوں نے ہر قسم کی فرقہ واریت اور انتہاء پسندی سے بالاتر ہوکر دین کی خدمت کی۔تحریک منہاج القرآن کا یہ بھی اعزاز ہے کہ اِس کے ساتھ وابستہ ہونے والوں کی بڑی تعداد کا تعلق نوجوان طبقہ سے ہے۔نوجوان ڈاکٹر طاہر القادری کی بات کو سنتے بھی ہیں اور مانتے بھی ہیں۔میں انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

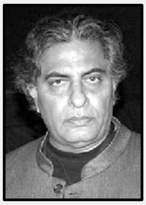

۳۸۔محترم عثمان پیرزادہ (سینئر اداکار،ڈائریکٹر،فلمساز)

منہاج القرآن نے تعلیم کے فروغ اور بچوں کی تعلیم وتربیت پہ جو کام کیا ہے، وہ قابلِ ذکر ہے۔ڈاکٹر صاحب نے امن کا پیغام دنیا بھر میں جس طریقے سے دیا ہے، وہ پاکستان کے لیے قابلِ قدر ہے۔میں دس پندرہ سال سے منہاج القرآن کے ایجوکیشن پروگرام کے ساتھ منسلک ہوں۔ یہاں بچے اور بچیوں کو باقاعدگی سے ایک اچھی ایجوکیشن مل رہی ہے۔کئی لوگوں کا خیال ہے کہ شاید مدرسہ کی طرح یہاں پر پڑھایا جاتا ہے، جبکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہاں دینی اور دنیاوی دونوں طرح کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہاں صرف اسلام نہیں بلکہ دیگر مذاہب کو بھی پڑھایا جاتا ہے۔ یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے کہ ڈاکٹر صاحب میں تنگ نظری نہیں ہے۔میں نے انہیں نہایت وسیع النظر اور وسیع الظرف پایا۔

۳۹۔محترم محمد شہباز سینئر (سابق کپتان قومی ہاکی ٹیم)

میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، اِن کی انسانیت اور مذہب کے لیے خدمات قابلِ ستائش ہیں۔تحریک منہاج القرآن کا نیٹ ورک پورے یورپ میں انسانیت کی خدمت کررہا ہے۔ہماری نوجوان نسل کو سیدھا راستہ دکھا رہا ہے۔ یہ ایک انتہائی قابلِ تعریف اقدام ہے۔میری دلی دعا ہے کہ تحریک منہاج القرآن تا قیامت زندہ رہے اور یہ اِسی طرح انسانیت کی اور مذہب کی خدمت کرتے رہیں۔

۴۰۔محترم صلاح الدین صلو (سابق ٹیسٹ کرکٹر)

میں شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔الحمد للہ! ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف دینی بلکہ دنیاوی تعلیم پر بھی خاص توجہ دی ہے۔جس کی سب سے بڑی مثال منہاج ایجوکیشن سوسائٹی اور منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا قیام ہے، جس سے ایک طرف تقریباً ڈیڑھ لاکھ طلبہ استفادہ کر رہے ہیں اور دوسری طرف یہ لوگ دن رات دُکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں ذمہ داریاں انجام دے رہی ہیں۔ یہ سب ایک شخص کی محنت اور کاوش کا نتیجہ ہے۔آج اُن کے اداروں کی دنیا بھر میں پذیرائی ہو رہی ہے اور لاکھوں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو صحت والی عمر طویل عطا فرمائے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

دلوں کو نور بخشو تا کہ گھر گھر میں اُجالا ہو   چراغوں سے اگر ہو بھی تو کتنی روشنی ہو گی

❁❁❁❁❁

خرم نواز گنڈاپور
ناظم اعلیٰ منہاج القرآن انٹرنیشنل

ہم خوش قسمت ہیں کہ شیخ الاسلام کی رہنمائی میں خدمت دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں

اپنے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو بصد احترام ان کی 70ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ان کی رہنمائی میں تحریک منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے خدمت دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ نے تحریر وتقریر کے ذریعے دنیا بھر کے مسلمانوں اور افراد معاشرہ تک دین اسلام کا امن اور محبت پر مبنی پیغام پہنچایا ہے اور وہ کرہ ارض کے ان خوش قسمت انسانوں میں شامل ہیں جنہیں اللہ نے جو صلاحیت دی انہوں نے اس کے استعمال کا حق ادا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مختصر عرصہ میں صدیوں پر محیط کام کیا ہے، ان کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ایسے نابغہ روزگار کسی ایک صدی میں پیدا ہوتے ہیں اور پھر صدیوں تک ان پر کام ہوتا رہتا ہے۔

بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان
نائب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل

منہاج القرآن کی شکل میں شیخ الاسلام نے امت کو اصلاحِ احوال اور کردار سازی کی سب سے بڑی تحریک دی

علوم وفنون کا کوئی شعبہ اور گوشہ ایسا نہیں ہے جس پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے قلم نہ اٹھایا ہو اور پھر اس کا حق ادا نہ کیا ہو۔ تحریک منہاج القرآن فی زمانہ اصلاحِ احوال اور نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اور اخلاق و کردار سازی کی سب سے بڑی تحریک ہے، اس کا سہرا شیخ الاسلام کے سر ہے، ہم جس خطہ ارض کے باسی ہیں یہاں اداروں کی بجائے افراد کو مضبوط بنانے کا کلچر اپنی گہری جڑیں رکھتا ہے مگر شیخ الاسلام نے افراد کی بجائے منہاج القرآن کو ایک مضبوط ادارہ بنایا کیونکہ وہ سمجھتے ہیں افراد کتنے ہی کامیاب و کامران کیوں نہ ہوں ان کی کامیابیوں کے ثمرات ان کی زندگی تک محدود رہتے ہیں جبکہ ادارے نسل در نسل رہنمائی کے ضامن ہوتے ہیں۔ میں انہیں ان کی 70ویں سالگرہ پر صدق دل اور صحت و تندرستی کی دعا کے ساتھ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

بھٹکی ہوئی ملت کو یہ منزل کا نشان دے — ہے رشد و ہدایت میں یگانہ میرا قائد
ہر آن ہے مصروفِ عمل قوم کی خاطر — اس مشن میں یکتا و یگانہ میرا قائد

ہم مصطفوی مشن کے عظیم قائد، سرمایہ وفخرِ ملت، اعتدال وتوازن پر مبنی ایک مضبوط آواز

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو ان کے

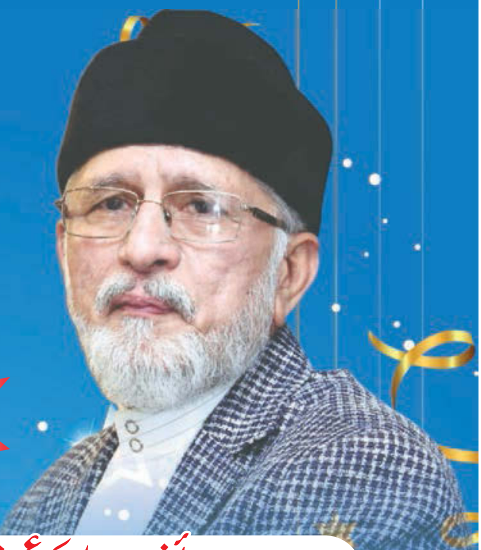

1951-2021ء
70 ویں

یوم پیدائش پر دل کی عمیق گہرائیوں سے ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

نسبتِ رسالت ﷺ کے فروغ و استحکام اور تعلیماتِ اسلام کو حقیقی معنوں میں عالمگیر سطح پر متعارف کروانے میں آپ کا کردار قابل ستائش ہے۔

دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کی جملہ کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے اور آپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔

سردار محمد حسین محی الدین

سردار محمد الیاس ڈوگر

سردار محمد حسن محی الدین

Minhaj University Lahore

Chartered by Government of Punjab

Recognized by the HEC in W3 Category

ADMISSIONS OPEN SPRING 21

100% Online Ready University

Admission Office is Open 7 Days a Week

Morning, Evening & Weekend Programs

Associate Degree Programs — MORNING & EVENING

Computer Sciences	Business Administration
Computer Networking	Accounting and Finance
Web Design and Development	Commerce
Physics & Double Math	Mass Communication
Zoology, Botany & Chemistry	Behavioral Science
Islamic Banking and Finance	Double Math
Human Resource Management	Education

BS Programs — MORNING & EVENING

Software Engineering	Physics	Islamic Economics, Banking & Finance	English
Chemical Engineering	Zoology, Botany	Library & Information Science	Urdu
Computer Sciences	Chemistry	Mass Communication	Education
Information Technology	Biochemistry	Political Science	History
Food Science & Technology	Mathematics, Statistics	Sociology	Pakistan Studies
Medical Lab Technology	Economics & Finance	International Relations	
Food and Nutrition	Commerce & Accountancy	Peace & Conflict Studies	

M.Phil Programs — WEEKEND

Computer Sciences	Mathematics	Library & Information Science	Theology & Religious Studies
Food Science & Technology	Statistics	Political Science	English
Clinical Nutrition	Economics & Finance	Sociology	Urdu
Zoology	Accounting, Finance	International Relations	Education
Botany	Business & Management Sciences	Criminology & Criminal Justice System	History
Biochemistry	Islamic Banking & Finance	Peace & Counter Terrorism Studies	Pakistan Studies

Business & Management Programs

- BBA (Morning)
- MBA Professional (Morning)
- MBA Executive (Weekend)

Ph.D Programs — WEEKEND

- Library & Information Science
- Political Science

APPLY ONLINE

https://admission.mul.edu.pk/

Undergraduate
Postgraduate

Main Campus, Madar-e-Millat Road, Near Hamdard Chowk, Township, Lahore

Universal Access Number (UAN) 03 111 222 685

www.mul.edu.pk
admission@mul.edu.pk
MinhajUniversityLahore
officialMUL

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قانونی خدمات

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے فیڈرل شریعت کورٹ پاکستان میں بطور مشیر وفاقی شرعی عدالت کو اہم ایشوز پر رہنمائی مہیا کی

آپ نے بطور پروفیسر آف لاء پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں ایل ایل بی اور ایل ایل ایم کے طلباء کو قانون پڑھایا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ہمہ جہت شخصیت جدید وقدیم علوم کا حسین امتزاج ہے۔ تمام شعبہ حیات میں آپ کی خدمات کے سب معترف ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی ہمہ جہت شخصیت جس طرح مذہب، اخلاقیات، معاشیات، سیاسیات اور روحانیت میں اپنا ایک اہم مقام رکھتی ہے، اسی طرح قانونیات میں بھی وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ حقیقتاً ایک ایسی ہی انقلابی شخصیت ہیں جو ہر شعبۂ حیات پر مکمل گرفت رکھتی ہے اور پاکستان اور عالمِ اسلام کی قیادت کا حق رکھتی ہے، انہی کی قیادت میں مصطفوی انقلاب کے ذریعے ایک اسلامی، فلاحی ریاست کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوسکتا ہے۔

آپ نے 1974ء میں پنجاب یونیورسٹی لاء کالج سے فرسٹ ڈویژن میں ایل ایل بی کا امتحان پاس کیا اور 1976ء سے جھنگ میں شعبۂ وکالت سے منسلک ہو گئے۔ دو سال بحیثیت ایڈووکیٹ پیشہ وکالت سے وابستہ رہنے کے بعد پنجاب یونیورسٹی لاء کالج میں اسلامک لاء کے لیکچرر کی حیثیت سے اپنی خدمات کا آغاز کیا۔ اس دوران اپنی نوعیت کا منفرد اور تاریخی واقعہ پیش آیا کہ اسلامک فلاسفی اور اجتہاد پر جناب اے کے بروہی نے طلبہ کو لیکچرز دیئے تو بعد ازاں جب انہی موضوعات پر آپ نے بھی لیکچرز دیئے تو طلبہ نے موازنے کے بعد آپ کو انتہائی برتر پایا اور 500 طلبہ نے اعترافاً آپ کو باقاعدہ سیلوٹ پیش کیا۔

پنجاب یونیورسٹی لاء کالج نے شاندار خدمات کے اعتراف کے طور پر 1983-88ء میں ایل ایل ایم کے شعبہ اسلامک قانون سازی کا انچارج اور پروفیسر مقرر کیا اور آپ نے پنجاب یونیورسٹی لاء کالج کے پروفیسر کی حیثیت سے ایل ایل بی اور ایل ایل ایم کے طلبہ کو قانون کے موضوعات پر پُر مغز اور تحقیقی لیکچرز Deliever کئے۔ اپریل 1986ء میں پنجاب یونیوسٹی نے آپ کو پی ایچ ڈی کا مقالہ بعنوان Punishment in Islam, their classification & Philosophy پیش کرنے پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری فیڈرل شریعت کورٹ پاکستان کے مشیر بھی رہ چکے ہیں، آپ نے بہت اہم مقدمات میں وفاقی شرعی عدالت کی عمومی طور پر رہنمائی کی جس کا اعتراف مقدمات کے فیصلہ جات میں بھی کیا گیا اور آپ کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے شریعت اپیلیٹ بنچ کا مشیر نامزد کردیا گیا۔ آپ نے 1981ء تا 1988ء اعلیٰ عدالتوں کے مشیر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ آپ فیڈرل شریعت کورٹ اور سپریم کورٹ کے اہم دینی وقومی امور کے مقدمات میں خصوصی دلائل بھی پیش کرچکے ہیں۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور مشرقی بعید کی یونیورسٹیوں میں مذاکروں، سیمینارز اور اجتماعات میں قانون کے موضوع پر اعزازی لیکچرز دیئے۔ آپ نے ملکی اداروں مسلح افواج، سول سروسز اکیڈمی، نیپا، ایڈمنسٹریٹو سٹاف کالجز، جیل خانہ جات، کالجز، مختلف محکمہ جات اور مختلف فورمز میں اردو، انگریزی اور عربی زبانوں میں لیکچرز دیئے اور

مقالہ جات پڑھے ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے بارایسوسی ایشن میں بھی لا تعداد خطابات کئے ہیں۔ بارایسوسی ایشن ملک کا ایک حساس اور باشعور فورم ہوتا ہے جہاں ملک کا دانشور طبقہ ملکی حالات میں نظریاتی وعملی طور پر اپنا کردار ادا کر رہا ہوتا ہے۔ بارایسوسی ایشن سے خطاب کرنا جہاں قائدین کے لئے ایک کٹھن مرحلہ ہوتا ہے وہاں انتہائی اعزاز اور فخر کی بات بھی ہے۔

آپ کی قانون دانی اور قانون فہمی کی خصوصیت کی بار معترف ہے۔ بار کے فورمز پر آپ کے خطابات اور لیکچرز ایک بہت قیمتی اثاثہ ہیں۔ لیکچرز کے اختتام پر آپ اراکینِ بار کو خطاب کے موضوع اور دیگر موضوعات سے متعلق سوالات کرنے کی کھلی دعوت دیتے۔ آپ نے ملک گیر پیمانے پر ہائی کورٹ بارایسوسی ایشنز اور ڈسٹرکٹ بارایسوسی ایشنز سے خطابات کئے۔ آپ نے اسلامی تصورِ قانون، آئین، موجودہ عدالتی نظام اور ججوں کے مسائل اور ان کے حل کے لئے بھی مختلف پیکجز پیش کئے ہیں۔

شیخ الاسلام کی قانون پر کتب

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قانون پر درجنوں کتب اور 150 سے زائد لیکچرز اور خطابات آڈیو، ویڈیو ریکارڈنگ میں بھی دستیاب ہیں۔ موضوعاتِ قانون پر آپ کی درج ذیل کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ جن میں اکثر قانون کے کسی خاص موضوع کا احاطہ کرتی ہیں جبکہ کئی ایک ایسی ہیں جن میں ضمناً قانون و آئین کی تشریحات و توضیحات موجود ہیں:

۱۔ اسلامی قانون کی بنیادی خصوصیات
۲۔ اسلامی اور مغربی تصورِ قانون کا تقابلی جائزہ
۳۔ اجتہاد اور اس کا دائر کار ۴۔عصرِ حاضر اور فلسفۂ اجتہاد
۵۔ اسلام میں سزائے قید اور جیل کا تصور
۶۔ جرم، توبہ اور اصلاحِ احوال
۷۔ اسلام کا تصورِ اعتدال وتوازن
۸۔ سیاسی مسئلہ اور اس کا اسلامی حل
۹۔ شریعت بل 1991ء کا جائزہ
۱۰۔ احکامِ اسلام اور تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ
۱۱۔ تحقیقِ مسائل کا شرعی اسلوب
۱۲۔ تاریخ فقہ میں ہدایہ صاحب ہدایہ کا مقام
۱۳۔ نص اور تعبیرِ نص ۱۴۔عصرِ حاضر کے جدید مسائل
۱۵۔ سیرت الرسول ﷺ (مقدمہ)
۱۶۔ میثاق مدینہ (کائنات انسانی کا پہلا تحریری دستور)
۱۷۔ Islamic Penal System and Philosphy
۱۸۔ Islam and Criminality
۱۹۔ Islamic Concept of law
۲۰۔ Islamic Concept of crime
۲۱۔ Islam the state religion
۲۲۔ Legal character of Islamic Punishments
۲۳۔ Legal structure of Islamic Punishments
۲۴۔ Classification of Islamic Punishments
۲۵۔ Quranic basis of constitutional theory
۲۶۔ Islamic philosophy of punishements
۲۷۔ philosophy of Ijtihad and Modern world
۲۸۔ Islam in various perspectives
۲۹۔ Quranic Philosophy of benevolence
۳۰۔ Quranic concept of Human guidance
۳۱۔ Islamic Philosophy of Human life
۳۲۔ Islamic concept of Human nature
۳۳۔ Islam and freedom of human will
۳۴۔ الجریمة فی الفقه الا سلامی
۳۵۔ التصور التشریعی للحکم الا سلامی
۳۶۔ فلسفه الا جتهاد و العالم المعاصر
۳۷۔ الا قصادالا ربو ی و النظام المصرفی الا سلامی

قانون سے متعلقہ آپ کی تحقیقی کاوشوں کا ایک بڑا ذخیرہ ابھی مسودات کی شکل میں موجود ہے اور اشاعت کا منتظر ہے۔

بطورِ قانون دان عملی کاوشیں

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ایک قانون دان کی حیثیت سے ملک وقوم اور امتِ مسلمہ کے لئے خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ آپ کی خدمات کا دائر کار اتنی وسعت اختیار کرگیا ہے کہ ماہرینِ قانون آپ کو مفکرِ قانون، قانون ساز شخصیت، نظام ساز شخصیت اور نقاد کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ قانون دان کی حیثیت سے آپ کی تاریخی خدمات درج ذیل ہیں:

ا۔ ''رجم'' ایک حد

فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان نے 1979ء میں رجم کے حد ہونے کے انکار پر فیصلہ دیا جس پر ڈاکٹر صاحب نے رجم کے حد ہونے پر بھرپور دلائل دیئے، جس پر فیڈرل شریعت کورٹ نے 20 جون 1982ء کو اپنا سابقہ فیصلہ واپس لیا اور اسلامی ریاست میں رجم کا حد ہونا تسلیم کیا۔

۲۔ توہینِ رسالت ﷺ کی سزا موت

فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان میں توہینِ رسالت کی سزائے موت بطورِ حد کیس کی سماعت ہوئی۔ دیگر قانون دان اور اسلامک سکالرز کے ساتھ آپ نے بھی دلائل دیئے۔ آپ نے قرآن وسنت، آثارِ صحابہ اور آئمہ واسلاف کے اقوال سے توہینِ رسالت کے مرتکب کی سزائے موت کو ثابت کیا۔

۳۔ قادیانیوں کیلئے شعائر اسلام کے استعمال پر پابندی

قادیانیوں نے فیڈرل شریعت کورٹ میں شعائرِ اسلام اور علاماتِ اسلام کے استعمال کیلئے اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق اور مذہبی آزادی کی حدود پر مبنی کیس دائر کیا تو ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس کیس کے اخراج پر پر زور دلائل دیئے۔ لہٰذا عدالت نے 20 جولائی 1984ء کو یہ کیس خارج کردیا۔

۴۔ شریعت بل 1991ء کا قانونی و عملی محاکمہ

1991ء میں حکومت نے جب سرکاری شریعت بل 1991ء قومی اسمبلی سے منظور کروایا تو وہ شخصیت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہی کی تھی جنہوں نے اس کے قانونی و عملی کمزور پہلوؤں پر مبنی ایک مقالہ شائع کروایا جو متعلقہ شعبہ جات و شخصیات کے علاوہ عوام الناس میں بھی تقسیم کروایا۔

۵۔ مروّجہ انتخابی نظام کی تبدیلی کی سفارشات

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے 1993ء میں چیئرمین پاکستان عوامی تحریک اور نیشنل ڈیموکریٹک الائنس کے وائس چیئرمین کی حیثیت سے مروّجہ انتخابی نظام کی جگہ پاکستان کے سیاسی، سماجی اور اقتصادی صورتحال میں قابلِ عمل متناسب نمائندگی کا شورائی نظام سفارشات اور اصلاحات کے ساتھ پیش کیا۔

۶۔ احتساب قوانین

آپ نے 1996ء میں احتساب کے نظام کے قیام کی تحریک شروع کی اور بعدازاں حکومت کے جاری کردہ احتساب آرڈیننس کا باقاعدہ تنقیدی جائزہ لیا اور قابلِ عمل سفارشات پیش کیں جو آج تک احتساب قوانین میں وقفہ وقفہ سے شامل کی جاتی رہی ہیں۔ آپ نے انتخابات سے قبل احتساب کے عمل پر زور دیا اور لاکھوں افراد نے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قیادت میں احتساب مارچ کیا۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے 2001ء میں اس وقت کی حکومت نے احتساب قوانین کے موضوع پر طویل نشست کی جس میں آپ نے احتساب قوانین کا ریفارمز پیکج پیش کیا۔ بعدازاں حکومت نے قوانین میں ترامیم کرتے ہوئے اپنی پالیسی میں ان ریفارمز کو شامل کیا۔

۷۔ حقوقِ نسواں کا چارٹر آف ڈیمانڈ

1996ء میں تحفظِ ناموسِ نسواں کنونشن منعقد کیا، جس میں بیجنگ میں منعقد ہونے والی عالمی کانفرنس میں عریانی، فحاشی اور عورتوں کی اخلاقی بے راہ روی و مادر پدر آزادی کی خاطر کی جانے والی قانون سازی کی مذمت کی اور تحفظِ ناموسِ نسواں اور حقوقِ نسواں کے چارٹرز آف ڈیمانڈ پیش کئے۔ جس میں آپ نے قرآن وسنت کی روشنی میں عورتوں کے حقوق وفرائض اس طرح بیان کیے کہ مغرب کی فکر بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکی۔

۸۔ متفرق قانونی خدمات

ا۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے پاکستان میں اختیارات کو Decenterlize کرنے اور عوام کو شریک اقتدار کرنے کے لئے لوکل گورنمنٹ کا مکمل پلان دیا بعدازاں گورنمنٹ نے Adopt کرکے عملاً اس کو نافذ بھی کردیا ہے۔

۲۔ آپ نے مختلف پریس کانفرنسز میں الیکشن ریفارمز، آئینی ریفارمز، عدالتی قانونی اور پالیمانی ریفارمز کے حوالے سے مختلف پیکیج پیش کئے ہیں، انہیں حکومتی، سیاسی، بار و بنچ اور عوامی عدالتوں میں بڑی پذیرائی حاصل ہوئی اور بعدازاں آنے والی

قانونی اصلاحات میں ان کو شامل بھی کیا گیا۔

۳۔ آزاد، بالا دست اور خود مختار عدلیہ پر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے پریس کو مختلف انٹرویوز اور مقالات پیش کیے۔

۴۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے میثاق مدینہ کا Constitutional Analysis کرکے قانون کی دنیا میں ایک تاریخی کارنامہ بھی سرانجام دیا ہے جسے اہلِ قانون نے بے حد سراہا ہے۔

۵۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے پارلیمنٹ میں بطورِ پارلیمانی لیڈر (MNA) لیگل فریم ورک آرڈر کی قانونی حیثیت پر بحث کے دوران اپنا مدلّل مؤقف پیش کیا، جس کی پارلیمانی وعوامی حلقوں میں پذیرائی ملی۔

۶۔ عدالتی اختیارات کی Decentralization کے حوالے سے آپ نے تصور پیش کیا ہے کہ وفاقی سطح پر وفاق اور صوبوں کے معاملات کے حل کے لیے فیڈرل کورٹ جبکہ اپیلوں کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹس صوبوں کی سطح پر اور ہائی کورٹس ڈسٹرکٹ کی سطح پر لے آئیں تاکہ عوام کو فوری انصاف میسر آئے۔

۹۔ قانونی مسائل کے حل کے لیے نشاندہی

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری صرف مفکر ہی نہیں کہ صرف مسائل کی نشاندہی کریں بلکہ آپ وکلاء کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اور ان کی صحیح نہج پر تربیت کرنے کے لیے عملی اقدامات بھی کرتے ہیں۔ 26 فروری 2000ء کو آل پنجاب پام لائرز کنونشن میں 7 نکاتی Judicial Reforms Package کا اعلان کیا کہ

I۔ بڑے شہروں میں لیگل ایڈ ڈیپارٹمنٹ قائم کئے جائیں۔

II۔ غریب عوام کی مدد کے لئے یونین کونسل کی سطح تک سرکاری فری لیگل ایڈ سیلز کا قیام عمل میں لایا جائے جہاں عوام کو وکلاء کی خدمات مفت ملیں اور وکلاء کو فیس حکومت ادا کرے۔

III۔ رہنمائی برائے قانون کیلئے لاء سینٹرز قائم کئے جائیں۔

IV۔ جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے Dispute resolving Society قائم کی جائیں تاکہ عدالتوں سے بوجھ کم ہوسکے۔

V۔ پنچائتی / مصالحتی کورٹس بنائی جائیں

VI۔ Law reform commission کے دائرہ کار اور دائرہ اختیار کو بڑھایا جائے۔

VII۔ وکلاء کی بہبود کیلئے Legal Profession reforms کا قیام عمل میں لایا جائے۔

۱۰۔ سیاسی و انتخابی اصلاحات کے لیے قانونی کاوشیں

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مورخہ 23 دسمبر 2012ء کو مینار پاکستان کے سائے تلے سیاست نہیں ریاست بچاؤ کے بامقصد اور حقیقت پر مبنی نعرہ کے ساتھ ملک پاکستان کی مجبورومقہور عوام کی دادرسی کے لئے اور موجودہ سیاسی، انتخابی اور معاشی استحصال سے نجات دلانے کیلئے لاکھوں افراد کے اجتماع میں نظام کی تبدیلی، انتخابی اصلاحات اور آئین پاکستان کے آرٹیکلز:

3, 9, 37, 38, 38 (a), 38 (d), 38 (e), 62(F), 63(I, O), 218 (III), 254 کا تفصیل سے ذکر کیا کہ ان آرٹیکلز پر فوری طور پر عملدرآمد ہوجائے تو سیاست کو جاگیرداروں، سرمایہ داروں، وڈیروں اور جابروں کے ظلم، استحصال اور جبر کے نظام سے پاک کیا جا سکتا ہے اور 22 کروڑ عوام کو ان کا حق دلایا جاسکتا ہے۔ نظامِ انتخاب اور نظامِ سیاست کی درستگی سے ملک سے سیاسی اور معاشی استحصال کا خاتمہ ہوسکتا ہے اور ریاستِ پاکستان جن خطرات میں گھری ہوئی ہے، اسے ان خطرات اور گرداب سے نکال کر محفوظ و مامون کیا جاسکتا ہے۔

☆ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مورخہ 13 جنوری 2013ء کو آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، حقیقی جمہوریت کے قیام، استحصالی نظام کے خاتمے اور انتظامی اصلاحات کیلئے ملکی سیاسی تاریخ کا پہلا پُرامن لانگ مارچ کیا جس میں لاکھوں افراد نے عوام دشمن فرسودہ نظامِ انتخاب کے خلاف نفرت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے انتخابی اصلاحات کا ویژن دیا تھا۔ 2013ء میں اس وقت کی حکومت کے ساتھ ایک تحریری معاہدہ بھی کیا تھا، جس کی دستاویز آج بھی محفوظ ہے، اس پر عمل کر کے ملکی حالات میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔ افسوس ''سٹیٹس کو'' سیاسی قوتوں نے عوامی رائے کو دباتے ہوئے انتخابی اصلاحات نہیں ہونے دیں۔ حکومت اور سیاسی جماعتیں اگر چاہتی ہیں کہ الیکشن شفاف ہوں، ملک مستحکم ہو تو وہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے ویژن کو اختیار کریں۔

☆ پاکستان عوامی تحریک نے 11 مئی 2013ء کو ملک بھر کے تمام بڑے شہروں میں کرپٹ نظامِ انتخاب کے خلاف دھرنا دیا جس میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نئے نظام کا حکومتی وانتظامی ڈھانچہ اور سستے وفوری عدل وانصاف کی فراہمی کی پالیسی قوم کے سامنے پیش کی اور ملک کے پسے ہوئے طبقات اور غریب عوام کی خوشحالی کیلئے 10 نکاتی انقلابی پروگرام قوم کے سامنے رکھا۔ اسی طرح ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے انقلابی اقدامات پر عملدرآمد کرکے وسائل کی کس طرح دستیابی ہوسکتی ہے، اس کا مکمل عملی خاکہ بھی پیش کیا۔

۱۱۔ لائرز ونگ کا قیام

ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زیر سرپرستی پاکستان عوامی تحریک (لائرز ونگ) عوامی لائرز موومنٹ، پاکستان PALM (پام) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے نصب العین میں درج ذیل امور شامل ہیں:

۱۔قرآن وسنت کے نظامِ قانون کی بالادستی

۲۔فروغِ شعور ۳۔انسانی حقوق کا تحفظ

۴۔قانون کی حکمرانی ۵۔ امن وسلامتی

۶۔وکلاء کے حقوق کا تحفظ ۷۔احتساب

☆ PALM کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں:

۱۔ قرآن وسنت پر مبنی نظام قانون کی بالادستی، فروغ شعور، عوامی مسائل پر بیداری، قانون کی حکمرانی، امن وسلامتی اور وکلاء کے حقوق کے تحفظ کیلئے جدوجہد کرنا۔

۲۔ فری عوامی لیگل ایڈسیلز تشکیل دینا

۳۔ قانونی، آئینی، اسلامی اور ملکی مفاد کے امور پر ہائی کورٹس، فیڈرل شریعت کورٹس اور سپریم کورٹ وغیرہ میں مقدمات دائر کرنا۔

۴۔ حقوق انسانی کونسل تشکیل دینا۔

۵۔ اسلامک لاء ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قائم کرنا۔

۶۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی فکر اور لاء تصانیف کو فروغ دینا اور اسلامی قوانین پر آپ کی اجتہادی کاوشوں کو منظم کرنا۔

۷۔ ملکی، قومی اور عدالتی نظام کی بہتری کیلئے جدوجہد کرنا۔

۸۔ لاء کورسز اور لاء کالجز تشکیل دینا۔

۹۔ ججز، وکلاء اور دیگر دانشور افراد کے باقاعدہ فورمز منعقد کروانا جس میں باقاعدگی سے ملکی، قومی اور بین الاقوامی معاملات زیر بحث لائے جائیں تاکہ ان پر حتمی نظام وضع ہو۔

۱۰۔ عوامی مسائل کے حل کیلئے حکومتی محکمہ جات اور غیرحکومتی فلاحی تنظیمات سے اشتراکِ عمل۔

۱۱۔ اپنی مدد آپ کے تحت وکلاء کے حقیقی مسائل کے حل کیلئے جدوجہد کرنا اور بار کے حقیقی مقاصد کو فروغ دینا اور ترجیحاً نوجوان وکلاء کے مسائل کو حل کرنا۔

۱۲۔ اسلامی قوانین پر اجتہادی نقطہ نظر کے حصول کیلئے سیمینارز، کانفرنسز اور ورکشاپس کرنا۔

۱۳۔ دیگر مسلم ممالک کی وکلاء تنظیمات سے روابط کو اس طرح فروغ دینا کہ جو وکلاء ونگ کے اغراض و مقاصد کے فروغ کیلئے ممد و معاون ثابت ہوں۔

❁❁❁❁❁

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری بطورِ منتظم

منہاج القرآن اسلامی تعلیمات کے فروغ کے ساتھ ساتھ
ایک ماڈل انتظامی، اصلاحی، تربیتی ادارہ ہے

ڈاکٹر طاہر القادری نے مالیاتی اور انتظامی نظم و نسق کے لئے بہترین ایڈمنسٹریٹرز اور ادارے تشکیل دیئے

محمد اقبال چشتی☆

دنیا کی نامور شخصیات کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ کوئی بھی معروف و مشہور شخصیت جہاں دیگر خوبیوں سے مالا مال ہوتی ہے، اُن میں سے ایک اہم خوبی ان کا معاملات کو اَحسن انداز میں منظّم کرنا ہے۔ کوئی بھی شخصیت انتظامی صلاحیتوں کے بغیر زمانے کے تقاضوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اس مسلّمہ حقیقت سے کوئی بھی شخص انکار نہیں کرسکتا کہ زندگی میں درپیش معاملات کو نظم و نسق کے سانچے میں ڈھالے بغیر کوئی بھی اعلیٰ کارنامہ سر انجام نہیں دیا جا سکتا۔ انفرادی نوعیت کے اہم معاملات بھی نظم و نسق کے متقاضی ہوتے ہیں۔ کسی بھی کام کو منظّم کرنے کے لیے پہلے اس پر کار بند ہونے کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے کہ اَفراد کی قوت تنظیم میں ہے۔ جو اس راز کو پالیتا ہے وہ اپنی انفرادیت کو اجتماعیت کے لیے قربان کر دیتا ہے۔

قرآنِ کریم وہ آفاقی کتاب ہے جو ہمیں ہر مسئلہ اور مشکل میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ نظم و نسق انسانی زندگی کی ایک اہم ضرورت اور ناقابلِ گریز خوبی ہے جس سے بے اعتنائی برتنا ممکن نہیں۔ قرآن کریم جہاں دیگر معاملات میں امتِ مسلمہ کی راہنمائی کرتا ہے وہیں پر انتظام و تنظیم کی اہمیت و اِفادیت کے متعلق درس بھی دیتا ہے۔ ذیل میں چند آیات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ o اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ. (الشعراء، ۲۶: ۵۳-۵۴)

’’پھر فرعون نے شہروں میں ہرکارے بھیج دیےo (اور کہا) بے شک یہ (بنی اسرائیل) تھوڑی سی جماعت ہے۔‘‘

لغتِ عرب کے مطابق شرذمة: سے مراد یہ ہے کہ

’’هي المجموعة المتفرقة وغير المنظمة‘‘

(ابن منظور افریقی، لسان العرب، ج۱۲، ۳۲۲)

’’ایسی جماعت جو متفرق اور غیر منظّم ہو۔‘‘

۲۔ دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ. (النمل، ۲۷: ۱۷)

’’اور سلیمان (علیہ السلام) کے لیے ان کے لشکر جنوں اور انسانوں اور پرندوں (کی تمام جنسوں) میں سے جمع کیے گئے تھے، چنانچہ وہ بغرضِ نظم و تربیت (ان کی خدمت میں) روکے جاتے تھے‘‘۔

اس آیت میں بھی مذکورہ جن و انس اور پرندوں کی اَنواع واَقسام کے حُسنِ نظم و نسق کے بارے میں بتایا جارہا ہے کہ کس طرح وہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے حاضر کئے جاتے تھے۔

۳۔ تیسرے مقام پر اللہ رب العزت نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ. (الصّف، ۶۱: ۴)

’’بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو (ظلم کے خاتمے اور حق کی مدد کے لیے) اُس کی راہ میں (یوں) صف بستہ ہوکر لڑتے ہیں۔ گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں‘‘

اس آیت میں بھی واضح طور پر جماعت کے نظم و نسق کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں یکجا ہونے کے متعلق بیان کیا

☆ ریسرچ سکالر FMRi

گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ رب العزت ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اپنے جانوں کو جہاد کے مختلف مراحل میں منظّم رکھتے ہیں اور ایک مضبوط دیوار کی مانند یکجا ہوتے ہیں۔

☆ قرآن مجید کی طرح احادیثِ نبویہ ﷺ میں بھی ''نظم و ضبط'' کی اہمیت و افادیت کی طرف توجہ مبذول کروائی گئی ہے:

۱۔ سیدہ عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ. (بخاری، الصحیح، ج۵، ص۲۳۷۳، رقم: ۶۱۰۰)

''کسی بھی کام کو مداومت، مواظبت اور تسلسل کے ساتھ جاری رکھنا اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔''

اس حدیث کی روشنی میں کسی بھی کام کو نظم کے ساتھ کرنے اور تسلسل کے ساتھ انجام دینے کی اہمیت و فضیلت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس حدیث کے دوسرے اور آخری حصے میں اس بات پر توجہ مرکوز کروائی گئی ہے کہ اگرچہ کام مقدار میں تھوڑا ہو مگر تسلسل کے ساتھ کیا جائے تو اُس کے ثمر آور اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

۲۔ روز مرہ معاملات کو ایک خاص نظم سے انجام دینا ہمارے اَسلاف کے نزدیک ناگزیر عمل تھا۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا جب آخری وقت آیا تو آپ نے سیدنا حسن وسیدنا حسین علیہما السلام کو بلایا اور فرمایا:

أُوْصِيْكُمَا بِتَقْوَى اللهِ ...وَالتَّثَبُّتُ فِي الْأَمْرِ.

(محمد بن جریر الطبری، تاریخ الرسل والملوک، ج۵، ص۱۴۷)

''میں تم دونوں کو اللہ سے ڈرنے اور معاملات میں تسلسل وتثبّت کی وصیت کرتا ہوں۔''

۳۔ علامہ ابن الحدید نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی آخری وصیت کو نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

أُوْصِيْكُمَا بِتَقْوَى اللهِ ...وَنَظْمِ أَمْرِكُمْ. (ابو حامد عز الدین عبد الحمید بن ہبۃ اللہ، شرح نہج البلاغۃ، ج۱۷، ص: ۵)

''میں تم دونوں کو اللہ سے ڈرنے اور معاملات کو منظّم کرنے کی وصیت کرتا ہوں''۔

مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی اس نصیحت پر غور وخوض کرنے سے بھی ہم پر عیاں ہوتا ہے کہ کوئی بھی کام اُس وقت تک فائدہ مند نہیں ہوتا جب تک مستقل مزاجی کے ساتھ منظّم ہو کر اُسے سرانجام نہ دیا جائے۔

کسی اَمر کے منظّم ہونے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ کامیاب لوگ وہی ہوتے ہیں جو اپنے معاملات کو منظّم کرنا جانتے ہیں۔ ایک عام آدمی بھی اگر اپنی زندگی میں نظم و نسق کا پابند نہ ہو اور اُس کے لباس، افکار، گفتگو اور معاملاتِ زندگی میں نظم و ترتیب اور اعتدال و توازن نہ ہو تو ایسا فردِ واحد بھی معاشرے میں اپنی شخصیت برقرار نہیں رکھ سکتا اور نہ اُس کی قدر و منزلت ہوتی ہے۔

اسی طرح تحریکوں کے نظم و ضبط کے لیے بھی پہلے شخصیت کا منظّم ہونا ضروری ہوتا ہے کیوں کہ کارکنان قائد و لیڈر ہی کی شخصیت کا عکس ہوتے ہیں۔ ایک منظّم قائد کی یہ بھی خوبی ہوتی ہے کہ وہ اپنے کارکنان کو اپنے ہی سانچے میں ڈھالتا اور اُنہیں نظم و نسق پر کاربند کرتا ہے۔ گویا حقیقی لیڈر کی خصوصیات میں سے ایک اہم اور اعلیٰ خصوصیت ''منظّم'' ہونا ہے۔

اس پہلو سے اگر ہم شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی عبقری اور علمی شخصیت کا مطالعہ کریں تو یہ بات بغیر کسی اِلتباس و اِرتیاب کے واضح ہوتی ہے کہ آپ کی زندگی میں نظم و نسق کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ آپ نے ہمیشہ نظم و نسق کے ساتھ اپنے معاملات کو بخوبی انجام دیا۔ ایک فردِ واحد نے کس طرح پہلے دن سے خود کو منظّم کر کے اَن تھک محنت کرنا شروع کی اور اندرون ملک، بیرون ملک، مرکز کے انتظامات، یہاں پر موجود نظامتیں، ان میں موجود احباب کی ٹریننگ سب کچھ انتظامی صلاحیتوں ہی کی بدولت کیا۔ دنیا کی بڑی اور کامیاب کمپنیاں اپنے ورکرز میں ماہرانہ انتظامی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے ہائی پروفائلڈ سکلز ڈویلپر کمپنیز کی خدمات حاصل کرتی ہیں مگر شیخ الاسلام کا کمال یہ ہے کہ آپ نے اپنی تحریک اور اُس کے ذیلی اداروں میں کام کرنے والے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ورکرز کو خود تیار کیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے احیائے اسلام، تجدیدِ دین، اصلاحِ احوال، فروغ و تبلیغ اسلام اور انسانیت کی بھلائی کے لیے جس مصطفوی مشن کا آغاز کیا تھا، آج دنیا کے

90 سے زائد ممالک میں اس تحریک کا کام جس خوبصورتی اور کامیابی کے ساتھ جاری و ساری ہے، یہ تمام آپ کی انتظامی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

شیخ الاسلام نے جب اپنے تنظیمی معاملات کی ابتداء کی تو آپ کے ذہن میں پہلے سے ایک نظم ونسق موجود تھا اور اس پر چلتے ہوئے آپ نے اتنی بڑی تحریک قائم کی جس کی تنظیمات یو سی کی سطح تک موجود ہیں۔ آپ کی انتظامی صلاحیتوں کا کمال ہے کہ دنیا کے نوے سے زائد ممالک اور پاکستان کی تمام تنظیمات ۳۶۵ ایم بلاک ماڈل ٹاون یعنی مرکزی سیکرٹریٹ منہاج القرآن کی ایک ہی چھت تلے ڈیل کی جاتی ہیں۔ اگرچہ ہر فورم جیسے علماء کونسل، نظامتِ دعوت و تربیت، ویمن لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ، یوتھ لیگ، منہاج ایجوکیشن سوسائٹی، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن وغیرہ اپنی حیثیت میں خودمختار ہیں مگر سب کے سب شیخ الاسلام اور آپ کی ٹیم کے وضع کردہ ایک دستور کے پابند ہیں۔

شیخ الاسلام نے ایک ورکر کی انفرادی زندگی کے نصب العین، حصولِ نصب العین کے محرکات، طریق کار، عملی اساس، جدوجہد کا نمونہ کمال، جدوجہد کا معیارِ عمل، قواعدوضوابط، باقاعدہ ادارتی تنظیم، اس کا مفصل لائحہ عمل، تفصیلی پروگرام اور قومی زندگی میں رونما ہونے والے مختلف تغیرات، بگاڑ اور اس کی اصلاح کا مکمل نصابِ تعلیم وتربیت اپنی کتب و خطابات کے ذریعے دیا اور پھر اپنی نگرانی میں مختلف پراجیکٹس کے ذریعے اس کی عملی صورت کو بھی دنیا کے سامنے پیش کردیا۔

مرکزی تنظیم کو متعدد نظامتوں اور ڈائریکٹوریٹس پر قائم کیا، جن کے عہدیدار اعلیٰ کوالیفائیڈ، تجربہ کار اور پیشہ ور تحریکی احباب ہیں۔ مالیاتی اور انتظامی امور کو بطریقِ احسن نبھانے کے لئے مالیاتی اور انتظامی نظام العمل میں مناسب قواعد وضوابط پوری طرح منضبط ہیں۔ مالیات کے علاوہ ایک مرکزی نظامت مالیات کام کر رہاہے جس کی محاسباتی نگرانی کا فریضہ شعبہ احتساب (Audit wing) سرانجام دیتا ہے۔

ہنرمند افرادی قوت کی فراہمی (Human Resourse Development) کا عمل نظامتوں اور ڈائریکٹوریٹس کی سطح پر ہونے کے علاوہ شعبہ تربیت (Traning wing) کی ذمہ داریوں میں بھی شامل ہے جو اپنے گوناگوں اور متنوع کورسوں کے ذریعے، تحریکی اور غیرتحریکی ایکسپرٹس اور مختلف یونیورسٹیوں کے پروفیسروں کے ذریعے پیشہ وارانہ تعلیم اور عملی تربیت کا بندوبست کرتی ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کی براہ راست نگرانی میں تحریک منہاج القرآن کا عظیم الشان HRD پروگرام جاری ہے جس کا مقصد وحید مذہبی گروہ بندی، فرقہ بازی، تفرقہ پرستی اور دہشت گردی سے پاک ایک ایسے پاک صاف اور صالح معاشرہ کی تشکیل ہے کہ جس کی بنیاد احترامِ انسانیت اور تکریمِ آدمیت پر قائم ہو اور جو موجباتِ غم، بھوک اور بلا تفریقِ رنگ ونسل اور زبان و مذہب، جہالت سے معاشرے کو پاک کرنے کی جدوجہد کا عزم رکھتا ہو۔

فطرتِ اسلامی کے زریں اصولوں اور خصائص میں سے اعلی درجہ یہ ہے کہ برائی کا قلع قمع کیا جائے اور کم اَزکم یہ کہ اُس برائی کو دِل سے براسمجھا جائے۔ جب ہر طرف اندھیروں کا راج اور اطراف و اَکناف میں قنوط و یاس پھیل چکی ہو، تعصّب، مادیت پرستی، لادینیت اور فرقہ واریت کا پرچار ہو تو ایسے نازک لمحات میں کوئی ایسی صاحبِ دعوت وعزیمت شخصیت ہونی چاہیے جو ان معاملات کوسلجھانے کے لیے اپنی فکری، علمی، روحانی اور دعوتی اور انتظامی صلاحیتوں کے ذریعے امتِ مسلمہ کے مستقبل کو درست سمت کی طرف گامزن کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس عبقری شخصیت کے ساتھ اَفراد کی ایک ایسی منظّم جماعت ہو جو اُس کے شانہ بشانہ چلے اور لوگوں کی قنوط و یاس کو یقین کی دولت سے ---گم کردہ راہوں کو منزل سے آشنا کرے--- متلاشیانِ حق کو ہدایت--- اور جمود کو تحرک و روشنی عطا کرے۔ بلا شک و شبہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ان تمام خوبیوں وممیّزات سے متصف ہونے کے ساتھ دورِ جدید کے لوگوں کو بیک وقت اپنی اعلیٰ ذہانت اورعمدہ انتظامی صلاحیتوں کے ذریعے امید کی کرن، علم کی روشنی اور حق کی طرف راہنمائی عطا کی ہے۔

❁❁❁❁❁

عالمی سطح پر دعوتِ دین کے فروغ میں منہاج القرآن کے اسلامک سنٹرز کا کردار

دنیا کے 100 ممالک میں موجود منہاج القرآن کے تنظیمی و انتظامی ڈھانچہ کا اجمالی تعارف

قاضی محمد فیض الاسلام

تحریک منہاج القرآن تجدید و احیائے دین کی وہ اعلیٰ جُہدِ مسلسل ہے جس نے 40 سال میں امتِ مسلمہ کے عروقِ مردہ میں جان ڈال دی ہے۔ اجتہاد و تخلیق کے ان گنت دروازے کھولے ہیں اور نئی نسل کو جینے کا مقصد عطا کردیا ہے۔ امتِ مسلمہ کو فکری غلامی کی زنجیروں سے آزادی اور عزت و تمکنت سے جینے کا شعور ملا ہے۔ موجودہ صدی کی تجدیدی تحریک کے عظیم قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا ویژن اتنا کامل ہے کہ انہوں نے (1980ء میں) تحریک کے آغاز میں ہی رفقاء کے ساتھ اپنی نشستوں میں فرمادیا تھا کہ:

''اللہ کی اس نعمتِ عظیم کا دائرہ پوری دنیا تک پھیل جائے گا اور ایک عالم ظاہری و باطنی نور سے منور ہوگا۔''

منہاج القرآن انٹرنیشنل نے اس فرمانِ الٰہی کے مطابق دعوتی و تنظیمی کام کا آغاز کیا: ''اے رسول معظم ﷺ آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلایئے۔''

حکمِ الٰہی کی پیروی میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی عظیم فکر کو پورے عالم میں وہ پذیرائی ملی جو اپنی مثال آپ ہے۔

نظامتِ امور خارجہ کا قیام

دنیا کی دیگر اقوام کی طرح پاکستانی بھی تلاشِ روزگار، تعلیم اور بزنس کے سلسلے میں پوری دنیا میں موجود ہیں اور وطنِ عزیز کے معاشی پہیے کو قدرے تیز کرنے میں بھی ہمیشہ معاون رہتے ہیں۔ UK، یورپ، امریکہ اور گلف میں خصوصاً ان کی تیسری نسل بھی آباد ہوچکی ہے اور ان کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ معاشی طور پر مستحکم ممالک کی ترقی میں جہاں اوورسیز پاکستانیوں نے صفِ اول کا کردار ادا کیا وہاں اپنے خاندان کو خوشحال کرنے میں کامیاب رہے۔ کئی شعبوں میں وہ مقامی افراد کے لیے بھی مثال بنے۔ معاشی آسودگی کے حصول کے اس سفر میں غالب ترین اکثریت اولاد کی تربیت سے غافل رہی، تعلیم تو اچھی دلوائی مگر اخلاقی، روحانی اور مذہبی حوالے سے ان کے بچوں کی شخصیت ادھوری رہ گئی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے پاکستانیوں کی اولاد کے حوالے سے اس مشکل کے حل اور اپنے ویژن کے عالمی پھیلاؤ کے لیے تحریک کا دائرہ بیرون پاکستان تک بڑھایا۔ دعوتِ دین کے ذریعے اسلام کا حقیقی پیغام منظم طریق سے پوری دنیا تک پہنچا اور اس کا باقاعدہ آغاز 1985ء سے ہوا۔ یوں 35 سال میں 100 کے قریب ممالک میں لاکھوں کروڑوں افراد منہاج القرآن کی تعلیمات سے فیضیاب ہوئے۔ 70 سے زائد ممالک میں تحریک اور اس کے جملہ فورمز کی تنظیمات اور اسلامک و کمیونٹی سینٹرز موجود ہیں۔ جہاں کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز لاہور سے فارغ التحصیل سکالرز شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی سرپرستی اور رہنمائی میں مختلف النوع گراں قدر دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆ اسسٹنٹ ڈائریکٹر DFA

شیخ الاسلام کے قائم کردہ نظام تربیت و تعلیم نے پاکستانیوں کی اولاد کے لیے ماں کی آغوش کا کردار ادا کیا ہے۔ بلاشبہ بیرونی دنیا میں ایمان کی حفاظت، دین سے آگاہی اور روحانی، اخلاقی اور انسانی اقدار سے پاکستانیوں کے بچوں اور وہاں کی نوجوان نسل کو جوڑنے میں تحریک منہاج القرآن کا کردار تاریخی نوعیت کا ہے۔ اس وقت آسٹریلیا سے لے کر ایشیاء، یورپ، سکینڈے نیوین ممالک سمیت امریکہ و برطانیہ میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے تعلیمی ادارے، اسلامک و کمیونٹی سینٹرز قائم ہوچکے ہیں جہاں نوجوان نسل کے لیے ایمان کی حفاظت کے ساتھ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ دینی و دنیاوی تعلیم بھی منظّم انداز میں دی جارہی ہے۔

مرکزی ڈائریکٹر اور ان کی ٹیم کے فرائض

۱۔ بانی و سرپرست اعلیٰ، چیئرمین سپریم کونسل، صدر اور ناظم اعلیٰ کی رہنمائی اور ہدایات کو پوری دنیا کے تنظیمی نیٹ ورک تک بروقت پہنچانا اور اس کی تکمیل تک Follow up کرنا۔

۲۔ براعظمی، کثیرالملکی، علاقائی اور ملکی اور ذیلی تنظیمات سے مسلسل رابطہ، تنظیمی امور کی نگرانی و مانیٹرنگ۔ مرکز کی طرف سے تفویض شدہ ذمہ داری کا Follow Up۔

۳۔ ممبرشپ کے ٹارگٹ، سالانہ قربانی مہم، ضیافت میلاد، سالانہ اعتکاف، زکوٰۃ اور دیگر مہمات کے لیے بین البراعظمی اہداف کی معلومات تنظیمات تک بروقت پہنچانا اور بلاتعطل رپورٹ لے کر محترم ناظم اعلیٰ کو Up date کرنا۔

۴۔ فکری و نظریاتی رہنمائی اور تربیتی عمل کے تسلسل کے لیے بیرونی تنظیمات کی طرف سے آنی والی تحریری درخواستوں کے تناظر میں شیخ الاسلام، چیئرمین سپریم کونسل و صدر محترم اور ناظم اعلیٰ کے بیرونی دورہ جات کے لیے تنظیمات کی رہنمائی و کوآرڈینیشن۔

۵۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور صدر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی طبع شدہ تصانیف کے لیے بیرونی تنظیمات کی طلب کو ممکن بنانا اور منہاج پبلی کیشنز کے ذریعے کتب کی محفوظ اور بروقت ترسیل کو ممکن بنانا۔

۶۔ بیرون ممالک اسلامک و کمیونٹی سینٹرز اور تعلیمی اداروں میں تنظیم کی ڈیمانڈ کے مطابق سکالرز کی بذریعہ بورڈ انٹرویو و سلیکشن، تعیناتی کے عمل میں کوآرڈینیشن و معاونت اور پہلے سے خدمات پر مامور سکالرز کی کارکردگی رپورٹ کے مربوط نظام اور سکالرز کے بین الممالک دوروں کے امور کی نگرانی کرنا۔

۷۔ سالانہ عالمی میلاد کانفرنس (مینار پاکستان)، سالانہ اعتکاف اور تحریک کے دیگر بڑے پروگرامز میں شرکت کے لیے بین الاقوامی مذہبی و روحانی سکالرز، شیوخ اور عالمی تعلیمی اداروں کے سربراہان سمیت دیگر اہم ترین شخصیات کو دعوت دینے سے لے کر شرکت کے عمل کی تکمیل اور ان کی واپس روانگی تک کے انتظامات کی ذمہ داری نبھانا۔

۸۔ بیرونی دنیا میں تحریک منہاج القرآن کے رجسٹرڈ لائف ممبرز، رفقاء و اراکین کی ممبرشپ کا ریکارڈ مرتب کرنا، Update کرنا اور ان تک ماہنامہ منہاج القرآن اور ماہنامہ دختران اسلام کی ترسیل کو ممکن بنانا۔

۹۔ بیرونی ممالک سے مرکزی سیکرٹریٹ لاہور وزٹ کے لیے آنے والے تنظیمی عہدیداران و ممبران کو تمام فورمز اور شعبہ جات کا دورہ کرانا، بریفنگ دینا اور ان کے سوالات کا جواب دینا۔ اس کے علاوہ ان کے قیام و طعام کا انتظام کرنا۔

۱۰۔ تحریک سے وابستہ افراد کے عزیز و اقارب کی فوتگی کی صورت میں متعلقہ ملک کی ایگزیکٹو سے فعال رابطہ کر کے پاکستان میں جسدِ خاکی کی آمد میں مکمل معاونت سے لے کر تدفین کے عمل کی تکمیل تک جملہ امور کی نگرانی، معاونت اور جنازہ و قل میں شرکت کو یقینی بنانا۔

تنظیمی امور کیلئے ممالک کی تقسیم

دنیا بھر میں تحریک کے پھیلاؤ کے باعث روابط کو مزید موثر، آسان اور منظّم کرنے کے لیے بین البراعظمی نظام ترتیب دیا گیا ہے جس کے تحت نظامت کے مرکزی ذمہ داران ڈائریکٹر امور خارجہ کی نگرانی میں اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ اس کی تقسیم درج ذیل ہے:

۱۔ یورپ ڈیسک　　۲۔ USA اینڈ UK ڈیسک

۳۔گلف ڈیسک ۴۔ایشیاء ڈیسک

۵۔آسٹریلیا اینڈ افریقن ڈیسک

درج بالا Desks کام کا معیار بہتر بنانے کے لیے بنائے گئے تھے اور آج اللہ کے فضل اور حضور ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے 100 سے زائد ممالک میں شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کی فکر پھیل چکی ہے۔ ہر ملک میں ممبر شپ کا منظم کام، تنظیمی نیٹ ورک، اسلامک و کمیونٹی سینٹرز، لائبریریز اور منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا قیام تحریک کی سرگرمیوں کا تسلسل ہے۔

بیرونی دنیا میں تنظیمی ڈھانچہ کی تقسیم

اختیارات کی تقسیم کام کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے جزو لاینفک ہے۔ اس لیے تحریک کی مرکزی قیادت ملکی تنظیمات (بیرون پاکستان) کی رہنمائی کے لیے براعظمی و علاقائی کونسلز کا قیام عمل میں لائی ہے۔ جس کا تنظیمی ڈھانچہ کچھ اس طرح ہے:

۱۔منہاج ایشیاء پیسیفک کونسل (برائے براعظم آسٹریلیا)

۲۔منہاج ایشین کونسل (برائے براعظم ایشیا)

۳۔منہاج ساؤتھ ایشین کونسل (برائے سارک ممالک)

۴۔منہاج گلف کونسل (برائے گلف ممالک)

۵۔منہاج یورپین کونسل (برائے یورپین ممالک)

۶۔منہاج نارتھ امریکہ کونسل (برائے براعظم امریکہ)

☆ بیرونی دنیا میں ہر ملک میں تنظیمی ڈھانچہ کچھ اس طرح ہے:

۱۔ملکی تنظیمات ۲۔مجلسِ شوریٰ

۳۔نیشنل ایگزیکٹو کونسل (NEC) فورمز

۴۔علاقائی/ صوبائی اور ذیلی تنظیمات

۵۔علاقائی مجلس مشاورت

۶۔لوکل ایگزیکٹو کونسلز (LEC) فورمز

بیرونی دنیا میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے فورمز

چونکہ مختلف المزاجی انسانی فطرت ہے۔ اس لیے منہاج القرآن انٹرنیشنل نے اوورسیز پاکستانیوں کو بالخصوص اور دیگر ممالک کے مسلمانوں کو بالعموم ان کے ذوق کے مطابق فارغ اوقات میں مختلف تعمیری سرگرمیوں میں مصروف رکھنے کے لیے فورمز کا اجراء کیا ہے۔ جس کے باعث تحریک سے جڑے افراد کا خوبصورت گلدستہ دنیا میں ہر جگہ موجود ہے اور ہر ملک میں مثبت، تعمیری اور پرامن ماحول کی خوشبو پھیلانے میں مصروف عمل ہے۔

تحریک اور اس کے فورمز کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔تحریک منہاج القرآن ۲۔منہاج ویمن لیگ

۳۔منہاج یوتھ لیگ ۴۔منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن

۵۔پاکستان عوامی تحریک ۶۔منہاج ایجوکیشن کونسل

۷۔منہاج سکالرز فورم ۸۔منہاج پیس اینڈ انٹیگریشن کونسل

بیرون ملک تحریک کی ممبرشپ کا فروغ

دنیا بھر میں منہاج القرآن کی رجسٹرڈ ممبرشپ کے فروغ کے لیے بیرونی تنظیمات پورا سال بھرپور جدوجہد کرتی ہیں۔ مرکز پر موجود اسسٹنٹ ڈائریکٹرز تنظیمی ذمہ داران کو اس حوالے سے لٹریچر کی فراہمی اور دعوتی عمل کو تیز کرنے میں بھرپور معاونت کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں سوشل میڈیا کا ٹول بھی بہترین انداز میں استعمال کیا جاتا ہے۔ گزشتہ سالوں میں تحریک کی لائف اور Regular ممبرشپ میں خاطر خواہ اضافہ دیکھنے کو ملا ہے جو یقیناً لاہور میں موجود مرکزی ٹیم کے بھرپور Followup کا نتیجہ ہے۔

بیرونی تنظیمات نے ہمیشہ مرکزی مہمات (میلاد، قربانی اور زکوٰۃ و دیگر) کی کامیابی میں کلیدی کردار ادا کیا ہے اور ٹارگٹس کے حصول کو یقینی بنایا ہے۔ اس حوالے سے تنظیمات میں مسابقت کا رجحان قائم رہتا ہے۔ حالیہ کورونا وائرس کے پہلے اور جاری دوسرے فیز کے باوجود تحریک کی بیرونی تنظیمات اپنے اہداف کے حصول میں نہایت کامیاب رہی ہیں۔ کورونا کی عالمی وبا بھی ان کے جذبوں کو سرد کرنے میں ناکام رہی اور بیرون ممالک میں تحریکی رفقاء و اراکین نے حیران کن نتائج دینے کے ساتھ ساتھ اپنے ملکوں میں بلا امتیاز رنگ و نسل و مذہب انسانیت کی خدمت و مدد کے بھی قابل فخر ریکارڈ قائم کیے ہیں۔

۱۔ ایشیا میں تحریکی سرگرمیاں

براعظم ایشیاء کا تحریکی نیٹ ورک ساؤتھ کوریا، جاپان، ملائشیاء، ہانگ کانگ، انڈونیشیا، برونائی، چین، تھائی لینڈ اور تائی وان پر مشتمل ہے۔ آخری تین ممالک میں فی الحال دفاتر ہی قائم ہوئے ہیں جبکہ دیگر ممالک میں مساجد، اسلامک اور کمیونٹی سینٹرز

کے ذریعے دعوتی وتنظیمی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔ ساؤتھ کوریا میں 8 اسلامک سینٹرز کام کررہے ہیں جبکہ ہانگ کانگ میں 3، جاپان میں 4 اسلامک سینٹرز میں بنیادی دینی تعلیم دی جاتی ہے۔

ایشیائی ممالک میں تحریک کا دعوتی کام محافل میلاد، معراج النبی ﷺ، محرم الحرام میں شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کانفرنسز اور حلقہ ہائے درود کے ذریعے جاری رہتے ہیں۔ پاکستان اور دیگر ممالک سے بھی سکالرز مذکورہ پروگرامز کے لیے تشریف لے جاتے ہیں۔ رمضان شریف میں سینٹرز میں تراویح بھی پڑھائی جاتی ہے اور اس کے لیے دیگر ممالک سے قرأ وحفاظ بھی بلائے جاتے ہیں۔

تمام ملکوں میں لوکل ایگزیکٹو کونسلز (LEC) اسلامک سینٹرز چلاتی ہیں۔ LEC کے بعد ہر ملک میں NEC (ملکی تنظیم) ہوتی ہے۔ مقامی کمیونٹی اور پاکستانیوں کو ریلیف دینے کے لیے ویلفیئر سرگرمیاں بھی کی جاتی ہیں۔

تارکین وطن کے مقامی مسائل کو حل کرنے، ان کی قانونی مدد کرنے اور مسائل کے حل کے لیے ان کی کونسلنگ بھی تحریک کے ماہر افراد کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں پاکستانیوں کے عزیز و اقارب کی فوتگی کی صورت میں جسد خاکی کو پاکستان پہنچانے اور ایمبولینس کے ذریعے ان کے شہروں اور گاؤں تک پہنچانے اور اس سے قبل اس ملک میں قانونی معاملات میں معاونت کا اہم فریضہ بھی ادا کیا جاتا ہے۔

۲۔ یورپ میں تحریکی سرگرمیاں

یورپ بھر میں تحریک کا منظّم نیٹ ورک اوورسیز پاکستانیوں اور دیگر ممالک کے مسلمانوں کو اسلامک سینٹرز کے ذریعے دین سے جوڑ رہا ہے اور ان کی نسلوں کے ایمان کی حفاظت کررہا ہے۔ زیادہ تر سینٹرز میں فری تعلیم دی جاتی ہے۔ کلچرل اور کمیونٹی سینٹرز بھی سماجی خدمات میں کردار ادا کرتے ہیں۔ 19 سال تک کے نوجوانوں کے لیے ہر ہفتہ سٹڈی سرکلز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ منہاج ویمن لیگ اور منہاج سسٹرز لیگ خواتین اور نوجوان بچیوں کے لیے تربیتی پروگرامز کا انعقاد کرتی ہیں۔ مذہبی پروگرامز کیے جاتے ہیں۔ حلقہ درود کا انعقاد ہوتا ہے، لوکل زبان میں بچیوں کو کورسز کرائے جاتے ہیں۔

لوکل گورنمنٹ اور پولیس کے ساتھ ڈائیلاگ فورم کے تحت پروگرام کیے جاتے ہیں۔ پاکستانی ایمبیسی کے ذمہ داران ان پروگرامز میں شریک ہوتے ہیں۔ کورونا کی عالمی وبا میں پورے یورپ میں بلا امتیاز مذہب، رنگ ونسل انسانیت کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی۔ اس حوالے سے پورے یورپ کی تنظیمات اور فورمز نے تاریخی کردار ادا کرکے مشن اور قیادت کا سربلند کیا ہے۔ ڈاکٹرز نے مشکل کی اس گھڑی میں میڈیکل کونسلنگ بھی کی ہے جو تاحال جاری ہے۔

۳۔ UK میں تحریکی سرگرمیاں

منہاج القرآن انٹرنیشنل UK کے زیر اہتمام منہاج اسلامک سینٹرز میں سکالرز تربیت وتعلیم کے ایک منظّم نظام کے تحت دین کی خدمت کررہے ہیں۔ اس کے علاوہ ویمن لیگ، منہاج یوتھ، منہاج سسٹرز اور منہاج سکالرز فورم کام کررہے ہیں۔ منہاج پبلی کیشنز UK کی انفرادیت یہ ہے کہ شیخ الاسلام کی انگلش کتب اور لٹریچر یہیں سے چھپتے ہیں۔ منہاج کالج مانچسٹر UK کے نصاب کے علاوہ دینی تعلیم 3 سال سے پڑھا رہا ہے۔ لوکل کمیونٹی کے مسلمانوں کو دینی تعلیم دی جارہی ہے۔ تجہیز وتکفین، فری ایمبولینس کا وہ سارا نظام جس کا تفصیل سے پہلے ذکر ہوچکا UK میں بھی موجود ہے۔ اسلامک سینٹرز میں ناظرہ اور حفظ قرآن کی کلاسز بھی ہوتی ہیں۔ بچوں کے لیے اپنا سلیبس تیار کیا گیا ہے۔ FM ریڈیو ایک سال سے چل رہا ہے۔ منہاج دعوہ پراجیکٹ کامیابی سے جاری ہے۔ سکول کمیونٹی سینٹر اور مسجد موجود ہیں۔ نوجوانوں کی اخلاقی روحانی تربیت کے لیے سالانہ تین روزہ الہدایہ کیمپ منعقد ہوتا ہے جس میں 2000 نوجوان UK اور یورپ سے شریک ہوتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں UK کے قوانین کے مطابق بچوں اور بالغ افراد کے لیے کورسز کرائے جاتے ہیں۔ تاریخی بین المذاہب پیس کانفرنس لندن میں ہوئی اور شیخ الاسلام کا دہشت گردی کے خلاف فتویٰ بھی لندن سے جاری ہوا تھا۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا ہیڈ آفس مانچسٹر میں ہے۔ اس کے علاوہ UK کی ویلفیئر فاؤنڈیشن الگ کام کررہی ہے۔ ویلفیئر کی وہ تمام سرگرمیاں جن کا ذکر ہوچکا UK میں بہت بہتر انداز میں کام کررہی ہیں۔

UK کا منفرد میگا پراجیکٹ مدینۃ الزہرا

UK کا شہر بریڈ فورڈ تحریک کے جاری منصوبہ جات میں اہم ترین کردار کا حامل ہوگیا ہے۔ اس برتری کی وجہ اس کا میگا پراجیکٹ مدینۃ الزہرہ ہے جو گریٹ ہارٹن روڈ BD-7 سے جڑی بارٹلے لین پر واقع ہے۔ 2.2 ایکڑ پر محیط یہ پراجیکٹ منہاج القرآن انٹرنیشنل UK کے وقار کو چار چاند لگا دے گا۔ اس عظیم منصوبے میں مسجد، کمیونٹی ہال اور سکول شامل ہے جس میں جدید سہولتوں سے آراستہ کلاس رومز اور اسمبلی ہال بھی شامل ہے۔ ڈیجیٹل اور روایتی لائبریری اس کا خاصہ ہوگی۔ مدینۃ الزہرہ کے اس دلکش منصوبے میں فنکشن ہال، شاپنگ ایریا اور کیفے ٹیریا بھی شامل ہوں گے جو کمیونٹی کی ضروریات کو مختلف انداز میں پورا کریں گے۔ ایجوکیشن کمپلیکس میں UK کے قومی نصاب کے علاوہ بچوں اور بچیوں کے لیے حفظ قرآن کا عظیم مرکز بھی بنے گا۔ خواتین کے لیے جدید سہولتوں سے آراستہ کچن بھی دستیاب ہوگا۔ انٹرفیتھ ڈائیلاگ اور پیس سینٹر کا قیام مدینۃ الزہرا کی انفرادیت ہوگی۔ 15 ڈیڈ باڈیز تک کے لیے کولڈ سٹوریج قائم ہوگا جہاں کمیونٹی کو فیونرل کے حوالے سے تمام سہولیات دی جائیں گی۔ بڑی جگہ نماز جنازہ کے لیے مختص ہوگی اور ہسپتال سے کولڈ سٹوریج تک ایمبولینس سروسز بھی میسر ہوگی۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کا یہ عظیم الشان منفرد منصوبہ تکمیل کے بعد دوسرے اداروں کے لیے ایک مثال بن کر موجود رہے گا۔

۴۔ امریکہ میں تحریک کی خدمات

USA میں منہاج القرآن کے 14 اسلامک سینٹرز نیویارک، نیو جرسی، ٹیکساس، ڈیلس، میری لینڈ، بالٹی مور، کولمبیا، کیلی فورنیا، ورجینیا اور دیگر شہروں میں قائم ہیں جہاں ناظرہ، تجوید، حفظ اور فقہ کی کلاسز چلتی ہیں۔ Covid-19 کے باعث یہ کلاسیں On line چل رہی ہیں۔ سینٹرز میں عرفان القرآن اور آئیں دین سیکھیں کی خصوصی کلاسیں بھی موجود ہیں۔ حفظ کے طلبہ کی تعداد 100 سے متجاوز ہے۔ سنڈے سکولز میں 100 کے قریب طلبہ On line پڑھتے ہیں۔ اسلامک سینٹرز میں منہاج سیل سینٹر بھی قائم ہیں جہاں منہاج پبلی کیشنز کی تمام کتب کا سٹاک موجود ہوتا ہے۔ اِن تمام اسلامک سینٹرز کی بھی عمومی سرگرمیاں علمی، فکری، روحانی اور اخلاقی امور کی تعلیم و تربیت سے متعلق ہیں۔

۵۔ ڈنمارک میں تحریک کا کردار

منہاج القرآن ڈنمارک میں کل 4 اسلامک و کمیونٹی سینٹرز ہیں جن میں کوپن ہیگن میں 3 اور اوڈنسے میں ایک ہے۔ منہاج ایجوکیشن بورڈ ڈنمارک کے تحت حفظ قرآن، ناظرہ، اردو اور اسلامیات کی کلاسز online بھی ہوتی ہیں۔ منہاج ڈائیلاگ فورم بھی بہت متحرک ہے۔ منہاج القرآن کے سکالرز حکومت ڈنمارک کی اتھارٹیز کے ساتھ اور مختلف پینلز میں شرکت کر کے ان کو رہنمائی دیتے ہیں، منہاج یوتھ اور سسٹرز لیگ محافل میلاد اور شب بیداریوں کے ذریعے نوجوان نسل کی روحانی اخلاقی تربیت کے لیے کوشاں رہتی ہے۔ کھیلوں کی سرگرمیوں کے لیے منہاج فٹ بال کلب رجسٹرڈ ہے۔ ویمن لیگ حلقہ درود کی الگ سرگرمیاں بھی جاری رکھتی ہے۔ تمام سرگرمیوں کی رپورٹ ماہانہ بنیادوں پر نیشنل ایگزیکٹو کونسل کے اجلاس میں پیش کی جاتی ہے۔ دارالافتاء بھی قائم ہے جہاں فقہی مسائل کا حل دیا جاتا ہے۔

ڈنمارک میں لاک ڈاؤن ہوا تو آغاز سے ہی منہاج القرآن نے Help line کا آغاز کردیا۔ عوام کو گروسری کی خریداری، صفائی اور دیگر کاموں میں مدد کے لیے رضا کار میدان میں آگئے۔ بزرگ افراد کی خصوصی کیئر کے لیے الگ افراد متعین کردیئے گئے۔ تحریک کے جملہ فورمز کمیونٹی کی مدد کے لیے آگئے۔ آگاہی کے لیے webinars کا اہتمام کیا گیا۔ حکومتی عہدیداران سے اچھی کوآرڈینیشن رکھی گئی۔ منہاج القرآن کے مراکز سے On line تراویح دکھائی جاتی رہی۔ افطاری ٹرانسمیشن بھی چلتی رہی۔ کمیونٹی کو جنرل معلومات بھی دی جاتی رہیں۔ ڈنمارک کی تاریخ میں 11 مقامات پر نماز عید ادا کی گئی۔ Google class room کے ذریعے آن لائن کلاسز اب بھی چل رہی ہیں۔ بڑی عید کے اجتماعات بھی On line دکھائے گئے۔ WhatsApp گروپس کے ذریعے حکومتی ہدایات کا ترجمہ کرکے لوگوں تک پہنچایا جاتا رہا۔ 8 ملین درود پاک Covid-19 کے دوران گوشہ درود کو بھجوایا گیا۔ عشق

مصطفیٰ ﷺ کا On line فروغ کیا گیا۔ 150 سے زائد گھروں میں NEC کے فیصلہ کے تحت میلاد کی خوشی میں فروٹ باسکٹ بھجوائی گئیں۔ اس کے علاوہ گھر گھر میلاد ڈنر بھجوایا گیا۔ انفلوئنزا کی ویکسین کا رجحان کم تھا اس حوالے سے آگہی بھی دی گئی اور منہاج میڈیکل کونسل کے تحت ویکسین ٹور کیا گیا۔ کوپن ہیگن کی 10 مساجد میں ویکسین لگائی گئی۔ یہ ڈنمارک کی تاریخ کا پہلا منفرد پروگرام تھا جسے منہاج القرآن نے کیا۔ Covid-19 کی آگہی کے لیے Webinars کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس کے لیے Executive ممبر مبارک باد کے مستحق ہیں کیونکہ ان سرگرمیوں کو کوپن ہیگن کے لارڈ میئر نے لائق تحسین قرار دیا۔ منہاج القرآن کی ہمہ جہت کاوشوں جن کے باعث کمیونٹی کو بہت آسانی اور فائدہ ہوا، ڈنمارک میں قومی سطح پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔

٦۔ ناروے میں تحریکی سرگرمیاں

ناروے میں منہاج القرآن کے تین مراکز قائم ہیں جہاں دعوت دین اور تعلیم و تربیت کا نظام قائم ہے۔ ہفتہ وار سکول بھی موجود ہیں جہاں مقامی تعلیم دی جاتی ہے۔ عہدیداروں کے علاوہ 100 سے زائد رضا کار کمیونٹی کی خدمت کے لیے دستیاب رہتے ہیں۔ منہاج یوتھ لیگ، منہاج ویمن لیگ، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن، حلقہ درود، منہاج ڈائیلاگ فورم اور اوسلو کا منہاج سکول پاکستانیوں اور دیگر اقوام کی خدمت کے لیے موجود ہیں۔ مسلمانوں کی بڑی تعداد فیملیز کے ساتھ ناروے میں قائم اسلامک سینٹرز میں میلاد النبی ﷺ، محرم الحرام، شب معراج، شب برات اور رمضان المبارک کے پروگراموں میں شرکت کرتی ہے۔ رمضان میں روزانہ سحری و افطاری کا بندوبست ہوتا ہے۔ ہر ہفتہ 200 سے زائد بچے مساجد میں پڑھنے کے لیے آتے ہیں۔ ناروے میں 5000 سے زائد مسلمان تعلیمی و تربیتی حوالے سے منہاج القرآن کے مراکز سے مستفید ہوتے ہیں۔

۷۔ سویڈن میں تحریکی سرگرمیاں

سویڈن میں منہاج القرآن کے دو مراکز قائم ہیں: ایک دارالخلافہ سٹاک ہالم میں اور دوسرا مالمو میں۔ ان سینٹرز میں بچوں، جوانوں اور خواتین و حضرات کو تعلیم و تربیت مربوط نظام کے تحت دی جاتی ہے۔ منہاج القرآن سویڈن انسانیت کی خدمت اور فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر کردار ادا کررہی ہے اور منہاج القرآن کے جملہ فورمز اور تنظیمات ہمہ وقت مسلم کمیونٹی کی خدمت کے لیے سرگرمِ عمل رہتے ہیں۔ منہاج القرآن سویڈن کے مراکز پر تمام مذہبی اور قومی ایام اور تہوار نہایت تزک و احتشام سے منائے جاتے ہیں۔

۸۔ کینیڈا میں منہاج القرآن کی سرگرمیاں

جامع المصطفی کے نام سے مسی ساگا میں منہاج القرآن کا مسلم کمیونٹی سینٹر قائم ہے۔ مسلم یوتھ لیگ اور منہاج ویمن لیگ متحرک ہیں۔ طلبہ و طالبات کے لیے ناظرہ اور حفظ کی کلاسیں ہوتی تھیں جو Covid-19 کے باعث On line ہیں۔ ہر پیر کے روز Food Bank کا نظام قائم کیا گیا ہے۔ ماہانہ گیارھویں شریف میں فیملیز شریک ہوتی ہیں۔ منہاج بک سیل سینٹر بھی قائم ہے۔ عید پر مسلم بچوں کے لیے فن شو بھی کیا جاتا ہے۔

۹۔ براعظم افریقہ

براعظم افریقہ کے بڑے اور چھوٹے ممالک میں منہاج القرآن جہاں اسلام کے حقیقی تشخص کو عام کرنے کے لئے کوشاں ہے، وہیں دُکھی انسانیت کی خدمت کے لئے بھی ہمہ وقت موجود ہے۔ براعظم افریقہ میں منہاج القرآن کے تنظیمی نیٹ ورک اور سرگرمیوں کی رپورٹ درج ذیل ہے:

(ا) MQI ساؤتھ افریقہ

براعظم افریقہ کے اہم ملک ساؤتھ افریقہ میں منہاج القرآن کا قیام اپریل 1993ء میں ساؤتھ افریقہ کے نہایت ہی خوبصورت اور تاریخی شہر ڈربن میں حاجی ابراہیم تار محمد (مرحوم) کی سرپرستی میں عمل میں لایا گیا اور جس کے بعد چٹس ورتھ، جمعہ مسجد فینکس اور اوور پورٹ میں حفظ کلاسز، سیل سنٹر، لائبریری اور ریکارڈنگ سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا اور آج الحمد للہ ساؤتھ افریقہ کے تقریبا تمام صوبوں میں منہاج القرآن کا تنظیمی و دعوتی نیٹ ورک موجود ہے۔

☆ اس وقت ساؤتھ افریقہ میں ملکی تنظیم کے ماتحت درج ذیل زونل وصوبائی تنظیمات مشن کی ترویج واشاعت کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہیں:

۱۔نٹال ۲۔ایسٹرن کیپ

۳۔ویسٹرن کیپ فری اسٹیٹ ۴۔کھاؤٹنگ اینڈ پوما لانگا

☆ اس وقت ساؤتھ افریقہ میں منہاج القرآن کے درج ذیل 6 اسلامک وکمیونٹی سنٹرز اور دفاتر کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے، جہاں اسلامی تعلیمات سمیت، حلقات درود، نماز پنجگانہ اور دیگر تقریبات کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے:

۱۔منہاج القرآن اسلامک وکمیونٹی سنٹر ڈربن

۲۔منہاج القرآن آفس ولائبریری سنٹرل ڈربن

۳۔منہاج القرآن اسلامک سنٹر پائن ٹاؤن (ڈربن)

۴۔منہاج القرآن اسلامک وکمیونٹی سنٹر جوہانسبرگ

۵۔آفس ولائبریری پریٹوریا ۶۔آفس ولائبریری ویلکم سٹی

☆ بانی وسرپرست اعلیٰ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری 1993ء اور 1994ء میں دومرتبہ ساؤتھ افریقہ کا وزٹ کرچکے ہیں۔

☆ اپریل 2017ء میں چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے ساؤتھ افریقہ کا تنظیمی ودعوتی وزٹ کیا۔آپ کے وزٹ کے دوران مختلف پروگرامز، سیمینارز، تقریبات کا انعقاد اور مرکزی و زونل تنظیمات کی تنظیم نو بھی کی گئی اور پورے ساؤتھ افریقہ میں منہاج القرآن کا نیٹ ورک قائم ہوا۔

☆ ستمبر 2019ء میں صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے ساؤتھ افریقہ کا وزٹ کیا اور اس وزٹ کے دوران مختلف پروگرامز میں خصوصی شرکت کی۔

☆ علاوہ ازیں منہاج القرآن کے سینیئر سکالرز بھی ساؤتھ افریقہ کے تنظیمی و دعوتی وزٹس کرچکے ہیں۔

☆ منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے ساؤتھ افریقہ میں جشن عید میلادالنبی ﷺ، ماہانہ حلقہ درود ونعت پروگرام، محافل سماع، بین المذاہب پیس کانفرنسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔جن میں سیاسی سماجی اور مذہبی رہنماؤں سمیت لوکل کمیونٹی کی کثیر تعداد شرکت کرتی ہے۔

☆ عالم اسلام کی معروف شخصیت اور بین الاقوامی شہرت یافتہ سکالر الشیخ احمد دیدات (مرحوم)،ممبر پارلیمنٹ علامہ رفیق علی شاہ، تار فیملی، خطیب فیملی، ڈاکٹر اے وی محمد اور کچھ عرصہ قبل اسلام قبول کرنے والے نیلسن منڈیلا کے پوتے چیف مانڈلا منڈیلا کی منہاج القرآن کا ساتھ ایک دیرینہ وابستگی ہے اور چیف مانڈلا منڈیلا گذشتہ سالوں میں منہاج القرآن کی عالمی میلاد کانفرنس میں بھی خصوصی شرکت بھی کرچکے ہیں۔

☆ اس وقت ملکی اورصوبائی سطح پر 14 لائبریریز قائم ہوچکی ہیں، یہاں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی معرکہ آراء تصانیف موجود ہیں۔جن سے علمی او روحانی استفادہ کرکے سینکڑوں غیر مسلم اسلام قبول کرچکے ہیں۔

☆ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے تحت ملکی سطح پر مقامی ضرورت مند احباب کے لئے ضروریات زندگی کا سامان مہیا کیا جاچکا ہے اور سالانہ 25 دسمبر کے موقع پر رائل فیملی آف ڈاکٹر نیلسن مینڈیلا سنٹر ایسٹرن کیپ میں سیکڑوں ضرورت مند بچوں اور خواتین وحضرات کو تحائف اور کھانا پیش کیا جاتا ہے۔ اسی طرح جہانسبرگ ڈربن اور فری اسٹیٹ سنٹر کے تحت بھی ضرورت مند افراد کو کھانا تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۲) MQI سوازی لینڈ

براعظم افریقہ کے ملک سوازی لینڈ میں بھی 2018ء میں باقاعدہ منہاج القرآن انٹرنیشنل کی تنظیم نو کی گئی ہے اورممبرشپ کا بھی باقاعدہ اجراء ہوچکا ہے۔

(۳) MQI موریشس

موریشس میں منہاج القرآن کا قیام 2004ء میں عمل میں آیا تھا اور موریشس میں منہاج القرآن حقیقی اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے اورممبرشپ بھی فروغ پارہی ہے اور باقاعدہ تنظیمی سیٹ اپ موجود ہے۔

(۴) MQI مالاوی

افریقی ملک مالاوی میں بھی منہاج القرآن کی ممبرشپ کا اجراء 2016 میں ہوا اور منہاج القرآن علم ومحبت کے پیام کوعام کرنے لئے کوشاں ہے۔

(۵) دیگر افریقی ممالک میں نیٹ ورک

درج ذیل افریقی ممالک میں بھی منہاج القرآن کی باقاعدہ جسٹرڈ ممبرشپ کا اجراء ہوچکا ہے:

۱۔گیمبیا، ۲۔گھانا، ۳۔کینیا، ۴۔لیبیا، ۵۔منگولیا، ۶۔مراکش، ۷۔نائیجیریا، ۸۔یوگنڈا، ۹۔زمبانوے، ۱۰۔صومالیہ

ان افریقی ممالک میں منہاج القرآن اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے اور منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ان ممالک میں دکھی انسانیت کی خدمت اور فلاح وبہبود کے لیے خصوصی طور پر ہمہ وقت کوشاں ہے۔

۱۰۔ براعظم آسٹریلیا

براعظم آسٹریلیا میں بھی منہاج القرآن انٹرنیشنل اپنا منفرد مقام رکھتی ہے۔ حال ہی میں براعظم آسٹریلیا کے ممالک میں منہاج القرآن کے تنظیمی اُمور کی انجام دہی اور نگرانی کے لیے منہاج ایشیاء پیسفک کونسل کے نام سے براعظمی کونسل قائم کی گئی ہے۔ جس میں براعظم آسٹریلیا میں واقع ممالک کے نمائندے شامل ہیں۔ براعظم آسٹریلیا میں منہاج القرآن کی عظیم اورگرانقدر خدمات کا اجمالی جائزہ نذرِ قارئین ہے:

(۱) MQI آسٹریلیا

منہاج القرآن انٹرنیشنل آسٹریلیا میں اسلام کے حقیقی تشخص کو اُجاگرکرنے کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے۔ آسٹریلیا میں منہاج القرآن کے تنظیمی سیٹ اپ اور ممبرشپ کا اجراء 1990ء میں ہی ہوگیا تھا اور آج الحمدللہ منہاج القرآن آسٹریلیا کی دیگر STATES بھی مشن کے پیغام کی ترویج واشاعت کے لئے مصروفِ عمل ہے۔

☆ اس وقت آسٹریلیا میں منہاج القرآن کی درج ذیل ریجنل تنظیمات کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے:

۱۔کینبرا ۲۔نیو ساؤتھ ویلز ۳۔وکٹوریہ ایسٹ
۴۔وکٹوریہ ویسٹ ۵۔کوینز لینڈ ۶۔تسمانیہ

☆ آسٹریلیا میں منہاج القرآن کا سب سے بڑا مرکز میلبورن (وکٹوریہ) میں ہے جس کا ٹوٹل رقبہ 135 ایکڑز ہے۔

اس منفرد اسلامک سنٹر میں عظیم الشان مسجد اور لائبریری موجود ہے۔ یہاں جمعہ اور عیدین کے علاوہ بھی تمام مذہبی ایام کا نہایت تزک واحتشام سے اہتمام کیا جاتا ہے۔

☆ شیخ الاسلام نے 1993ء، 2000ء اور 2011ء میں Australia کا تنظیمی و دعوتی وزٹ کرچکے ہیں اور آپ نے اپنے دورہ جات میں بڑے اجتماعات میں خصوصی لیکچرز دیئے۔

☆ صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کئی مرتبہ آسٹریلیا کا تنظیمی وزٹ کرچکے ہیں اور آسٹریلیا میں تنظیمی ودعوتی اُمور کی خودنگرانی کرتے ہیں۔

☆ علاوہ ازیں منہاج القرآن کے مرکزی نائب امیر اور سفیر یورپ علامہ نذیر احمد قادری بھی آسٹریلیا میں مشن کی ترویج واشاعت کے لئے اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

(۲) MQI نیوزی لینڈ

کیویز کے نام سے مشہور براعظم آسٹریلیا کے خوبصورت ترین ملک نیوزی لینڈ میں منہاج القرآن کا تنظیمی سیٹ اپ 1989ء میں قائم ہوگیا تھا اور باقاعدہ ممبرشپ کا اجراء ہوگیا تھا۔ منہاج القرآن نیوزی لینڈ دینِ مبین کی خدمت اور مصطفوی مشن کی ترویج واشاعت کے لئے اپنی گرانقدر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ شیخ الاسلام 2011ء میں نیوزی لینڈ کا تنظیمی ودعوتی وزٹ بھی کرچکے ہیں۔

(۳) MQI فجی

براعظم آسٹریلیا کے جزیرہ فجی میں منہاج القرآن کا پیغام 1990ء کے آغاز میں ہی پہنچ گیا تھا اور منہاج القرآن کی باقاعدہ ممبرشپ کا اجرا بھی 1991 میں ہوگیا تھا۔ فجی میں منہاج القرآن اور شیخ الاسلام سے محبت کرنے والوں کی ایک کثیر تعداد موجود ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری فجی کے دعوتی و تنظیمی دورہ جات بھی کرچکے ہیں۔

نظامت امور خارجہ کے تحت جاری اور پھلنے پھولنے والی ہمہ جہت سرگرمیاں بیرونی دنیا میں تحریک منہاج القرآن کا فخر ہیں۔ تحریک کے لاکھوں وابستگان شیخ الاسلام کے ویژن کو ہر لمحہ سلام پیش کرتے ہیں۔ ❁❁❁❁❁

ہاتھ باندھے کھڑے ہیں ترے سامنے منطق و فلسفہ، طاہرالقادری
مجتہد بھی ہے تو اور مجدّد بھی ہے وقت کا فیصلہ، طاہرالقادری

ہم مجدّدِ رواں صدی، احیائے اسلام کے عظیم مصطفوی مشن کے سالار

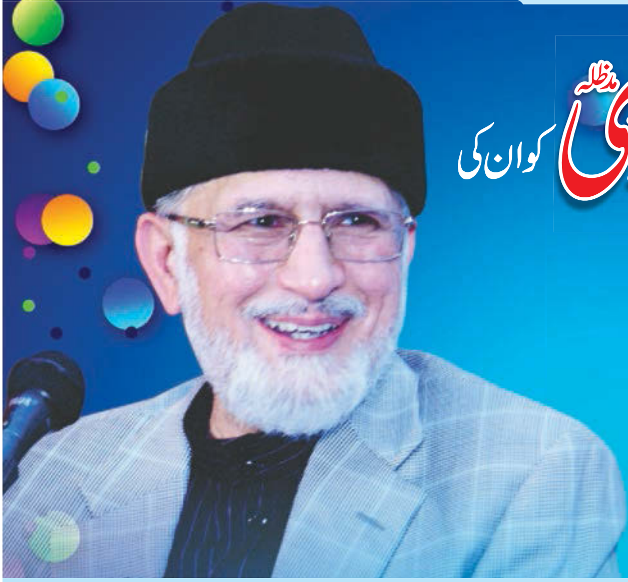

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کو ان کی

70th
1951-2021ء

سالگرہ کے پرمسرت موقع پر دل کی عمیق گہرائیوں سے **مبارکباد** پیش کرتے ہیں۔
ہم اپنے عظیم قائد کے ساتھ تجدید دین کے اس عظیم مشن میں اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لانے کا عہد کرتے ہیں۔ دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت ہمارے قائد کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔

احمد حسن سلہری (صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل چلّی)

HAPPY 70th Birthday TO!

Shaykh ul Islam
Dr. Muhammad Tahir ul Qadri

You showed us the right path,
You empowered us with the power of knowledge,
You are Blessing not only for us but also for coming generations.
Thank you for your life-long efforts for world peace,
interfaith harmony and mutual coexistence. May you live long.

Minhaj Asia Pacific Council (MAPC)

MQI Australia (New South Wales, Victoria East, Victoria West, Queensland, Canberra, Tasmania), MWL Australia, MQI New Zealand, MQI Fiji

ہے کس میں یہ ہمت کہ نیچا دکھائے علم ہے ہمارا ردائے محمدؐ
آقاؐ کا رہتا ہے یہاں آنا جانا ہے منہاج القرآن، سرائے محمدؐ

ہم اپنے محبوب قائد، سفیر امن و محبت، بین المسالک و بین المذاہب ہم آہنگی کے عظیم علمبردار

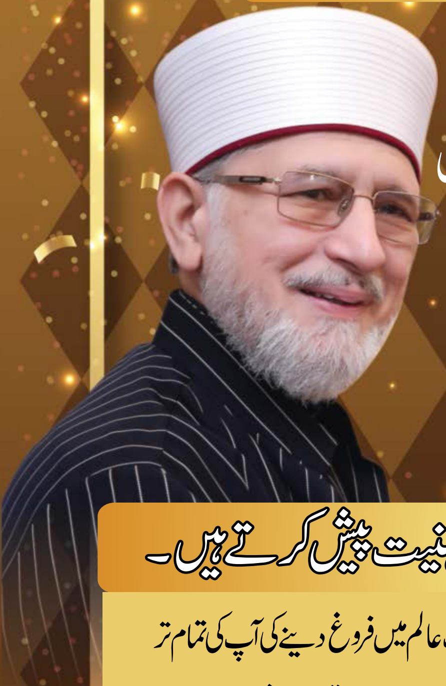

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کو ان کی

70th
1951ء
2021ء

سالگرہ کے خوبصورت لمحات کے موقع پر ہدیہ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

امتِ مسلمہ کی رہنمائی اور اسلام کے پیغامِ امن و سلامتی کو چہار دانگِ عالم میں فروغ دینے کی آپ کی تمام تر کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں۔ دعاگو ہیں کہ آپ کے اس علمی فیضان سے زمانہ تاقیامت فیضیاب ہوتا رہے۔

محمد جمیل چوہدری

احمد حسن سلہری

محمد سعید مرزا

ملک محمد اقبال

محمد وقاص قادری

خالد محمود

محمد بابر اعوان

رانا توقیر قادری

رانا عامر صدیق

رانا محمد اویس

شیخ شہزاد

نیشنل ایگزیکٹو کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل چلّی

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN LAHORE
FEB-2021
Regd CPL No.41

اجالا زندگی کا ہے، وہ صبحِ نو کی صورت ہے　　وہ ایسا رنگ ہے جو ہر گلستاں کی ضرورت ہے
اسے خوشبو نے چاہا ہے، صبا نے گنگنایا ہے　　میرا قائد خدا کی رحمتوں کا خاص سایہ ہے

عالمِ اسلام کی عظیم علمی و روحانی شخصیت اور انسانی
حقوق کی بحالی کے عظیم ترجمان

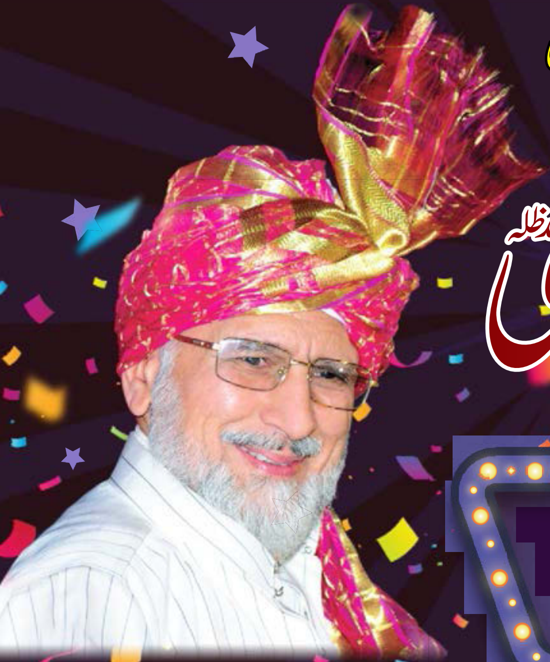

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

کو ان کے

70th
1951ء　2021ء

یومِ پیدائش پر دل کی
عمیق گہرائیوں سے

مبارکباد

پیش کرتے ہیں۔

چودھری ظہیر عباس گجر
(نائب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل فرانس)

چودھری محمد حسن عباس
(مکھن گجر)